إن من الشعر لحكمة وإن من البيان لسحرا

الحمد للہ والمنۃ کہ این مجموعۂ اشعار سرمایۂ ازو نیاز دیوان نکتہ پرداز موسوم باسم تاریخی

نظم سحر ساز

١٣٢٦ھ

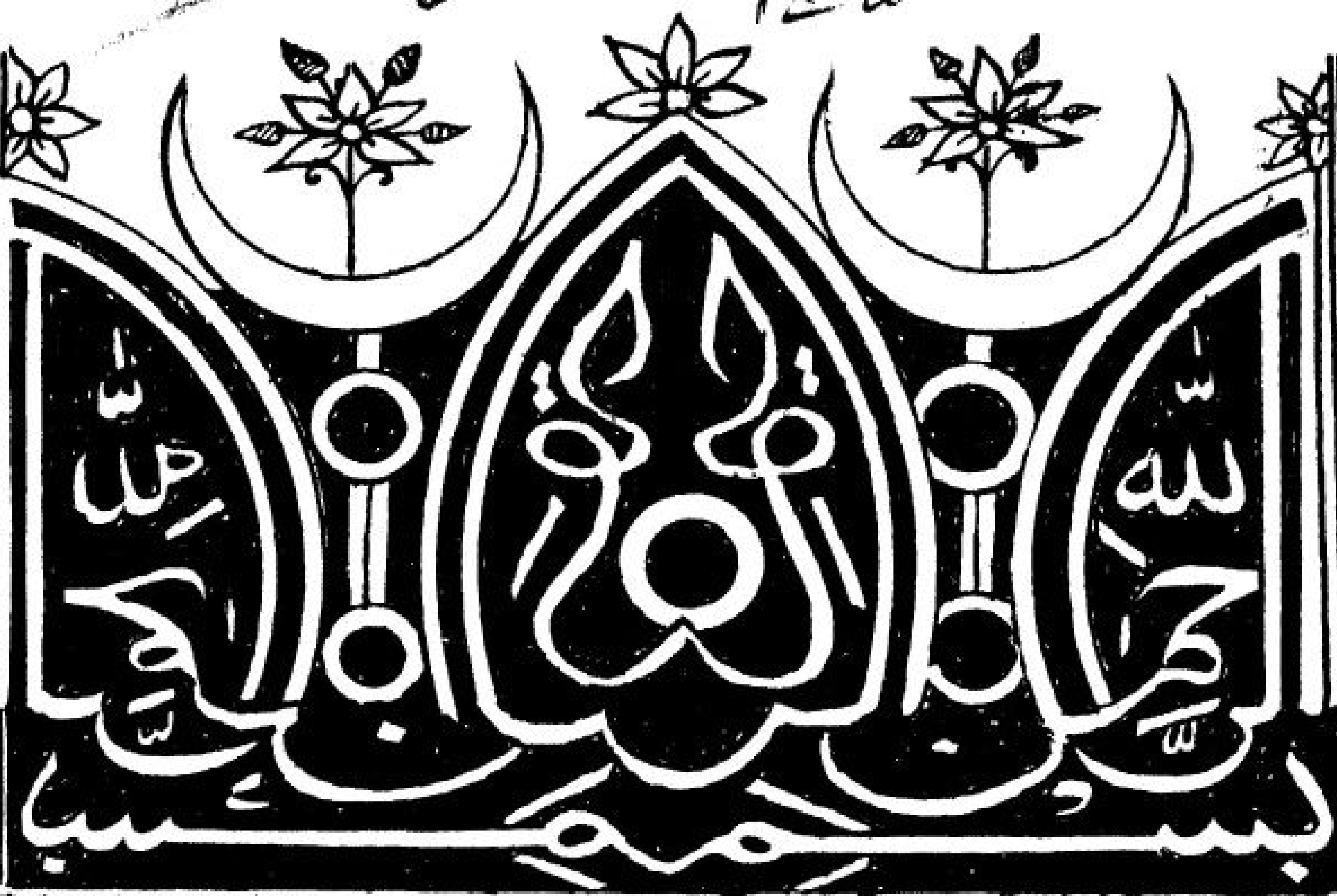
معروف بہ

دیوان شوق

تصنیف لطیف علامۂ زمن محقق کامل الفن سخنور شیریں سخن صاحب آثار السنن جناب مولانا محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی عظیم آبادی

در مطبع سعیدی واقع محلہ گورہٹہ پٹنہ سٹی طبع شد

اردو نظم ۔ دیوان شوق ۱۷۵۵۱



ردیف الالف

Checked 1969.

ہے مرے دیوان پر گنبد جو بسم اللہ کا
سایۂ رحمت ہے ہر اک شعر پر اللہ کا

جب قلم نے حمد مین لکھا الف اللہ کا
ہو گیا دل کو عصا دستِ کلیم اللہ کا

ٹکڑے ٹکڑے کیون نہو دل کافر گمراہ کا
ہے صریر کلک نعرہ ضرب الا اللہ کا

ہر بشر کے جامۂ تن سے ہے وحدت آشکار
قامتِ انسان سراپا ہے الف اللہ کا

کاتبِ صنعت کی قدرت کے بھی کیا نیرنگ ہین
ہے عیان پانچ انگلیون سے نام پاک اللہ کا

غرقِ دریاے فنا کردیگی موج لا الٰہ
تار اگر ٹوٹا ذرا بھی ذکر الا اللہ کا

حمد حق مین کر رہی ہے عالم بالا کی سیر
عرش اعظم ہے مقام اب فکر رفعت خواہ کا

ہو گیا گم جو کوئی دریاے وحدت مین پڑا
بحرِ بے پایان مین ملتا ہے پتہ کب کاہ کا

کھل گیا بابِ حقیقت جب لطائف طے ہوے
دل سے جاری رات دن رہتا ہے ذکر اللہ کا

کب اِن آنکھونکو ہی تابِ جلوۂ دیدارِ حق
طور پر دیکھا نہین عالم کلیم اللہ کا

ایک ہی ہین بابِ وحدت مین وجود و شہود
ہی یہی مسلک جناب شیخ حق آگاہ کا

سر جھکا کر جب نظر کی کعبۂ دل کی طرف
ہو گیا عین الیقین حق کی تجلی گاہ کا

اپنی کشتی دم مین پہونچی ساحل لاہوت تک
جب ہوا دل ناخدا بحر فنا فی اللہ کا

سنگ اسود ہی سویدا اب کعبۂ زخم عشق
میرے دل مین صاف اب عالم ہی بیت اللہ کا

دیدۂ باطن سے دیکھا عالم ایجاد کو
جلوۂ قدرت ہی آگے نام ہی اللہ کا

جلگیا ہی آتش حُسن حقیقت سے جو دل
سائبان محشر مین ہوگا میرے دود آہ کا

کان مین جبتک نہ آئیگی صدای مغفرت
سر نہ اُٹھے گا لحد سے بندۂ درگاہ کا

نالۂ دل کا مرے جھنڈا گڑے گا حشر مین
اوج پر ہوگا پھریرا میری مدِّ آہ کا

اور کوئی کیا تری کُنہ حقیقت پا سکے
ما عرفنا قول ہی جب خود رسول اللہ کا

کچھ مجھے حور و قصور و خلد کی خواہش نہین
آرزو ہی قرب حاصل ہو تری درگاہ کا

خانۂ دل مین ہی شمع داغ عشق مصطفےٰ
را تدن ہی نور سے معمور گھر اللہ کا

مصطفےٰ کا انبیا پر یون بڑھایا ہی شرف
جس طرح رتبہ صحائف پر کلام اللہ کا

عاصیونکو رحمت حق بخشدیگی حشر مین
دیکھکر مُنہ اپنی امت کے شفاعتخواہ کا

مین ہون خالی ہاتھ کر مجکو عطا داغ جگر
ساتھ توشہ چاہیے ملک عدم کی راہ کا

شوق کو اس نظم رنگین کے صلے مین یا خدا
نزع مین دیدار حاصل ہو رسول اللہ کا

دل مین ہی یاد تیری آنکھون مین نور تیرا
جس گھر مین جا کے دیکھا پایا ظہور تیرا

یہ شان کبریائی موسیٰ بھی کھا گئے غش
پرتو پڑا ذرا سا بالائے طور تیرا

جلوا ترا عیان ہی پست و بلند سب مین
پھولون مین بو ہی تیری تارون مین نور تیرا

یہ سر ترے قدم پر یونہین پڑا رہیگا
جبتک نہ تو کہے گا بخشا قصور تیرا

گردن جھکانے مین بھی کیا سر بلندیان ہین
پایا مراقبے مین اکثر حضور تیرا

مشتاق دید تیرے کب سے ترس رہے ہین
کبتک چھپا رہیگا پردے مین نور تیرا

کہتا ہون صدق دل سے دونونکو خوشنما ہین
مجکو تو عجز میرا تجھکو غرور تیرا

جو کوئی چشم دل سے پردہ اُٹھا کے دیکھے
کون و مکان مین پائے جلو ظہور تیرا

اپنی رگِ گلو سے پایا قریب تجکو
غفلت یہ تھی کہ رستہ سمجھے تھے دور تیرا

ہی کیف بادۂ عشق آنکھین چڑھی ہوئی ہین
پہلو مین اپنے دل ہی جام طہور تیرا

اپنے کرم کے صدقے محشر مین بخشدینا
ہی اک ذلیل بندہ **شوق** اے غفور تیرا

جنون مین ایک دن ڈنکا بجیگا جوش ایمان کا
کہ الااللہ نعرہ ہی مرے چاکِ گریبان کا

ورق مجکو جو ہاتھ آجائے خورشید درخشان کا
تو لکھون وصف حُسنِ عارضِ محبوب یزدان کا

کوئی پیغام لائی ہی مقرر حور و غلمان کا
نسیم خلد رستا پوچھتی ہی کوئے جانان کا

خیال تن نہ پھر آیا جو نکلی روح قالب سے
رہا ہو کر نہ دیکھا خواب بھی یوسف نے زندان کا

لگی دل کی بھڑک اُٹھی وہان تک شعلے آتے ہین
مرا جو دم ہی رشتہ ہی چراغِ داغ پنہان کا

نہون کیون کر غبار دشت کا ممنون وحشت مین
جہان کپڑے پھٹے اسنے تنِ عریان وہین ڈھانکا

کسی کا حال نع کونین کھینچے گا مگر نقشا
ورق سادہ پڑا ہے آجتک مہر درخشان کا

ہنسے زخم جگر ناصح مداوا اُسنکے سینے مین
دکھائی آنکھ آنسو نے جب آیا ذکر طوفان کا

تجسس کر رہے ہین وہ مجھے کیسی ندامت ہو
کوئی ٹکڑا نکل آئے اگر سینے مین پیکان کا

لبون پر ملکے مسّی کیا کرے گے مات نیلم کو
کروگے پان کھاکر خون کیا لعل بدخشان کا

وہ محروم مداوا ہون گل صبح چاک کی صورت
نہ دیکھا مُنہ کبھی زخم جگر نے میرے درمان کا

گرمی تجلی غضب کی پرتو رخسار روشن سے
جو وہ پردہ نشین کل روزنِ دیوار سے جھانکا

ہزارون بلبلین کیون دامنِ گلچین سے لپٹی ہین
چُرا کر لیچلا ہے کیا کوئی پتا گلستان کا

خیالِ دشت گردی گور مین طرفہ تماشا ہے
کفن شاید ملا ہے مجکو دامان بیابان کا

وہان جوش جنون مین آجکل سرگرم جولان ہون
کہ یہ گردون گردان ہے بگولا جس بیابان کا

بسر کرتا ہون مثل نخل شعلہ باغ عالم مین
نہ بے برگی کا مین شاکی ستایش گر نہ سامان کا

خدا جانے کہان دست جنون نے پھاڑ کر پھینکا
گریبان کا پتہ پایا نشان ابتک نہ دامان کا

کسی پردہ نشین کے عشق مین کپڑے جو پھاڑے ہین
تو چلمن کی طرح عالم ہے ہر چاک گریبان کا

عجب شاداب ہے لاکھون گل زخم اسمین کھلے ہین
نہال دل مرا سینچا ہوا ہے آب پیکان کا

ہزارون غول صحرائی ہین مجھ وحشی کی تربت پر
دکھایا جذبۂ وحشت نے اک عالم چراغان کا

برنگ قد شعلہ پیرہن سے عار ہے مجھکو
نہ احسان مند دامن ہون وہ شرمندہ گریبان کا

توقع نفع کی بیسود ہے ارباب رفعت سے
ملا ہے کسکو دانہ خرمن ماہ درخشان کا

فروغ اُسکی نہ قسمت مین و صبح اُسکے مقدر مین
مرا روز سیہ اختر ہی گویا شام ہجران کا

ہوئے ارباب محفل خوش خدا نے آبرو رکھ لی
کہ تھا **شوق** امتحان اس دم مری طبع دُر افشان کا

ہوش بلبل تھا نہ مین کچھ نکہت برباد کا
پھر بھی کیون محروم لطف گلشن ایجاد تھا

بذلہ سنجی نے مجھے رکھا گرفتار قفس
نالۂ موزون مرا جو تھا وہ نو ایجاد تھا

کر دیا ویران تم نے خانۂ دل چھوڑ کر
جن دونون رہتے تھے تم کیسا یہ گھر آباد تھا

واقعی کیونکر تمھارے دل مین پاتا مین جگہ
کیا خیال غیر تھا مین یا عدو کی یاد تھا

بے ترے اور شاک گل دیکھا عجب رنگ چمن
شاخین تلوارین تھین ہر پتا کف جلاد تھا

دھیان آیا تھا جو زلف پر شکن کا وقت شام
صبح تک برہم مزاج خاطر ناشاد تھا

طائر فرزانہ تھا دل وہ اسیر دام زلف
کارگر اُس پر مگر جذب دل صیاد تھا

تھے جو محو قد موزون درسگاہ عشق مین
ہر الف اپنی نظر مین قامت آزاد تھا

اس طرح مقتل مین پڑتے تھے مرے قاتل کے ہاتھ
ہر دہان زخم سے شور مبارکباد تھا

کس طرح دم مارتا مین آشنائے بحر عشق
لطمۂ ہر موج مجکو سیلی اُستاد تھا

خاک ہو کر چار دیوار عناصر اُڑ گئی
جسم خاکی **شوق** کیا ہی قصر بے بنیاد تھا

دھیان ہی مجکو روے روشن کا
کچھ نہین کام شمع مدفن کا

جوش وحشت مین ایک تار نہین
نہ گریبان کا نہ دامن کا

گرم آہون سے لہلہائے داغ
لو سے چمکا ہی رنگ گلشن کا

بیکسی روتی ہوگی بالین پر
یہ پتہ ہے کسی کے مدفن کا

زلف پیچان نے دل پھنسایا ہی
حال کیا پوچھتے ہو اُلجھن کا

جس کو خورشید حشر سمجھے ہین
عکس ہی میرے داغ روشن کا

تیرے بیمار مین رہا کیا اب
رُک گئی سانس ڈھلگیا منکا

دیکھئے کون قتل ہوتا ہے
اور عالم ہے اُن کی چتون کا

منہدی ہاتھون مین وہ جو ملتے ہین
ہے یہ افسوس مرگ دشمن کا

جس کو گلزار خلد کہتے ہین
ایک بوٹا ہے اُسکے گلشن کا

شوق ہر دل مین ہی جگہ جسکی
ہے تخلص ظہیر احسن کا

جو غیرون پر کوئی بیداد کرنا
کسی بھولے ہوئے کو یاد کرنا

کچھ اگلے عہد و پیمان یاد کرنا
پھر اے ظالم کوئی بیداد کرنا

تمھارے ہی تصور کا یہ گھر ہے
سمجھکر دل مرا برباد کرنا

برنگ غنچہ دل ہی لاکھ صد چاک
نہین آتا مگر فریاد کرنا

شب ہجر اے خیال یار تو ہی
تسلّیِ دلِ ناشاد کرنا

رہے کچھ دیر تک دیدار قاتل
کمی اے خنجرِ فولاد کرنا

لبِ نَے سیکھ لے ہم دل جلون سے
ہجوم درد مین فریاد کرنا

گلستان مین رہے تو ہم قفس مین
ذرا انصاف او صیاد کرنا

ہمین بھی یاد کرلینا پس مرگ
اگر کوئی ستم ایجاد کرنا

چلے آنا سوئے ویرانۂ دل
اگر منظور ہو آباد کرنا

مزاج اُن کا بہت نازک ہے ای شوق
سمجھکر نالۂ و فریاد کرنا

چمن مین لاکھ گل کھایا تری برق تبسم کا
مگر اُف تک نکی غنچون کا مُنہ کب تھا تکلم کا

ہوا جانباز کی میت پر اعجاز مسیحائی
لب معجز نما کا اُنکے کہنا ناز سے قم کا

عجب کیا پھونکدے سوز درون سارا بدن اپنا
کہ عالم استخوان جسم پر تھا خشک ہیزم کا

جناب شیخ میخانے مین جب آپ آج آئے ہین
وضو کرلیجیے مے سے نہین موقع تیمم کا

ہمارا دل وہ شور انگیز دریائے محبت ہے
کہ جس کا قطرہ قطرہ ہے نمونہ بحر قلزم کا

جو شب کو خاک اُڑائی اُنکی افشان کے تصور مین
بنا سرمہ غبار دشت وحشت چشم انجم کا

ہماری چشم گریان سے جو آج آنسو اُبلتے ہین
جہان مین شور ہے کیا جوش ہے موج و تلاطم کا

طلب کرتے ہین کس شوخی سے پہلے وہ دل عاشق
مگر ہے دیدنی انداز پھر اُن کے تحکم کا

بہت مشکل ہے بیڑا پار ہو بحر محبت سے
قیامت کی ہے آندھی تو ہے عالم تلاطم کا

مرا دل پیستی ہے آسیائے چرخ گردان کیون
نہ اسکو جو سے کچھ نسبت نہ یہ دانہ ہے گندم کا

ترش روئی مرے حق مین نکیون زہر ہلاہل ہو
کہ چکھا ہے مزا مین نے ترے شہد ترنم کا

نظر آنے لگا کندن کا ڈاک اپنی نگاہون مین
کسی کے لعل لب پر رنگ چمکا جب تبسم کا

کوئی وصفِ دہانِ تنگ مین کیونکر قدم رکھے
گزند اس راہ مین ممکن نہین پیکِ توہّم کا

نہون کیون عشق مین کامل کہ اُستادِ ازل میرا
معلم ہے گلستانِ وفا کے بابِ پنجم کا

نہ کیون اے غیرتِ گل بجلیان غم کی گرین مجھپر
کہ مین ترسا کرون سرگوشیان تجھسے کرے جھمکا

قبولِ حق نہ کیون مجھ رند مشرب کی عبادت ہو
بنایا ہی مصلّیٰ زاہد و خشتِ سرِ خم کا

تمھین اے **شوق** فرشِ بوریائے فقر زیبا ہے
نہ کرنا حوصلہ بھولے سے بھی سنجاب و قاقم کا

مین نے جو دل بتون سے لگایا خدا ملا
کہکر برا بھلا تجھے اے شیخ کیا ملا

دل بھی مجھے ملا تو بڑا بیوفا مِلا
کمبخت یہ بھی اُس بتِ ظالم سے جا ملا

غوطے لگائے بحرِ محبت مین چند بار
جب تہ کو پہونچے ہم تو دُرِ مدعا ملا

پہلے گلہ کیا ترے دل کا پتہ نہین
کھولی جو اپنی زلف تو بولے مِلا مِلا

تو دیکھنا کہ شوخیِ رنگ اور ہو گئی
خون شہید ناز حنا مین ذرا ملا

آنکھون سے مثلِ اشک گرانا نہ تھا تمھین
مجکو ملا کے خاک مین بتلاؤ کیا ملا

روئے دلِ شکستہ کو ہم پھوٹ پھوٹ کر
شیشہ جو کوئی راہ مین ٹوٹا پڑا مِلا

سینے مین ہوک اُٹھتی ہی پہلو ہی داغ داغ
دل دیکے آپ کو مجھے اچّھا صلا ملا

سرگشتہ صبح و شام تھے جسکی تلاش مین
آخر کو اُسکا گوشۂ دل مین پتا ملا

دل لیچلا ہی منزلِ مقصود کی طرف
کیا اے جنابِ خضر ہمین رہنما ملا

بیچین ہم ادھر ہین اُدھر بیقرار وہ

عاشق مزاج شوق ہمین دلربا ملا

تمھاری بیوفائی سے ہمارا دم نکلنا تھا
پشیمان ہوکے پھر تم کو کف افسوس ملنا تھا

کسی کو دیکھکر قابو سے کب ای دل نکلنا تھا
بلا سے چوٹ کھائی تھی سر محفل سنبھلنا تھا

کہانتک آنسوؤن کو ضبط کرتے تیری فرقت مین
مقدر مین تو چاہ خشک سے دریا اوبلنا تھا

تمھارا دل بہلتا اور میری روح خوش ہوتی
کبھی تو میری تربت پر تمھین آکر ٹہلنا تھا

مرے آگے نہ کیون وہ گرمجوشی غیر سے کرتے
کہ مجھکو اونکی محفل مین برنگ شمع جلنا تھا

برا مجھین وہ یا اچھا کہون گا سنگدل انکو
نہین تو میری آہ گرم سے آخر پگھلنا تھا

عدو کے سینے پر ہاتھ آپ نے کس پیار سے رکھا
دل بیتاب کی قسمت مین دو دو ہاتھ اچھلنا تھا

حسینون کو عبث تھا ناز اتنا اپنے جوبن پر
اسے جب دو ہی دن مین دوپہر کی طرح ڈھلنا تھا

شب فرقت جو مین نے سرد آہین بھولکر کھینچین
ندامت مجکو ہوتی تھی تمھارا جی دہلتا تھا

نکیون وہ غیر کو ہمراہ لاتے اپنے بالین پر
کسی کی جان جاتی تھی کسیکا دل بہلتا تھا

رقیبون پر بھی ظاہر ہوگیا اے اشک عشق اپنا
تجھے کچھ ضبط کرنا تھا نہ یون مجمع مین ڈھلنا تھا

نکیون دل مین لگا تا آگ عشق کاکل پیچان
ہماری آرزوؤن کو دھوان بنکر نکلنا تھا

جنازہ آج نکلا تھا ترے عاشق کا اے ظالم
تجھے منہدی لگانا یا پس تابوت چلنا تھا

سر محفل کہین ای شوق تم نے راز کی باتین
شراب معرفت پیکر نہ یون تمکو اوبلنا تھا

کشتہ ہون مین تیر نگہ ناز وادا کا
مارا مجھے قاتل نے ہوا نام قضا کا

ہم ڈھنگ بتاتے ہین تمھین ناز و ادا کا / پردے مین وفا کے ہے کچھ لطف جفا کا

مین ہوش سنبھالون کہ جگر یا دلِ بیتاب / جلوہ نظر آتا ہے کسی ماہ لقا کا

سمجھے کہ نہین سُنکے جسے تم ہوے بیچین / تھا ساز کسی ٹوٹے ہوے دل کی صدا کا

چھوٹا کہین دل اور کہین گر پڑے آنسو / غربت مین چُھٹا مجھسے تعلق رفقا کا

دل تھامے ہوے آتے ہین بیچین ادھر وہ / ادنیٰ یہ کرشمہ ہے مری آہ رسا کا

دزدیدہ نگاہی نے چُرایا دلِ عاشق / بدنام مگر نام ہوا دزدِ حنا کا

بل کھاتی ہے رہ رہ کے کمر آج کسیکی / سایہ مگر اسپر بھی پڑا زلف رسا کا

غصّے مین مٹاتے ہو جو تم تربت عاشق / اُڑ جائے نہ یہ رنگ حنائے کف پا کا

رہ رہ کے بتون نے اُسے تبخانہ بنایا / افسوس کبھی کعبۂ دل گھر تھا خدا کا

ایمان جو کھو بیٹھے محبّت مین بتون کی
کچھ دھیان بھی ہے شوق تمھین روز جزا کا

جو یاد آیا رُخ روشن کسیکا / بنا دل وادیِ ایمن کسیکا

اُدھر پوشاک بدلی ہے کسی نے / ادھر ہے چاک پیراہن کسیکا

کسی گُل کی جو دل کو لو لگی ہے / چراغ داغ ہے روشن کسیکا

غبار اُڑ اُڑ کے آنکھون مین پڑیگا / مٹاتے ہو جو تم مدفن کسیکا

مری آنکھون کے پردے نور کے ہین / جو دیکھا ہے رُخِ روشن کسیکا

دل پر داغ کو لوٹا کسی نے / یکایک مٹگیا گلشن کسیکا

چمن مین تذکرہ کرتی ہی دن رات
زبانِ حال سے سوسن کسیکا

وہ چونک اُٹھتے ہین رو دیتے ہین اکثر
عجب پر درد ہی شیون کسیکا

کسیکا دل کِھلونا جانتا ہی
نہین ابتک گیا بچپن کسیکا

مزہ جب ہے سر میدان محشر
کسیکا ہاتھ ہو دامن کسیکا

کدھر ہی حضرت شوق آپکا دھیان
نہین وہ ای جناب من کسیکا

کسی طرح خم گیسو سے دل نکل نہ سکا
ہزار پیچ کیے کوئی پیچ چل نہ سکا

جو چلمن اُسنے اُٹھائی تو مین سنبھل نہ سکا
گرا تو اُٹھ نہ سکا اور اُٹھا تو چل نہ سکا

مرے خیال سے جسپر تھی مُہر پیر مغان
وہ مَی اُبل نہ سکی کچھ وہ خم اُبل نہ سکا

ذرا بھی نالۂ خارا شکن نہ کام آئے
کسی طرح شب غم کا پہاڑ ٹل نہ سکا

سموم آہ نے مرجھا دیا جو روز فراق
مرا نہال دل اک بار پھول پھل نہ سکا

وہ لاکھ کوچے سے اپنے مجھے اُٹھاتے رہے
مثال نقش قدم ضعف سے مین ٹل نہ سکا

خیال موے مژہ گڑ گیا ہی کچھ ایسا
کہ میرے دل سے یہ کانٹا کبھی نکل نہ سکا

کسی حسین نے کچھ داغ دل کی قدر نہ کی
کسی غریب کا کھوٹا درم تھا چل نہ سکا

لحد مین ایک طرح مین پڑا رہا تا حشر
کمال ضعف سے کروٹ بھی مین بدل نہ سکا

جو دلفریب ہو وہ کیا فریب مین آئے
کسی کے سامنے فقرہ کسی کا چل نہ سکا

خیال یار نے کی نزع مین مسیحائی
کہ موت ٹلگئی بالین سے دم نکل نہ سکا

وہ خاک قبر پر آئیگا فاتحے کو مرے
جو دو قدم بھی جنازے کے ساتھ چل نہ سکا

خدا بچائے تمھاری نشیلی آنکھون سے
کہ اک نظر جسے دیکھا وہ پھر سنبھل نہ سکا

بھرے ہین حسرت و ارمان یہانتک اس دلمین
کہ درد لُٹھنے کو اُٹھا مگر نکل نہ سکا

کسی کو دیکھتے ہی بے نقاب محشر مین
ہزار دل کو سنبھالا مگر سنبھل نہ سکا

فراق یار مین دل نے جو آہ کی پس مرگ
چراغ گور مرا دو گھڑی بھی جل نہ سکا

وہ دل دیا ہے خدا نے کہ بعد مرگ بھی **شوق**
بغیر یار کے حورون مین بھی بہل نہ سکا

کاہش فرقت سے اتنا اب مین لاغر ہوگیا
ناز اُٹھانا بھی کسیکا مجکو دوبھر ہوگیا

خانۂ دلکی خبر بھی کچھ تمھین ہے یا نہین
جس مین تم رہتے تھے اب وہ یاس کا گھر ہوگیا

عشق ابرو مین مقرر زہر کھایا تیغ نے
ورنہ کیون اس طرح نیلا رنگ جوہر ہوگیا

کعبۂ دل مین جو آیا تیغ ابرو کا خیال
ہر شگاف زخم بیت اللہ کا در ہوگیا

بھولے بھٹکے وہ جو آئے دیدۂ نمناک مین
بول اُٹھے جھنجھلا کے لو دامن مرا تر ہوگیا

ہوگیا بے پردہ عشق سبزۂ خط بعد مرگ
سبزۂ نوخیز جب تربت کی چادر ہوگیا

دعوی الفت تو رکھتے ہو مگر ہے کچھ خبر
ہجر مین کیا حال **شوق** اے بندہ پرور ہوگیا

لباس سُرخ وہ پہنا بہا کر خون بسمل کا
کہ مُنہ چوما دہانِ زخم نے بھی تیغ قاتل کا

ہماری سخت جانی نے نکالا حوصلہ دل کا
کہ وقت ذبح پہرون تھا گلے پر ہاتھ قاتل کا

گرفتار محبت ہی جو اک زہرہ شمائل کا
یہ دل سینے مین ہی یا کوئی قیدی چاہ بابل کا

نشان انتخاب کاتب قدرت سمجھتے ہین
کنار بیت ابرو انکے اک نقطہ جو ہی تل کا

ہمیشہ جلوہ لیلےٰ رہا پردہ نشین دل مین
گمان قیس نے پیچھا کیا بے سود محمل کا

گلا گرداب نے گھونٹا تمانچے موج نے مارے
خیال آیا جو بحر عشق مین دامان ساحل کا

تمنّاے شہادت مین گئے مقتل مین ہم لیکن
پڑا بھی اپنی گردن پر تو اوچھا ہاتھ قاتل کا

بنایا رنگ فرط حسن وجوش عشق نے یکسان
مرے دل کے سویدا کا ترے رخسار کے تل کا

پلاکر جام غیرون کو دیا مجکو جو آخر مین
مرے حق مین پیالہ ہوگیا زہر ہلاہل کا

ہجوم رنج وغم نے رہزنی کی دشت غربت مین
ٹھگون نے راستے مین خوب لوٹا قافلہ دل کا

خدا کی شان ہی مجکو وہی اب ذبح کرتے ہین
ہلا دیتا تھا دل جن کا تڑپنا مرغ بسمل کا

جمال شاہد بزم ازل رہتا ہی عکس افگن
بنایا آئینہ مین نے جو اپنے شیشۂ دل کا

عدم کے جانیوالو اس طرح بیخود پڑے کیون ہو
دہان گور سے کچھ تو کہو تم حال منزل کا

کسی گل کی جدائی مین چمن مین کیا قدم رکھون
کہ عالم خندۂ گل مین بھی ہی آہ عنادل کا

نقاب انکے رخ پرنور سے جبتک نہ اٹھیگی
رہیگا مومن وکافر مین جھگڑا حق وباطل کا

کسی کو جو جلاتا ہی وہ جلجاتا ہے خود آخر
یہی مضمون ہی ہر سطر اشک شمع محفل کا

تمھاری طرح فرقت مین ادھر وہ بھی تڑپتے ہین
اثر پیدا ہوا اے **شوق** آخر عشق کامل کا

وہ پردہ نشین جلوہ گر خانۂ دل تھا
آباد کبھی گوشۂ ویرانۂ دل تھا

دم بھر نہ شبِ وصل زبان اپنی ہوئی بند
کچھ اپنی کہانی تھی کچھ افسانۂ دل تھا

کیونکر نہ اُبلتا مین سرِ محفلِ جانان
لبریزِ مےِ عشق سے پیمانۂ دل تھا

سمجھے تھے جسے شمع شبِ افروزوہ تم تھے
جو جان سے تھا صدقے وہ پروانۂ دل تھا

آنکھون مین بھر آئے کسی بیرحم کے آنسو
پُر درد یہانتک مرا افسانۂ دل تھا

جو بات کہی تم نے وہ پتھر سے تھی بھاری
توڑا جسے وہ گوہرِ یکدانۂ دل تھا

کیون چار طرف شوق پریشان رہے تم
مطلوب تو رونق دہ کاشانۂ دل تھا

اُدھر رُخ سے گھونگھٹ اُٹھانا کسیکا
اِدھر خاک پر تلملانا کسیکا

ستم ہو گیا روٹھ جانا کسیکا
مزہ دیکھیا پھر منانا کسیکا

کہانتک یہ زلف آپ سلجھائیگا
ذرا دیکھئے پیچ کھانا کسیکا

گراتا ہے دل پر قیامت کی بجلی
وہ مُنہ پھیر کر مسکرانا کسیکا

چمن مین جو گلچین نے کچھ پھول توڑے
تو یاد آگیا دل دُکھانا کسیکا

مرے آگے کیا گُل کھلائینگے غنچے
مجھے یاد ہے مُسکرانا کسیکا

سرِ بزم تم اور نیچی نگاہین
اجی کھُلگیا دل چُرانا کسیکا

نکہ آہ کا قصد گھبرا کے اے دل
کچھ اچھا نہین دل دُکھانا کسیکا

وہ بھولی سی صورت لڑکپن کی باتین
ہمین یاد ہے وہ زمانا کسیکا

مرے خانۂ دل مین خلوت گزین ہے
کسیکو ملے کیا ٹھکانا کسیکا

تمھین عشق سے شوق سب روکتے تھے
مگر تم نے کہنا نمانا کسیکا

تم نے گھونگھٹ سر محفل جو اُٹھایا ہوتا — شمع کو صورت پروانہ جلایا ہوتا
کچھ اثر نالۂ دل نے جو دکھایا ہوتا — غیر کے گھر سے اُنھین کھینچکے لایا ہوتا
دل وارفتہ ہمارا ہی بلا سے وحشی — دام گیسومین اُسے تم نے پھنسایا ہوتا
آپکے زہد کو جب مانتے اے حضرت شیخ — آپ کا دل بھی کسی شوخ پر آیا ہوتا
جانتا مین کہ نظر غیر کی پڑ جائیگی — راز کی طرح تمھین دل مین چھپایا ہوتا
قدر عشاق تو جب آپکو ہوتی معلوم — کہ کبھی دل کسی ظالم سے لگایا ہوتا
دل مرا چھوڑ کے تم رہتے ہو کیون آنکھون مین — ہی یہ اُجڑا ہوا گھر اسکو بسایا ہوتا
نہین معلوم کہ دل تم سے خفا ہی کیون آج — اپنے روٹھے ہوے کو تم نے منایا ہوتا
عرش اعظم جو ہلایا تو ملا کیا ای آہ — کسی بیرحم کا دل تو نے ہلایا ہوتا
گھیر لیتے کبھی ارمان نجانے دیتے — بھولے بھٹکے مرے دلمین جو وہ آیا ہوتا

شکوۂ جور جو شوق آپ کیا کرتے ہین
اس سے بہتر تو یہ تھا دل نہ لگایا ہوتا

دل نے فرقت مین جو نعرہ کوئی مارا ہوتا — نہین معلوم کہ کیا حال تمھارا ہوتا
نزع مین سبزۂ خط کا جو نظارا ہوتا — ڈوبتے کو ترے تنکے کا سہارا ہوتا
ترے کوچے مین نرکھتے کبھی بھولے سے قدم — اپنے قابو مین ذرا دل جو ہمارا ہوتا

گل کھلاتے مرے داغ جگر و دل کیا کیا
میرے پہلو مین اگر وہ چمن آرا ہوتا

پی کے آدھا مجھے دو جام کرون مین انکار
زہر بھی تم جو پلاتے تو گوارا ہوتا

میری میت پر اگر کچھ وہ بہاتے آنسو
حور فردوس کی آنکھون کا وہ تارا ہوتا

اپنے پہلو مین جو دل لیکے جگہ تم دیتے
اس مین نقصان ہمارا نہ تمہارا ہوتا

غیر کیا مین بھی سمجھتا کہ یہ چھیڑ رکھا
تم نے تنکا مرے سر سے جو اوتارا ہوتا

کبھی پہلو مین بٹھایا کبھی دل مین رکھا
آپکا تیر تھا کیون مجکو نہ پیارا ہوتا

پہلو سے غیر سے اُٹھجاتے وہ ہوکر بیتاب
اُنکو اے جذبۂ دل کچھ تو اوبھارا ہوتا

کچھ بھی اے **شوق** توجہ جو ادھر ہو جاتی
لاکھ مین ایک ہی دیوان ہمارا ہوتا

دل **شوق** حسینون سے لگانا نہین اچھا
ہو جاؤ گے بدنام زمانا نہین اچھا

ہم صاف کہے دیتے ہین مانو کہ نہ مانو
دل عاشق بیکس کا دکھانا نہین اچھا

رہتے ہو جو دل مین تو جگر کو نہ جلاؤ
ہمسائے کے گھر آگ لگانا نہین اچھا

مُنہ سے نہ کہین آہ جہانسوز نکلجائے
جلتا ہو جو آپ اُسکو جلانا نہین اچھا

دل کوئی چُرالے تو نہین اسکی شکایت
آنکھین مگر ایجان چُرانا نہین اچھا

کھلجائینگے راز آپکے اس شرم و حیا سے
مُنہ مجھسے سر بزم چھپانا نہین اچھا

دیکھو نہ کہین دلکی لگی اور بھڑکجائے
بالین لحد شمع جلانا نہین اچھا

ہم خوب سمجھتے ہین جہان جاتے ہو جاؤ
ہر روز مگر بُتے بتانا نہین اچھا

پڑجاوٗگے جھگڑے مین کہہ دیتے ہین ابجان
ہر ایک کی آنکھو مین سمانا نہین اچھا

نازک ہین عجب کیا کہ وہ دل تھامکے رہجا ہین
حال شب غم اُنکو سُنانا نہین اچھا

دامن کبھی جھلتے ہین کبھی ملتے ہین وہ ہاتھ
اے **شوق** ابھی ہوش مین آنا نہین اچھا

رہو جو دلمین تو ہو جان جان بہت اچھا
جگہ یہ ہی بہت اچھی مکان بہت اچھا

ذرا سی بات پر اتنا بگڑ گیے تم آج
سنا ہین تمنے بہت گالیان بہت اچھا

کلیجا تھام لون پہلے تو کچھ مین عرض کرون
چلے ہین آپ عدو کے یہان بہت اچھا

کہا جو مینے کبھی پھر کرم کرینگے آپ
وہ تمکنت کے ناز سے بولے کہ ہان بہت اچھا

ہماری آہ کبھی تو اثر دکھائیگی
ستالے شوق سے ای آسمان بہت اچھا

جو اونکی تیغ ادا کا ہوا اشارا کبھی
تڑپکے دل نے صدا دی کہ ہان بہت اچھا

مجھے بھی عشق کا دعوی ہی اور غیر کو بھی
جو آپ چاہتے ہین امتحان بہت اچھا

چمن کی سیر کرین چلکے آپ ہم دونون
کہ چاندنی ہی سہانی سمان بہت اچھا

فضای کوچۂ جانان کی بات ہی ہی کچھ اور
ہزار ہین چمن اچھے جنان بہت اچھا

یہ قصد نالۂ دل ہی کہ عرش سے بڑھجای
سنا ہی جسمے کہ ہی لامکان بہت اچھا

کلام **شوق** وہ سُنکر پھڑک کے بول اُٹھے
زبان ہی بہت اچھی بیان بہت اچھا

ردیف باے موحدہ

نیرنگ داغ دل پس مردن ہی آفتاب
روشن
مہتاب شمع چادر مدفن ہے آفتاب

رخ سے ترے چمک مرے داغ جگر کی ہے
داغِ جگر کے عکس سے روشن ہی آفتاب

پھیلی ہوئی ہے آج قیامت کی روشنی
تم جھانکتے ہو یا پس روزن ہی آفتاب

کیونکر شب وصال دکھاؤن مین داغ دل
روشن یہ ہی کہ رات کا دشمن ہی آفتاب

دعوی برابری کا کسی نوجوان سے
اے پیر آسمان ترا کودن ہی آفتاب

اس تیرہ شب مین شیخ کی یہ چال دیکھئے
مینا ہی جیب مین تہ دامن ہی آفتاب

اللہ رے فروغ ترے خاکسار کا
مرنیکے بعد گنبد مدفن ہی آفتاب

ڈھلجائیگا جب آئیگا حد عروج پر
تیرا فروغ پر جو یہ جوبن ہی آفتاب

دودِ چراغ داغ سے عالم ہے شام کا
تیرا وہ رنگ ہی نہ وہ روغن ہی آفتاب

جلوہ کسیکے حسن کا کون و مکان مین ہے
دیکھو کہ ذرّے ذرّے مین روشن ہی آفتاب

چمکی ہوئی ہے **شوق** یہ بزم مشاعرہ
ہر شعر چاند مطلع روشن ہی آفتاب

داغ دل کے آگے کیا ای چرخ اخضر آفتاب
میری آہِ پُر شرر کا ہی اک اخگر آفتاب

عشق عارض نے اثر اپنا دکھایا بعد مرگ
شامیانہ بنگیا میری لحد پر آفتاب

اُس رُخ پر نور کی الفت نے بخشا یہ فروغ
بنگیا ہی عکس داغِ دل فلک کا آفتاب

روز وحشت اُسکے دیوانے کی ہی کچھ اور شان
فرش ہی ریگ بیابان چتر سر پر آفتاب

دن کو کوٹھے پر نجاؤ ورنہ فرط شرم سے
گر پڑیگا مُنہ کے بھل روی زمین پر آفتاب

میرے داغ دل کا پھاہا ہو اگر دم بھر جدا
منہ چھپائے شرم سے بدلی کے اندر آفتاب

یا خدا ہو سایۂ رحمت مین تیرے جاے شوق
جب سوا نیزے پہ آئے روز محشر آفتاب

ردیف باے فارسی

چمکی جو تری صبح بنا گوش ہوئی دھوپ
ٹانکی جو کرن صدقۂ پاپوش ہوئی دھوپ

اللہ رے کیا حشر مین پرجوش ہوئی دھوپ
چمکے جو مرے داغ تو روپوش ہوئی دھوپ

اُس مہر کے دھن مین نکل آیا جو سوے دشت
فرش رہِ دیوانۂ مدہوش ہوئی دھوپ

جلوہ وہ کسیکا وہ مری دشت نوردی
سائے مین بھی دم بھر نہ فراموش ہوئی دھوپ

لایا یہ سیہ نامۂ اعمال مرا رنگ
خورشید قیامت کی بھی روپوش ہوئی دھوپ

کیا ہمسری پر تو رخسار کرے گی
سو بار تمھارے تہِ پاپوش ہوئی دھوپ

کچھ سایۂ گیسو ہے تو کچھ عکس رُخِ یار
ہمراہ شبِ تار سر دوش ہوئی دھوپ

آخر کو گری عالم بالا سے زمین پر
نظّارۂ جانان سے جو بیہوش ہوئی دھوپ

کچھ دیر جو ٹھہرے وہ دم صبح سر بام
چلائی نزاکت کہ سر دوش ہوئی دھوپ

جب دفن ہوا عاشق خورشید رُخ یار
کس پیار سے تربت کی ہم آغوش ہوئی دھوپ

سب سوکھ گئے اشک مرے دامن تر کے
اس دشت جنون مین وہ بلانوش ہوئی دھوپ

جلوہ جو ترے چاند سے رخسار کا چمکا
مِل جُلکے قیامت کی صفاپوش ہوئی دھوپ

بڑھتی گئی عریانیٔ تن دشتِ جنون مین
لاکھہ آپکے وحشی کی ردا پوش ہوئی دھوپ

اُٹھا جو دھواندھار مرا دودِ جگر شوق
گھنگھور گھٹا چھاگئی روپوش ہوئی دھوپ

دیکھکر مقتل مین آبِ تیغ قاتل کی تڑپ
بڑھ گئی شوق شہادت مین مرے دلکی تڑپ

چین سے بیٹھے ہوے ہین آپ بزم غیر مین
مجکو تڑپاتی ہے کیا کیا حسرت دلکی تڑپ

قتل کرتے ہو تو پہلے تم کلیجا تھام لو
کیا عجب ہے رنگ کوئی لائے بسمل کی تڑپ

بھول جائین ایک دم مین اپنی سب بیتابیان
بجلیان دیکھین اگر دم بھر مرے دل کی تڑپ

اُسنے جب چلمن اوٹھائی بزم مین بجلی گری
رقص بسمل بنگئی ارباب محفل کی تڑپ

پوچھتے ہو کیا دل ناشاد کی بیتابیان
تمنے کیا دیکھی نہین ہے مرغ بسمل کی تڑپ

اس کو پہلو سے نکالو تم کہ راحت ہو نصیب
مار ڈالیگی نہین تو شوق اس دل کی تڑپ

ردیف تاے فوقانی

ہون وہ بیکس کہ دیکھکر حسرت
کرتی ہے میرے حال پر حسرت

اپنی ناکامی تمنا سے
ہمہ تن ہین دل و جگر حسرت

ہاے رے میری بیکسی شب غم
پاس کوئی نہین مگر حسرت

خانۂ دل جو ہو گیا ویران
پھر رہی ہے ادھر اُدھر حسرت

اُف ری پردہ نشینیِ جانان
جاگزین جیسے میرے دل مین ہوئی
مین وہ غم دوست ہون کہ بعد فنا
آرزو کا جو دم نکلتا ہے
کہین سبزہ نہ چادرِ گُل ہے
خانۂ دل جو ہوگیا سنسان

دل سے نکلی نہ عمر بھر حسرت
نہ گئی پھر اِدھر اُدھر حسرت
سر تربت ہے نوحہ گر حسرت
غم مین سر پیٹتی ہی ہر حسرت
کیا برستی ہے گور پر حسرت
کھاکے کچھ مرگئی مگر حسرت

ہوچکا عشق مین جو ہونا تھا
صبر کر **شوق** اب نکر حسرت

ہجر کی تھی کچھ ایسی بھاری رات
پوچھتے ہین وہ کس تجاہل سے
ہین یہ نیرنگیان زمانے کی
رُخ و زلف سیہ کے عاشق کو
اِک قیامت ہین ہجر مین دونون
چشم مخمور سے ٹپکتا ہے
دن کٹا آج آہ و نالے مین
رُخ سے کہتی ہے اُنکی زلف سیاہ
رحم کر رحم سخت بھاری ہے

مین نے مر مر کے کاٹی ساری رات
آج کیونکر کٹی تمھاری رات
ایک رات اُنکی اک ہماری رات
دن بھی پیارا ہی اور پیاری رات
دن ہمارا ہو یا ہماری رات
تھا کہین شغل بادہ خواری رات
رہے آنکھون سے اشک جاری رات
رکھتی ہے وصف پردہ داری رات
ہجر کی لے جناب باری رات

ہے سرِ شام حال دل کچھ اور ۔ ابھی باقی ہے غم کی ساری رات

ہی تعجب کہ آپ نے اے شوق
کس طرح ہجر کی گزاری رات

کبھی کہین کی کبھی کی یہان وہانکی بات ۔ نکالی حضرت ناصح نے بھی کہان کی بات
ہزار شمع سر بزم رو کے کہتی ہے ۔ کسی کے فہم مین کیا آئے بیزبان کی بات
کبھی تو کوچہ جانان کا ذکر کر واعظ ۔ ہزار مرتبہ ہم سُن چکے جہنان کی بات
تمھاری تیغ بھی ہی غیر بھی ہین ہم بھی ہین ۔ ہزار باتون مین ہی ایک امتحان کی بات
وہ گوش دل سے سُنا کرتے ہین فسانۂ غیر ۔ مگر نہ ایک سنی میری داستان کی بات
جناب شیخ کی کوئی تعلیان دیکھے ۔ زمین کی کبھی کہتے ہین آسمان کی بات
نوید آمد جانان مجھی سے اے قاصد ۔ وہ اور آئین مرے گھر مین مہربان کی بات
نکلے دل سے جو نالہ چلا یہی ڈر ہے ۔ اِدھر اُدھر وہ کریگا بیان یہان کی بات
عجب مزہ ہی محبت کی گالیون مین بھی ۔ ہی بڑھ کے قند سے اُس شوخ بدزبانکی بات

جو فکر کرتی ہی میری بلند پروازی
تو شوق جوش مین کہتی ہی لامکانکی بات

ردیف تاے ہندی

کرتے ہو ربط غیر سے انکار جھوٹ موٹ ۔ تم آنکھ و نہ اُٹھاتے ہو دیوار جھوٹ موٹ

ناصح کی پند ہوتی ہے طومار جھوٹ موٹ
کھاتا ہے میرے سر کو وہ بیکار جھوٹ موٹ

عالم کے قتل کرنے کو کافی ہے تیغ ناز
تمنے کمر مین باندھی ہی تلوار جھوٹ موٹ

فقرے غضب کے ہوتے ہین آفت کی افترا
طوفان باندھتے ہین یہ اغیار جھوٹ موٹ

واعظ کی چکنی چکنی نکیون بات چیت ہو
گڑھتا ہے قصے روز وہ دو چار جھوٹ موٹ

وعدے ہزار مجھسے کیے ہین کسی نے آج
ہین یکقلم غلط سلط اقرار جھوٹ موٹ

کبتک ترا جمال چھپے گا نقاب مین
ہین لنترانیان تری ای یار جھوٹ موٹ

دل مانگتے تو ہو مگر اتنا رہے خیال
مشہور خلق ہی یہ وفادار جھوٹ موٹ

کہدیتے ہین رقیب مرا حال آپ سے
دو ایکبار ٹھیک تو سو بار جھوٹ موٹ

حاصل چمن کی سیر ہے دیدار گل نصیب
کیون چیختی ہی بلبل گلزار جھوٹ موٹ

شکوہ کیا ہی مین نے کسی سے حضور کا
یہ افترا غلط ہی یہ طومار جھوٹ موٹ

اک دن امیدوارون کی حسرت نکالدو
مانا کیا ہی وعدۂ دیدار جھوٹ موٹ

دیکھو کہ مرنے والون کا ہوتا ہی حال کیا
دم بھر ہلا دو تم لب گفتار جھوٹ موٹ

ہم بھی وہی ہین دل بھی وہی تم بھی ہو وہی
پھر کس سببے کرتے ہو تکرار جھوٹ موٹ

وہ پیارے زلف پیاری ہی پیارا ہی انکا رخ
ہی اختلاف کافر و دیندار جھوٹ موٹ

مین مرگیا بلا سے ہزارون ہین جان نثار
تم میرے غم مین روتے ہو بیکار جھوٹ موٹ

شوق اک حسین کی بزم مین ہوکر شریک ہم
بدنام خلق ہوگئے بیکار جھوٹ موٹ

ردیف ثاے مثلثہ

آج لب پر ہی دھوان کیا باعث
آہ ہی شعلہ فشان کیا باعث

نگہ ناز نے کیا مارا تیر
دل ہو پہلو مین تپان کیا باعث

خانۂ دل مین تو رہتے ہو تم
پھر ہو نظرون سے نہان کیا باعث

گوش گُل ہو گئے کر اے بلبل
سُنتے ہی تیری فغان کیا باعث

تم کو اغیار سے کب فرصت تھی
آ گئے آج یہان کیا باعث

جن کو غمخوار سمجھتے تھے ہم
ہو گئے دشمنِ جان کیا باعث

مجکو محروم ہی رکھّا ابتک
تو نے اے پیر مغان کیا باعث

آئیگا کون کہ اتنی شب تک
ہے کھُلی مے کی دُکان کیا باعث

آج آکر جو وہ میرے در تک
پھر گئے اپنے یہان کیا باعث

مثل اُس پردہ نشین کے آہ ین
دل مین رہتی ہی نہان کیا باعث

شوق کیا بات ہی روتے کیون ہو
اشک رہتے ہین روان کیا باعث

ردیف جیم تازی

جسنے جب پوچھا کہ کیسا ہی مزاج
کہدیا اچھا ہون اچھا ہے مزاج

پھر کسی نے کوئی فقرہ جڑ دیا
آجکل پھر اُن کا بگڑا ہے مزاج

دیکھتے بھی ہین کہ حالت غیر ہے
پھر بھی کہتے ہین کہ اچھا ہی مزاج

دل لگی ہین بھی بگڑ جاتے ہو تم
طرفہ معجون تمنے پایا ہے مزاج

غیر کے کیون دم مین آجاتے ہو تم
کسقدر واللہ سیدھا ہی مزاج

جسقدر سیدھی طبیعت اُن کی ہی
غیر کا اُتنا ہی ٹیڑھا ہے مزاج

عرش اعظم پر مرا پہونچا دماغ
اُسنے جب پوچھا کہ اچھا ہی مزاج

وہ کبھی رہتے نہین اک رنگ پر
کیا تلوُّن خیز پایا ہے مزاج

جلوہ دیدار سے دل شاد ہی
عرش پر اسوقت اپنا ہی مزاج

آج برہم کچھ نظر آتے ہین آپ
ہی طبیعت کیسی کیسا ہے مزاج

بدمزاجی اہل زر کی شان ہی
شوق ناداروں کا بیجا ہی مزاج

کب ہی ممکن عشق صادق کا علاج
کہتے ہین سب اس مرض کو لا علاج

جب محبت کا مرض ہی لا علاج
اُسکی پھر کیسی دوا کیسا علاج

قتل بسمل سب سے ہے اچھا علاج
اس سے بڑھکر اور کیا ہوگا علاج

تجکو سر کھانے کا سودا ہو گیا
پہلے اے ناصح تو کر اپنا علاج

فکر درمان ہی عبث اے چارہ گر
شربت دیدار ہی میرا علاج

اب شفا ہی شافی مطلق کے ہاتھ
ہو چکا حاذق طبیبوں کا علاج

دیکھنے بھی آئے تو غیرون کے ساتھ
واہ تمنے یہ کیا اچھا علاج

شہرۂ آفاق ہین آپ اے مسیح
ہی ہمارے درد دل کا کیا علاج

اُٹھگئے بالین سے میرے سب طبیب
کہکے اب انکین ہی کیا اب کیا علاج

ہو شفا کیا مجھ مریضِ عشق کو
اُلٹی پلٹی ہی دوا اُلٹا علاج

شوق جب لکھی ہی مین نے یہ غزل
مجکو استسقا تھا ہوتا تھا علاج

ردیف جیم فارسی

کچھ ایسی اے دل آہِ پر اثر کھینچ
چلے ہین غیر کے گھر وہ ادھر کھینچ

مری تصویر اے مانی اگر کھینچ
تو آشفتہ پریشان نوحہ گر کھینچ

کہان ہی اے دعاے صبحگاہی
بڑھاکر ہاتھ دامانِ اثر کھینچ

انھین معراج الفت ہوگی حاصل
خوشی سے عاشقون کو دار پر کھینچ

ابھی کچھ ہو رہی ہین دل سے باتین
ابھی ناوک نہ اے بیداد گر کھینچ

قد جانان نہین دیکھا ہی اے سرو
نہ اپنے آپ کو تو اسقدر کھینچ

مریض عشق کب اچھا ہوا ہے
مرے درمان سے ہاتھ اے چارہ گر کھینچ

رہے کچھ تو نشانِ بادہ خواری
لحد پر سائبان اے ابر تر کھینچ

حسینون سے جو کی ہی تو نے الفت
تو اب خمیازہ اے دل عمر بھر کھینچ

گلون کے کان بلبل جس سے کھلجائین
اک ایسی آہ ہنگام سحر کھینچ

بہت نازک مزاج دلربا ہے
سمجھکر شوق آہ پر اثر کھینچ

ردیف حاے حطی

طول مین یہ بھی ہی میری شب فرقت کی طرح
اک بلا زلف بھی ہی آپکی قامت کی طرح

کیا زمانہ بھی ہی اُلٹا مری قسمت کی طرح
شکر کرتا ہون تو سنتے ہین شکایت کی طرح

جلوہ گر حور کے مانند جو ہی اُن کا خیال
ہی بہارِ دل پر داغ بھی جنت کی طرح

حشر سے توجو ڈراتا ہے ڈرایون واعظ
کہ قیامت بھی ہی اُس شوخ کی قامت کی طرح

فاتحہ پڑھنے کو آیا ہے تصوّر اُن کا
دل مرا حسرتِ مردہ سے ہی تربت کی طرح

حور بھی لاکے بٹھادے کوئی پہلو مین اگر
مین بدلنے کا نہین شیخ کی نیت کی طرح

آنکھ مین رہ کے نہ کہلاؤگے تم پردہ نشین
خانۂ دل مین رہو صاحب عصمت کی طرح

ناز اُٹھانا بھی حسینون کا ہوا اب دوبھر
ہی نقاہت بھی مری اُنکی نزاکت کی طرح

آرزو تیغ تغافل سے ہوئی ہے جو شہید
داغ دل کا ہی چراغ سر تربت کی طرح

مین نے مانا کہ نہین عشق کسی کا اے شوق
نظر آتی ہی مگر اور ہی حضرت کی طرح

میری آنکھونمین ہین وہ گھر کی طرح
سب سے پوشیدہ ہین نظر کی طرح

دل دے آیا ہی کیا یہ خط کے عوض
اب ہی کچھ اور نامہ بر کی طرح

یاس وحسرت کی خاک اُڑتی ہی
بے ترے دل ہی اُجڑے گھر کی طرح

سنگ اسود یہان سویدا ہی
دل ہی زاہد خدا کے گھر کی طرح

پارۂ دل نہون جو آہ کے ساتھ
ہے وہ اک نخل بے ثمر کی طرح

کیون نہ وہ محو لنترانی ہون
چشم عاشق مین ہین نظر کی طرح

کشور عشق مین مرے آنسو
آبرو رکھتے ہین گہر کی طرح

اب نکلتی نہین جو دل سے دعا
ہو گئی کیا خفا اثر کی طرح

ہر گھڑی ہے جو گردش تقدیر
ہے حضر بھی مجھے سفر کی طرح

لاکھ پھولون مین ایک پھول نہین
میرے داغِ دل و جگر کی طرح

دیکھکر خُلد دل بھر آیا شوق
یاد آئی کسیکے گھر کی طرح

دل سے نکلی ہی جو میری آہ پر تاثیر صبح
دیکھئے کیا رنگ لاتا ہی یہ میرا تیر صبح

ہائے وہ رخصت طلب ہونا دمِ تکبیر صبح
مدتون مجکو نہ بھولی یار کی تقریر صبح

ہو گئی تیرہ شب مہتاب دودِ آہ سے
آفتابِ داغ دل سے ہو گئی تنویر صبح

کاتب قدرت نے لکھا ہی یہ وصفِ حسن یار
ہی جو لوح آسمان پر خوشنما تحریر صبح

آفتاب داغِ دل اپنا دکھادون گا اگر
رنگ رُخ اُڑ جائیگا مٹ جائیگی تصویر صبح

کیون نہ وحشت مین کرون اپنا گریبان چاک چاک
شام فرقت سے ملی ہی آجکل تقدیر صبح

کوئی دم مین وصل کی شب ای فلک کٹجائیگی
حسرتون کا خون کر دیگی تری شمشیر صبح

اُنکے ملنے کی کوئی صورت نہ نکلی آجتک
کن دعاؤن کے لیئے مخصوص ہی تاثیر صبح

سیر کو نکلا ہی وہ خورشید رو وقت سحر
واہ قسمت آسمان کی واہ ری تقدیر صبح

دیر مین ہو یا حرم مین ہو اُنھین کی ہی پکار
شام کا ہو نالۂ ناقوس یا تکبیر صبح

شکل آہو یہ بھی کیا وحشی کسیکا ہو گیا
گردن خورشید مین ہی حلقۂ زنجیر صبح

چرخ پر کیسی ہے سُرخی یہ لہو کس کا بہا
آج خون آلود ہی کیون دامن شمشیر صبح

آفتاب روے جانان پر جو کی کچھ بدنگاہ
پنجۂ خورشید خود نکلا گریبان گیر صبح

سوزنِ تار شعاعی لاکھ کرتی ہی رفو
چاک چاک ابتک مگر ہی دامن تدبیر صبح

ہم رہین بیتاب شب بھر آپ محوِ خواب ناز
دل دُکھا دیگی کسی دن آہ پر تاثیر صبح

اُس پریوش کی صباحت پر جو دیوانی ہوئی
ہر شعاع مہر انور بنگئی زنجیر صبح

اس زمین کو شوق نورِ فکر سے چمکا دیا
یہ غزل لکھی ہے تم نے روکش تحریر صبح

ردیف خاے معجمہ

رات دن مائل جفا ہے وہ شوخ
سخت بیرحم و بیوفا ہی وہ شوخ

لعل بھی ہاتھ پاؤن چومتے ہین
یار کی سُرخی حنا ہی وہ شوخ

دلِ نادان ترا وہ کیا ہوگا
کب کسی کا کبھی ہوا ہی وہ شوخ

ہی تجاہل سے پوچھنا اُس کا
ورنہ سب حال جانتا ہی وہ شوخ

بجلیان ہین کہ شوخیان اُس کی
کس قیامت کا چلبلا ہی وہ شوخ

دیکھئے ہی وہ کس کی قسمت کا
ایک عالم کا دلربا ہی وہ شوخ

ہی سراپا وہ نور کا ٹکڑا
جلوہٗ قدرت خدا ہی وہ شوخ

دیکھکر عاشقون کا عجز و نیاز
اور پہلے سے ہوگیا ہی وہ شوخ

ردیف راے مہملہ

یہ گیسو تیرے گرد رخ ہین محو پیچ و خم کیونکر
تعجب ہی کہ ہندو کرتے ہین طوف حرم کیونکر

گوارا ہو مجھے یہ شرکت غیر اے صنم کیونکر
مرے ہوتے کروگے اور پر مشق ستم کیونکر

نہ سمجھون خانۂ دل کو گزرگاہ صنم کیونکر
سویدا ہوگیا ہی آپکا نقش قدم کیونکر

نہین یاد عدو یا بیوفائی یا غم دشمن
کرین کس طرح گھر دل مین کسی ظالم کے ہم کیونکر

غم و رنج والم لاکھون بھرے ہین خانۂ دلمین
جو یاد یار آجائے جگہ دین اسکو ہم کیونکر

تماشا ہی سمجھکر دیکھنے کو آپ آجائین
نکلتا ہی کسی بیمار کا رُک رُک کے دم کیونکر

نہایت پاک دامن تھے وہ میرا نام کیون لیتے
کسی کے وعدے پر کھاتے مرے سر کی قسم کیونکر

قلم کاغذ سمجھ جائینگے راز عشق کی باتین
جدائی مین کرون کچھ حال دل اپنا رقم کیونکر

لحد تک تو عزیزا حباب لائے شوق کاندھون پر
یہان سے منزل مقصود کو جائینگے ہم کیونکر

کھل گئے مثل غنچہ ہم رُخ کی بہار دیکھکر
پڑ گئے پیچ مین مگر گیسوے یار دیکھکر

خوش ہی خیال یار آج نقش و نگار دیکھکر
داغ کے پھول دیکھکر دل کی بہار دیکھکر

زاہد خشک ہین نہین شیخ زمانہ مین نہین
نیچی نگاہ کیون کرون جلوہ یار دیکھکر

نوک مژہ کی چھیڑ چھاڑ دشت مین یاد آگئی
دل مین کھٹک سی ہوگئی کاوش خار دیکھکر

داغ جگر کسی کے آج آگئے یاد کیا تمھین
روتے ہو زار زار کیون شمع مزار دیکھکر

میری بھی کچھ سنوگے تم کہتے ہو کیا یہ واعظو
خُلد کی آرزو کرون کوچہ یار دیکھکر

کیون نہ ہو میرے دلمین داغ آتی ہی صبا بوے غیر
پھولے سماتے وہ نہین پھولون کے ہار دیکھکر

اورکسیکو حشر مین تاب نظارہ ہوگی کیا
کھا گئے غش کلیم جب جلوہ یار دیکھکر

شوق تیری نگاہ کی خاک نکلتین حسرتین
ہوگئی آپ بیخودی جلوہ یار دیکھکر

ردیف قاف

کیا خوشی مرگ عدو کی جب کسیکا ہی یہ حال
چوڑیان توڑین بڑھایا سوگ مین دشمن کے طوق

عید مین بھی شوق وہ مجھسے گلے ملتا نہین
جی مین ہی اب حوصلہ دل کا نکالون بنکے طوق

ردیف کاف

ٹپکی جو شوخیون کی ادا سر سے پاؤن تک
ڈوبی عرق مین اُن کی حیا سر سے پاؤن تک

کچھ کچھ کسی کی قامت موزون کا ہی جواب
سرو چمن کو دیکھ لیا سر سے پاؤن تک

پابوسی حنائے کف پا کے شوق مین
آئی ہی اُن کی زلف رسا سر سے پاؤن تک

پروانے سے یہ کہتی ہی رو رو کے شمع آج
سوز درون نے پھونکدیا سر سے پاؤن تک

یہ بھی تھی اک ادا کہ وہ آئے کسی کے پاس
اوڑھے ہوئے ردائے حیا سر سے پاؤن تک

رنگ اثر مین بھی مرے خون جگر مین بھی
ڈوبا ہوا ہی تیر دعا سر سے پاؤن تک

اب شوخیان بھی لینگی بلائین حضور کی
صدقے تو ہو چکی ہی حیا سر سے پاؤن تک

کس پیچ مین پڑی ہی نزاکت کی جان آج
لپٹی ہوئی ہی زلف دوتا سر سے پاؤن تک

موزون ہی سرو سے بھی تمھارا نہال قد
تار نظر نے ناپ لیا سر سے پاؤن تک

وحشت نے بعد مرگ بگولا بنا دیا
چکر مین ہی غبار مرا سر سے پاؤن تک

روشن اُسی سے ہی یہ ہمارا چراغ دل
ای **شوق** ہی جو نور خدا سر سے پاؤن تک

ردیف کاف فارسی۔

برنگ نکہت گُل اوڑ گیا چمن کا رنگ
جما جو نالۂ مرغان نغمہ زن کا رنگ

خزان مین خاک اوڑا کر صبا یہ کہتی ہی
نہ وہ گلون کی ہی رنگت نہ یہ سمن کا رنگ

کہین شفق کہین لالہ کہین گلاب ہوا
اوڑا شہید وفا کے جو کچھ کفن کا رنگ

گلون کا جوش بہار چمن نہ پھر یاد آئے
جو دیکھ لے کہین بلبل ترے بدن کا رنگ

ہزارون رنگ کی کلیان ہین باغِ عالم مین
مگر کچھ اور ہی اُس غنچۂ دہن کا رنگ

شبِ فراق مین نکلا جو دل سے دود سیاہ
نظر مین چھا گیا اُس زلفِ پُرشکن کا رنگ

کہان وہ یارون کا غنچہ کہان یہ مجمعِ غیر
بدل گیا کسی گُل کی سب انجمن کا رنگ

جو نغمہ زن ہی مری عندلیب فکرِ شوق
چمک گیا ہی گُلِ گلشنِ سخن کا رنگ

ردیف لام

گیا ساتھ اُنکے یون خوش خوش مرا دل
نہ تھا گویا کبھی کا آشنا دل

بتون کا دم بھرا کرتا ہی دن رات
نہ دے کافر کو بھی ایسا خدا دل

جو مین عاشق ہوا ناصح تجھے کیا
خوشی میری مری خواہش مرا دل

ادا و ناز و غمزہ سب ہین آفت
کرے کس کس بلا کا سامنا دل

نہین رہتا ہی دم بھر اک روش پر
مزاجِ یار سے ہے گویا مرا دل

چُرا کر لے گیا دزدِ حنا کیا
ابھی تھا میرے پہلو مین مرا دل

یہ ڈالا تفرقہ الفت نے اے شوق
جدا مین دل سے ہون مجھسے جدا دل

ردیف میم

گریبان آستین دامن سے کیا کام
ترے وحشی کو پیراہن سے کیا کام

ملاؤگے گلے خنجر کو شاید
تمھین ورنہ رگِ گردن سے کیا کام

وہ میرے دل مین رہتے ہین شب و روز
مجھے اب وادی ایمن سے کیا کام

تجرد مین ہون مثل نکہت گل
غرض پھولون سے کیا گلشن سے کیا کام

نہین تھے دوست اگر در پردہ ایجان
تھین پھر ماتم دشمن سے کیا کام

کسیکی نوک مژگان سے ہی صد چاک
جگر کو بخیۂ سوزن سے کیا کام

بتون سے یہ بھی تنگ آئے ہین ورنہ
لب ناقوس کو شیون سے کیا کام

طبیعت جسکی چاہے وہ ستالے
مین اک تصویر ہون شیون سے کیا کام

فروزان داغ دل رہتے ہین ای شوق
ہمین شمع سر مدفن سے کیا کام

زلف مین اب دل جو اولجھاتے ہین ہم
آپ سر پر یہ بلا لاتے ہین ہم

اے خیال یار دل بہلا ذرا
آج تنہائی سے گھبراتے ہین ہم

ان بتون کو گھورنا اچھا نہین
دیکھ ای دل تجکو سمجھاتے ہین ہم

اپنی آہون نے دکھایا یہ اثر
آج کچھ بیتاب اُنھین پاتے ہین ہم

آگ وہ دل مین لگی بجھتی نہین
لاکھ اشک آنکھون سے برساتے ہین ہم

حد سے جب مشق تصور بڑھ گئی
ہر دم اپنے پاس اُنھین پاتے ہین ہم

ہائے یہ کہنا کسیکا ناز سے
شوق اب دل تھام لوجاتے ہین ہم

ردیف نون

خبر ہی ڈھونڈھنے والو وہ کس منزل مین رہتے ہین
سراپا آرزو بنکر کسیکے دل مین رہتے ہین

جو پامال اسکو کرتے ہو کرو لیکن سمجھ رکھو
تمھارے ہی تو ارمان آجکل اس دل مین رہتے ہین

نقاب الٹو کہین جھگڑا چکے گبر و مسلمان کا
کہ اک مدت سے یہ جنگ حق و باطل مین رہتے ہین

دھڑکتا ہی کلیجا بدگمانی بڑھتی جاتی ہی
سنا ہی آجکل وہ غیر کی محفل مین رہتے ہین

اگر کچھ جھوٹ سمجھے ہو شب فرقت کی کیفیت
تم اپنی یاد سے پوچھو کہ کس مشکل مین رہتے ہین

جو رکھتے ہوا ادے وہ چھپینگے کیا چھپانے سے
کہ ہم یاد عدو بنکر تمھارے دل مین رہتے ہین

شب غم چین آتا ہی نہ اپنا دم نکلتا ہی
تمھارے وعدہ دیدار سے مشکل مین رہتے ہین

یہ کچھ اچھا نہین اے درد اٹھنا بیٹھنا تیرا
لحاظ اسکا نہین تجکو کہ وہ اس دل مین رہتے ہین

اگر ایفا نکرنا ہو تو یونہین جھوٹ سچ کہدو
کہ لاکھون لطف پر بھی وعدہ باطل مین رہتے ہین

تمنائے شہادت اس سے بڑھکر اور کیا ہوگی
کہ ہم اکثر لہو بنکر رگ بسمل مین رہتے ہین

جو آنکھون سے ہوا کرتی ہین باتین غیر کیا سمجھین
اشارے میرے اور انکے بھری محفل مین رہتے ہین

سمجھتے ہین یہی دل مین جو جلتے ہین یہ پروانے
کہ نور شمع کے پردے مین وہ محفل مین رہتے ہین

عبث اے **شوق** تم بے چین ہوئے آہ کر بیٹھے
تمھین دیکھو وہ بیتابی سے کس مشکل مین رہتے ہین

بزم مین ناز سے جسپر وہ نظر کرتے ہین
گردش چشم سے دل زیر و زبر کرتے ہین

نالے کرتے ہین تو پتھر مین اثر کرتے ہین
نام ہی **شوق** دل یار مین گھر کرتے ہین

کس مصیبت سے شب ہجر بسر کرتے ہین
ہائے دل ہائے جگر کہکے سحر کرتے ہین

وہ جو ہر دم نگہ ناز ادھر کرتے ہین
اور ہی تاک مین ہین دل مین وہ گھر کرتے ہین

عشق صادق ہو تو فریاد بھی دیتی ہی مزا
درد دل مین ہو تو نالے بھی اثر کرتے ہین

شب بھر اُلجھن سی رہا کرتی ہی دن بھر وحشت
زلف و رخ یاد جو ہم شام و سحر کرتے ہین

دو قدم چلکے دکھا دیجیے محشر کا سمان
فلسفی حشر کا انکار اگر کرتے ہین

سر جھکائے ہوئے بیٹھے ہین جو محفل مین آج
دیکھئے وہ نظر لطف کدھر کرتے ہین

آئینہ دیکھ کے وہ ناز سے بولے ہنسکر
دل عشاق مین بھی ہم یونھین گھر کرتے ہین

ہی وہی دل کی لگی اور وہی سوزش داغ
لاکھ رو رو کے مدد دیدۂ تر کرتے ہین

رشتۂ تار نظر مین انھین اولجھائینگے
دیکھئے آج وہ کیا فکر کمر کرتے ہین

تیری تصویر یہ کہتی ہی کہین کچھ بھی نہین
ہم جدھر عالم صورت مین نظر کرتے ہین

نازکی کہتی ہے للہ سنبھالو اس کو
ہار پھولون کے جو وہ زیب کمر کرتے ہین

یہی کہہ کہہ کے بڑھاتا ہون مین دل کی ہمّت
اب کوئی دم مین ترے نالے اثر کرتے ہین

تاب نظارہ نہین پھول سے رخسارون کو
ہم انھین چشم تصور سے نظر کرتے ہین

روئین کیا ہم کہ اُٹھاتے ہین احبا طوفان
آنسوؤن سے سر مژگان بھی جو تر کرتے ہین

عجب انداز حسینان فسونگر کے ہین
پہلے آنکھون مین تو پھر دل مین یہ گھر کرتے ہین

نالۂ شعلہ فشان کھینچنے کا عزم ہی آج
ای فلک ہم تجھے پہلے سے خبر کرتے ہین

عرش ہلجائے زمین کیا ہی فلک کیا ہی شوق
ضبط ہم نالہ پر درد مگر کرتے ہین

آہ کرنا دل حزین نہ کہین
قہر ڈھادے گی یہ کہین نہ کہین

کچھ ہنسو بولو اب حیا نکرو
کہ گذر جائے شب یونہین نہ کہین

نہین بیکار طفل اشک مرے
کام آجائین گے کہین نہ کہین

اور ہی دل چرانے والا کون
ہو تری چشم سرگین نہ کہین

کون پہلو مین آہ کرتا ہے
ہو ہمارا دل حزین نہ کہین

شوخیان تم جو کرتے ہو دم قتل
خون مین تر ہو آستین نہ کہین

دل تو حاضر ہی صرف ہی یہ خیال
کہ کرو تم حینان چنین نہ کہین

حق سے کرتے تو ہین گلہ اُن کا
ٹھہرین مجرم مگر ہمین نہ کہین

جس کو کہتے ہین آنکھ کا تارا
ہو ہمارا وہ مہ جبین نہ کہین

آنکھون مین تم چھپو گے یا دل مین
ڈھونڈ لین گے تمھین کہین نہ کہین

کوئی لوٹا گیا حسینون مین
شوق کا ہو دلِ حزین نہ کہین

وہ رہ رہ کر بگڑتے ہین ہوا سے آج لڑتے ہین
خدا جانے کہ نالے اُن سے کیا کیا کے جڑتے ہین

عجب جوبن برستا ہی کسی سے جب وہ لڑتے ہین
ادائین بھی بلائین لیتی ہین جسدم بگڑتے ہین

خرام ناز سے پامال کردو چلکے گلشن مین
بہت سرو صنوبر اپنی قامت پر اکڑتے ہین

دیا دل جسکو جی چاہا طبیعت اپنی مال اپنا
عبث رہ رہ کے ہم سے حضرت ناصح جھگڑتے ہین

عجب کیا نخل دلپر آفت آئے اپنی آہون سے
ہوا جب تند چلتی ہی تو پیڑ اکثر اُدکھڑتے ہین

چلے ہو کھولکر زلفین کمر کا اب خدا حافظ
سمندِ ناز پر کیا تازیانے آج پڑتے ہین

دلِ دیوانہ اپنی آہ پر جب بل کی لیتا ہی
بگڑ کر اور وہ زنجیر گیسو مین جکڑتے ہین

خزان نے باغ لوٹا پھول توڑے دست گلچین نے
پریشان ہوئے گل ہی بلبلونکے گھر اُجڑتے ہین

لگاکر ٹھوکرین کیون تربت عاشق مٹاتے ہو
تمھارے گیسوئی پر پیچ دیکھو پاؤن پڑتے ہین

زمین پر گر پڑے نکلے جو طفلِ اشک آنکھون سے
ہوئی برباد مٹی ایڑیان آخر رگڑتے ہین

کسی شمشاد گلزار سخن کا پڑ گیا سایہ
کہ آج ای شوق اپنی نظم موزون پر اکڑتے ہین

شیخ جی بیٹھے ہین کیون آپ بھی کچھ کر دیکھین
اِن بتون مین بھی تو ہی شان خدا مر دیکھین

حضرتِ عشق ہمین تنگ کرینگے کب تک
چھوڑ دین خانۂ دل اور کوئی گھر دیکھین

پردہ کرنے کو تو کرتے ہین ابھی وہ لیکن
کس طرح چھپتے ہین ہم سے سر محشر دیکھین

اپنی آنکھون مین سمایا ہی کوئی اے رضوان
نگہ شوق سے ہم حور کو کیون کر دیکھین

نزع مین چھوڑ کے وہ اُٹھ گئے بالین سے مرے
نہوئی اتنی بھی توفیق کہ مڑ کر دیکھین

کیا عجب ہی کہ کمی اس کی تڑپ مین ہو جائے
ہاتھ دل پر مرے وہ رکھکے جو دم بھر دیکھین

آپ جب پردہ نشین بنکے رہے ہین دل مین
آپ ہی کہئے کہ ہم آپ کو کیونکر دیکھین

عرصۂ حشر مین ہی شوق حزین بھی حاضر
اس طرف آپ ذرا شافع محشر دیکھین

حال اسکا کہین زلفون مین پھنسا کر دیکھین
دل ستاتا ہی ہمین ہم بھی ستا کر دیکھین

امتحان صبر کا میرے وہ ذرا کر دیکھین
اُف کرون گا نہ کبھی خوب جفا کر دیکھین

کس طرح حسرت و ارمان کا نکلتا ہے دم
وہ مرے خانۂ دل مین کبھی آ کر دیکھین

نذر دل کر چکے اب جان بھی اپنی دیدین
یہ بھی اک فرض ہے اسکو بھی ادا کر دیکھین

مرنے والے جو ہین سو بار مرین گے جی کر
لب اعجاز نما سے وہ جلا کر دیکھین

چین سے محفل اغیار مین وہ بیٹھے ہین
جی مین آتا ہے کہ ہم آہ رسا کر دیکھین

مٹنے والے کا تو نام اور بھی اونچا ہوگا
تربتِ عاشق بیکس وہ مٹا کر دیکھین

اُس نے ملنے کا قیامت مین کیا ہے وعدہ
اپنے نالون سے ہم اب حشر بپا کر دیکھین

اپنی آنکھون مین شب قدر ہے زلفون کا خیال
اُن کے دیدار کی ہم آج دعا کر دیکھین

ہاتھ اُن کا کبھی رکھنے سے ٹھہرنے کا نہین
امتحانِ دلِ بیتاب ذرا کر دیکھین

مانتا ہی نہین دل عشق بتان کیا چھوڑون
حضرت شیخ مرے حق مین دعا کر دیکھین

کہین نقد دل عاشق کا پتہ آج نہین
آپ کچھ دزد حنا کی تو سزا کر دیکھین

سنتے ہین اور ہی جلوہ نظر آتا ہے شوق
آپ بھی عشق بتان بہر خدا کر دیکھین

کون ہے آئینۂ چشم تمنائی مین
آج حیرت سی جو ہے دیدۂ بینائی مین

اُن کا آیا جو تصور شب تنہائی مین
ورد تعظیم کو اُٹھا دل شیدائی مین

حسرتین آج بھری ہین دل شیدائی مین
آپ آئے ہین کہان عالم تنہائی مین

ناز سے ہاتھ جو اُٹھے اُدھر انگڑائی مین
پڑ گیا طوق ادھر گردن سودائی مین

آئینہ آگے جو رکھا ہی سنورنے کے لیے
کہین دھیان نہ لگے آپ کی یکتائی مین

زندہ کردو گے جو تم حسرتِ مردہ کو مرے
جان پڑ جائیگی اعجاز مسیحائی مین

کس طرح مردم دیدہ سے کروگے پردہ
چھپکے رہتے تو ہو تم چشمِ تمنائی مین

اتنا سمجھا دو تصور کو تم اپنے ایجان
آکے بہلائے مرا دل شب تنہائی مین

ہو چکی بزم عزا اوٹھ چلے عاشق کے پھول
آپ مصروف ابھی تک ہین خود آرائی مین

میرا شکوہ جو سر بزم کیا کرتے ہو
ہی تمہاری بھی تو ذلت مری رسوائی مین

شیشۂ دل کو مرے توڑ کے نکلی تو ہی آہ
کہین محبوس نہ ہو گنبد مینائی مین

فتنۂ حشر بھی لیتا ہی بلائین اُٹھ کر
کس قیامت کی ادا ہی تری انگڑائی مین

تجھسے ای آہ بہلتی ہی طبیعت میری
تو کہان چھوڑ چلی ہی شب تنہائی مین

تونے ای ضبط فغان خانۂ دل پھونکدیا
آگ لگجائی ترے صبر و شکیبائی مین

نالہ و آہ کی اک بھیڑ لگی ہے اے **شوق**
لطف دیتا ہی یہ مجمع شب تنہائی مین

حسرت زدہ ہین اہل نظر بولتے نہین
سب کچھ یہ دیکھتے ہین مگر بولتے نہین

میدان حشر مین مرے قاتل کی ہی تلاش
کیون یہ دہان زخم جگر بولتے نہین

اچھی نہین گلون سے یہ غمازیان صبا
اچھے جو ہین ادھر کی ادھر بولتے نہین

سرمہ کھلا دیا تری چشم سیاہ نے
کچھ طفل اشک دیدۂ تر بولتے نہین

سمجھین گے غیر کیا یہ محبت کے راز ہین
جھگڑون مین وہ کبھی جو ادھر بولتے نہین

خود خونفشانیون سے ٹپکتا ہی رنگ درد
ماناکہ مُنہ سے زخمِ جگر بولتے نہین

کیا مُنہ بھی سی دیے ترے تازنگاہ نے
کیون کشتگانِ تیغ نظر بولتے نہین

وہ نوکِ تیر دل ہین مرے ڈھونڈھتے ہین آہ
ہنستے ہین میرے زخم جگر بولتے نہین

پائین گے کیا عدو مرا رنگِ کلام **شوق**
زاغ وزغن ہزار کا گھر بولتے نہین

کلام والے ہین واعظ بیان والے ہین
بُرا بھلا نکہین کیون زبان والے ہین

کسی غریب کی فریاد کو وہ خاک سنین
بلند قدر ہین اونچے مکان والے ہین

ہزارون قتل ہوئے جب بل آئے آبرو پر
ستم کی تیر وہ بانکی کمان والے ہین

کسی اسیر قفس کے نہ توڑ پر صیّاد
نہ ایسی دُکھ دے کہ آخر وہ جان والے ہین

گلون نے کچھ نہ سُنا بلبلون کا چلّانا
ہوائی بات یہ ٹھہری کہ کان والے ہین

خدا کی شان کا نظارہ اُن کو ہے مطلوب
جو اور دل سے حسینون کے دھیان والے ہین

وہ شادمان مجھے مقتل مین دیکھکر بولے
اک آپ ہی تو بڑے امتحان والے ہین

زکوٰۃ حُسن نہ دین جب تو اُن کو کیا کہیے
ہزار ہین وہ سخی لاکھ دان والے ہین

نہین مسیح سے ممکن علاج درد جگر
کہ ہم زمین کے وہ آسمان والے ہین

جناب پیر مغان کی ادھر ہو خاک نگاہ
کہ شان والے ہین اونچی دُکان والے ہین

جو قسمتون سے پڑے ہین تمھارے کوچہ مین
مٹے ہوئے ہین مگر پھر بھی شان والے ہین

وہان جواب یہ ملتا ہے بات بات پر اب
اک آپ ہی تو نرالے زبان والے ہین

کچھ اس طرح فلک اہل زمین سے پیش آیا
کہ منہ چھپائے ہوئے آسمان والے ہین

بتون کو مجھسے خموشی تمام عمر رہی
غرض یہ لوگ بڑی آن بان والے ہین

وہ اب ملین تو یہ کہدون نہ ملئے بندہ نواز
مین اک فقیر ہون اور آپ شان والے ہین

شمار خاک ہو اوس کوچے مین ہم ایسون کا
جہان پڑے ہوئے لاکھون نشان والے ہین

جو تم کو جانتے ہین اور بھی ہین مشکل مین
یقین والون سے بہتر گمان والے ہین

ہماری قدر حسینون مین ہو تو کیونکر ہو
کہ شان والے نہ کچھ آن بان والے ہین

خدا کا شکر عقاید ہین اپنے حق اے **شوق**
نہ نیچری ہین نہ ہم قادیان والے ہین

ردیف واو

نہ سمجھے بزم مین کچھ چشم ساقی کے اشارون کو
نگاہ مست نے آخر چھکایا بادہ خوارون کو

کدورت سے ملایا خاک مین تمنے ہزارون کو
لگاکر ٹھوکرین اب کیا مٹاتے ہو مزارون کو

چمن کو دیکھکر ہم روئے خوب اگلی بہارونکو
جگر کے داغ یاد آئے جو دیکھا لالہ زارون کو

مرے پھولون مین وہ بولے جو دیکھا سوگوارونکو
لحد ہی مین ملاکرتا ہی چین آفت کے مارون کو

وہ کیا تسکین خاطر کی کوئی صورت نکالین گے
وہ جب شوخی سے تڑپاتے ہین اپنے بیقرارون کو

یہی ڈر ہے نہ کوئی بات غیرون مین نکلجائے
الہی دے لب تصویر میرے رازدارون کو

جگر دل آرزو ارمان فرقت مین تڑپتے ہین
کوئی آکر تسلی دے دے اپنے بیقرارون کو

ڈبوئی آبروئے راز الفت میرے اشکون نے
اوبلنے کے لیے کس نے کہا ان پردہ دارون کو

رہو آنکھون مین دل مین نور بنکر آرزو ہوکر / کرو آباد تم ایجان اِن اُجڑے دیارون کو

خزان نے باغ کو لوٹا نہ وہ گُل ہین نہ وہ غنچے / قفس مین رو رہی ہین بلبلین اگلی بہارون کو

دلِ رمز آشنا ہی کچھ حقیقت کو پہونچتا ہی / کوئی سمجھیگا کیا چشم فسونگر کے اشارون کو

بُرا ہو بیقراری کا گرا کر اشک مژگان سے / ملایا خاک مین اسنے مرے آنکھون کے تارون کو

تمھارے وعدۂ فردا مین پہلو ہی قیامت کا / تسلی ہو تو کیونکر ہو تمھارے بیقرارون کو

پڑی ہوگی بجھی نارِ جہنم دور جنت سے / یہی لکھا ہی رونیکا جو تیرے اشکبارون کو

تری فرقت مین ائ ساقی یہ میخانہ جہنّم ہے / مئے گُل رنگ کا شیشہ ہی شعلہ بادہ خوارون کو

جو پھولون مین وہ آئے ہین تو شوخی سے بڑھائے ہین / وہ اپنے بیقرارون سے ہمارے سوگوارون کو

کہان کا عزم ہی ان کا جو تیری تیغ اے قاتل / گلے مِل مِل کے رخصت کر رہی ہی جان نثارون کو

زمین گور غریبان کی برابر ہو تو کیونکر ہو / ملا کب چین مرنے پر لحد مین بیقرارون کو

الٰہی عاصیون کو شان رحمت اپنی دکھلادے / بہت غرّا ہی اپنے زہد پر پرہیزگارون کو

اسی امید پر اے **شوق** ہم اب جان دیتے ہین
دکھائینگے وہ جلوہ حشر مین امیدوارون کو

جو دامن رکھدو آنکھون پر تو پھر آنسو روان کیون ہو
بجھا دو تم اگر دل کی لگی لب پر دھوان کیون ہو
جو دل مین چھپ کے بیٹھے ہو تو مجھسے بدگمان کیون ہو
اگر آنکھون مین رہتے ہو تو نظرون سے نہان کیون ہو

کہان تک ضبط نالون سے تہ و بالا کرون عالم
زمین قدمون کے نیچے کیون ہو سر پر آسمان کیون ہو

مرے گھر جب تم آئے ہو تو اتنی دور کیون بیٹھے
ادھر آؤ اودھر کیا ہے یہان بیٹھو وہان کیون ہو

تمھین میرا دلِ بیتاب تڑپاتے ہو پہلو مین
تمھین پھر مجھسے کہتے ہو کہ سرگرم فغان کیون ہو

کہو بہر خدا مرگ عدو کی کیا خبر پائی
پریشان آج تم ایسے نصیب دشمنان کیون ہو

مرے ہوتے ہوئے کیون غیر کی محفل مین رہتے ہو
تمھارا گھر مرا دل ہے یہان آؤ وہان کیون ہو

تصور مین بھی تم آئے تو ساتھ اغیار کو لائے
تم اپنے چاہنے والے سے اتنا بدگمان کیون ہو

وہ کہتے ہین مجھے کیون حسرتون نے گھیر رکھا ہے
کوئی پوچھے کسی کے دل مین آخر میہمان کیون ہو

ہمارا کیا قصور اس مین جو تم کو پیار کرتے ہین
حسینون مین حسین کیون ہو جوانون مین جوان کیون ہو

کسی نے آج ملنے کا کیا ہے تم سے کیا وعدہ
سر میدان محشر شوق ایسے شادمان کیون ہو

نہ چھیڑ اے دل تو آہِ پر اثر کو
رو لاوے گی کسی بیداد گر کو

اثر سے تیرے باز آئے ہم اے آہ
وہ پہرون سے دبائے ہین جگر کو

کہان کی آگ کیسے مفت دوزخ
خدا رکھے سلامت چشمِ تر کو

خدارا ٹھہرو پھر چلمن اوٹھانا
ذرا ہم تھام لین اپنے جگر کو

نہ آیا چین دم بھر بھی شبِ وصل
یہی تھا دھیان کیا ہوگا سحر کو

نقاب اپنی اُٹھاتے ہین وہ رخ سے
سنبھالون اپنے دل کو یا جگر کو

یہی کہہ کہہ کے اب رونا پڑا **شوق**
دیا دل کیون کسی بیدادگر کو

کیون پریشان ہوا ای جان کھُلے سر کیون ہو
غیر کا حال ہے کیا غیر مکدر کیون ہو

ستم و جور کے فریاد سے ہم در گذرے
ایسے گھبرائے ہوئے تم سر محشر کیون ہو

مین نے مانا کہ یہ بیتاب رہا کرتا ہے
پھیر دو مجکو مرا دل تمھین دو بھر کیون ہو

اور بھی روح پریشان ہوئی جاتی ہے
بال بکھرائے ہوئے میری لحد پر کیون ہو

ناز سے ہاتھ جو رکھدو تو ابھی ہو تسکین
تم علاجِ دل بیتاب مین ششدر کیون ہو

اے مرے جذبۂ دل اور ٹھہر جا دم بھر
شرم آتی ہے کہ بے پردہ وہ باہر کیون ہو

دل دُکھا دیتی ہین آہین تو خطا کیا میری
تمھین انصاف سے سوچو کہ ستمگر کیون ہو

آج کچھ اور ہی سامان نظر آتے ہین
دل دھڑکتا ہی کہ بدلے ہوئے تیور کیون ہو

رنگت چہرے کا تو کچھ اور کہے دیتا ہے

سچ کہو شوق پریشان سراسر کیون ہو

زمانے نے دگرگون کر دیا یارونکی مجلس کو
پریشان آج اپنے حال مین ہے دیکھے جسکو

مرے دل کی اگر خواہش ہے لے لو شوق سے اسکو
مگر اسمین ہین لاکھون زخم ٹانکے دوگے کس کس کو

چمن کی سیر کرنے کو جب آئے پھر حیا کیسی
تمھارے دیکھنے کی تاب کب ہی چشم نرگس کو

عدو و اغیار دشمن تم یگانے اپنے بیگانے
شکایت کیجئے کس کس کی اپنا کہئے کس کس کو

کچھ ایسی چوٹ لگتی ہی کلیجا تھام لیتا ہے
نگاہ ناز سے وہ دیکھتے ہین بزم مین جس کو

گرہ مین زر نہین پھر بھی نظر اپنی حسینون پر
زمانے مین کوئی کب پوچھتا ہے مرد مفلس کو

یہ سمجھانا نہین ای شیخ جی قصہ بڑھانا ہے
مرا سر پھر گیا بک بک سے اب بھی تم کہین کھسکو

چڑھا ہی زہر جن جن پر تمھارے مار گیسو کا
نہین کچھ بھی سمجھتے ہین وہ کالے ناگ کے بس کو

اوٹھاتے ہو اونھین جو لوگ تم پر مرنیوالے ہین
مگر تم اپنی مجلس مین جگہ دیتے ہو جس تس کو

خدا نے دیکھنے کو مدح قدرت کرنے سننے کو
زبان سوسن کو دی ہی کان گل کو آنکھ نرگس کو

نہ گھبرو مگر دل چمک اُٹھے خیال روے روشن سے
کہ دم بھر مین بنا دیتی ہی سونا کیمیا مس کو

اُسی کمبخت دل نے ہم سے آخر بیوفائی کی
سمجھتے تھے طریق عشق مین غمخوار ہم جس کو

خموشی کے سوا رکھتی نہین انداز معشوقی
کوئی چومے کہ لپٹائے تری تصویر بیحس کو

جناب شیخ کی اچھی خبر لی آج رندون نے
یہ ہوا انجام اُسکا جو نہ دیکھے رنگ مجلس کو

وہی اشعار جنمین لطف کچھ رہتا ہی رکھتے ہین
غزل مین شوق ہم بھرتے نہین ہر رطب و یابس کو

وفا و مہر کہ جور و جفا ہو جو کچھ ہو
مگر کسی کا نہ ہرگز گلا ہو جو کچھ ہو

مین چاہتا ہون کہ پوشیدہ ہو رقیبون سے
وہ کہتے ہین کہ نہین برملا ہو جو کچھ ہو

یہان کے فیصلے کا اعتبار کیا صاحب
ہمارے آپکے پیش خدا ہو جو کچھ ہو

ہمارے حق مین حسینو بہت ہو اچھّے تم
ستم شعار ہو یا بیوفا ہو جو کچھ ہو

ہم اپنے کعبۂ دل کا طواف کرتے ہین
اب اسمین جلوۂ نورِ خدا ہو جو کچھ ہو

سمجھ تو لیجئے پہلے مجھے محب اپنا
حضور پھر ستم ناروا ہو جو کچھ ہو

وہ جانتے ہین بس اک پائمالیِ مدفن
غرض نہین اُنھین محشر بپا ہو جو کچھ ہو

تمھارے عاشق صادق ضرور سہہ لینگے
غم و الم ہو کہ رنج و بلا ہو جو کچھ ہو

اثر نہین ہی تو بیکار سب ہی اے بلبل
فغان ہو نالہ ہو آہ و بکا ہو جو کچھ ہو

حضور جس سے ہمین چاہین قتل کر ڈالین
مژہ کا تیر ہو تیغ ادا ہو جو کچھ ہو

جب اُسکو **شوق** رحیم و کریم کہتے ہین
وہ بخشدیگا گنہ ہو خطا ہو جو کچھ ہو

بیجان رکھتی ہی کیون اپنی ادا سے پوچھو
ہم تو طیار ہین مرنے کو قضا سے پوچھو

جس نے دیکھا تمھین جی بھر کے بھی دیکھا صاحب
یہ تو اپنی نگہ ہوش رُبا سے پوچھو

دلِ بیتاب ہمین حُسن جہانتاب تمھین
کیون دیا چلکے قیامت مین خدا سے پوچھو

خاک ہو کر بھی تو کوچہ مین تمھارے نہ رہے
کیسے برباد ہوئے باد صبا سے پوچھو

جس کو ہر روز کہا کرتے تھے مرجاؤ تم
مر گیا آج وہی اہل عزا سے پوچھو

دغاباز سہی تم نہ ستمگار سہی	ہم نے تو مان لیا خلق خدا سے پوچھو
غیر کا حال تو دیکھا یہ کہ دیکھا نہ گیا	میرے بارے مین تو کچھ اپنی ادا سے پوچھو
موت اچھی ہی شب ہجر کہ جینا اچھا	یہ کسی اپنی گرفتار بلا سے پوچھو
اسکے کوچہ کا پتہ پوچھو تو سب کہتے ہین	ہم سے کیا پوچھتے ہو اپنی تمنا پوچھو
منع کرتے نہین ہم غیر کے گھر جانے سے	یہ گوارا ہی اسے اپنی حیا سے پوچھو

چاہ سے کہتے ہین کسے ہوتی ہی الفت کیسی
شوق کی طرح کسی مرد خدا سے پوچھو

ردیف ہاے ہوز

وہ تڑپ وہ بیقراری کچھ نہ پوچھ	رات کی حالت ہماری کچھ نہ پوچھ
وہ نگہ تھی یا کٹاری کچھ نہ پوچھ	جان ہی لے لی ہماری کچھ نہ پوچھ
اُن کا وہ دن سن وہ بھولی شکل	اور باتین پیاری پیاری کچھ نہ پوچھ
گالیان غیرون کی کھاتے ہین وہان	ہی جو اوقات اب ہماری کچھ نہ پوچھ
دل لگاتے ہی تو پچتانا پڑا	عقل کیا چوکی ہماری کچھ نہ پوچھ
رند مفلس ہاتھ ملتے ہی رہے	کیا گئی فصل بہاری کچھ نہ پوچھ

دم دلاسا اُن کا دینا شوق کو
اور اُس کی اشکباری کچھ نہ پوچھ

ردیف یای تحتانی

نالے بیتاب ہین سینے سے نکلنے کے لیے
کوئی کہدے کسی ظالم کو سنبھلنے کے لیے

چشم عاشق کے ہون آنسو کہ کسی کا جوبن
بڑھ چلین لاکھ مگر دونون ہین ڈھلنے کے لیے

خانۂ دل مین رہو تم جو یہان جی گھبرائے
چلے آنا مری آنکھون مین ٹہلنے کے لیے

شوخیان اُن کی سر بزم حیا سے بولین
تجکو محفل سے ہوا حکم نکلنے کے لیے

در تعظیم کو پہلو سے نہ کیونکر اوٹھے
دل مین آتا ہو کلیجا کوئی ملنے کے لیے

کبھی میرا کبھی اُن کا جو ہی شکوہ دل کو
ڈھونڈھتا ہی کوئی پہلو یہ مچلنے کے لیے

اے مرے جذبۂ دل وقت مدد آپہونچا
گھر سے وہ آج نکلتے ہین ٹہلنے کے لیے

اُن کی تصویر جو چومی تو وہ جلکر بولے
اب یہ معشوق نکالا ہے بہلنے کے لیے

لاکھ رسوا ہو مگر چاہ بُری ہوتی ہے
دل کو پھر ضد ہی اوسی کوچہ مین چلنے کے لیے

محفلِ غیر مین کیون شمع جلائی تم نے
کیا وہان کوئی نہ تھا رشک سے جلنے کے لیے

نامناسب ہی یہان غیر کا رہنا شب وصل
تم اشارہ کرو اب شرم کے ٹلنے کے لیے

مرگئے ہم تو کفن دیکھ کے بولا وہ شوخ
جان دی اسنے نیا بھیس بدلنے کے لیے

حسرتین بھر گئین اے **شوق** یہانتک دلمین
آرزو ڈھونڈھتی ہی راہ نکلنے کے لیے

یہ کاہشین کہ ہم اپنے کو آپ پا نسکے
یہ زور ضعف کہ ناز بتان اُٹھا نہ سکے

پس فنا مری آہون کے وہ چلے جھونکے
کہ لوگ شمع مری قبر پر جلا نہ سکے

دہان زخم سیا اس سبب سے قاتل نے
کہ روز حشر مرا نام یہ بتا نہ سکے

چھپا کے سینے مین گو ہم نے نقد دل رکھا
تمھاری در ذ نظر سے مگر بچا نہ سکے

برنگ اشک گرا ہون مین اب ترے در پر
کہ لاکھ چاہے اُٹھانا کوئی اُٹھا نہ سکے

ہزار ناصیہ سائی کی تیری چوکھٹ پر
جبین سے ہم خط قسمت مگر مٹا نہ سکے

ادھر اودھر اُنھین ڈھونڈھا بُرا ہو غفلت کا
گلے سے لپٹے تھے پھر بھی ہم اُنکو پا نہ سکے

بھری ہوئی تھی کچھ ایسی حیا و شرم ایجان
کہ تیری آنکھون مین ہم عمر بھر سما نہ سکے

کچھ اور نالون سے اپنے امید کیا رکھون
شب فراق فلک تک بھی جب ہلا نہ سکے

خیال غیر سے رکھا چھپا کے دلمین اُنھین
ہم اپنے آنکھون کے پردون بھی بٹھا نہ سکے

بجو گٹھریان غم و حسرت کی **شوق** سر پہ تھین
او ٹھانے والے جنازہ مرا اُٹھا نہ سکے

یاد مژگان جو عمر بھر نہ گئی
جیتے جی کاوش جگر نہ گئی

جبکہ تھا یہ ہجوم درد و الم
آرزو دل مین دب کے مر نہ گئی

کس کا پاس ادب یہ تھا اے آہ
آسمان سے جو تو اودھر نہ گئی

تھا پس مرگ ضعف کا یہ اثر
کہ مرے یار تک خبر نہ گئی

پھول جوڑے مین تم نے تو رکھا
اب سنبھالو کمر۔ وگر نہ گئی

تم تو پہلو مین رات بیٹھے تھے
بدگمانی کدھر کدھر نہ گئی

عرش ہی کو ہلا دیا تو کیا
یار تک آہ **شوق** اگر نہ گئی

شب فراق جو ہم آہ بھولکر کرتے
کلیجا تھام کے اُف اُف وہ رات بھر کرتے

یہ درد عشق ہی کیا فکر چارہ گر کرتے
ترقی اور بھی ہوتی علاج اگر کرتے

چھپاتے خاک جدائی مین درد دل اپنا
ہمارے نالہ غماز اونھین خبر کرتے

حضور سے ہمین کہنا ہی کچھ اشارہ نہین
خدا کے واسطے آپ اک نظر ادھر کرتے

جو دل پر اپنے ہمین اختیار کچھ ہوتا
کسی کے عشق مین کیون آہ عمر بھر کرتے

وہ پر فضا یہ جگہ ہے کہ پھر نجاتے تم
ہمارے گلشن دل مین اگر گذر کرتے

ہوے جو نام کے ہم **شوق** بھی تو کیا حاصل
مزا یہ تھا کہ حسینون کے دل مین گھر کرتے

آنکھ کا تارا ہی یا وہ مہ جبین آنکھون مین ہے
مردمک ہی یا کوئی پردہ نشین آنکھون مین ہے

واعظون کی کیا سنون مین اک حسین آنکھون مین ہے
حور کیا بھائے وہ شکل نازنین آنکھون مین ہے

رنگ لائیگی مقرر ایک دن یہ میکشی
آج کچھ سرخی سی تیری سرمگین آنکھون مین ہے

سچ کہو کیا محفل اغیار مین شب کی بسر
آج یہ کیسا خمار اے نازنین آنکھون مین ہے

کیون گراتے ہو نظر سے عاشق جانباز کو
کچھ مروت بھی تمھاری شرمگین آنکھون مین ہے

آرزو بنکر کہین ہی وہ کہین نور نگاہ
جلوہ فرما وہ کہین دل مین کہین آنکھون مین ہے

ہین زمانے سے نرالی حسن کی نیرنگیان
شوخیان غمزے مین غمزہ شرمگین آنکھون مین ہے

دیکھ اے اشک روان اتنا ہے تجھکو خیال
مثل سرمہ خاک کوے یار انھین آنکھون مین ہے

بند آنکھین دیکھکر حیرت ہی کیون احباب کو
کھل کے کہتا ہون کوئی پردہ نشین آنکھون مین ہے

دل لبھا لیتے ہو دم بھر مین نگاہ ناز سے
واہ کیا جادو تمھاری شرمگین آنکھون مین ہے

ہونہو تم نے چرایا ہے کسی بیکس کا دل
یہ حیا یہ شرم آخر کیا یونہین آنکھون مین ہے

قتل کرنا پھر جلا دینا نگاہ ناز سے
سحر یا اعجاز جو کہیے انھین آنکھون مین ہے

بڑھ گئی ہے یار کی مشقِ تصور آج کل
کچھ دنون سے خانۂ دل کا مکین آنکھون مین ہے

مردمانِ چشم تم مژگان کی چلمن ڈالدو
دیکھتے ہو آج اک پردہ نشین آنکھون مین ہے

صدقے اپنے خواب کے چھپتا تھا جو سایے سے بھی
آج بے پردہ وہی پردہ نشین آنکھون مین ہے

کہتے ہین کس ناز سے باہین گلے مین ڈالکر
کیون جی میری حسرتِ دیدار انھین آنکھون مین ہے

کیون دمِ آخر نہ الجھے رشتۂ تارِ نفس
گیسوؤن کا پیچ وقتِ واپسین آنکھون مین ہے

عمر بھر روئے مگر رونا نہ اپنا کم ہوا
نوحؑ کا طوفان گویا تہ نشین آنکھون مین ہے

کوئے جانان سے اوٹھا کر آسمان لایا کہان
وہ گلی پیشِ نظر ہے وہ زمین آنکھون مین ہے

دیکھکر محفل مین مجکو سر جھکا لیتے ہین آپ
ساتھ شوخی کے حیا بھی سرمگین آنکھون مین ہے

کیا کرون کیونکر نہ مین دیوانہ بنجاؤن ترا
سحر باتون مین فسون اے نازنین آنکھون مین ہے

ہی مرے صحرائے دل کا ایک ذرّہ آفتاب
نقطۂ شک سے بھی کم چرخ برین آنکھون مین ہے

لامکان سمجھون انھین اے **شوق** یا عرش برین
جلوۂ نورِ خدا میری انھین آنکھون مین ہے

آنکھون مین آ بسے کوئی یا دل مین گھر کرے
لازم ہے پاس صاحب خانہ مگر کرے

ایجان دل ہمرا کوئی ناز اگر کرے
تم کیا ہو اک جہان کو زیر و زبر کرے

ہم سے تو لاکھ درجے ہے اچھی ہماری آہ
ترسین ہم اک نگاہ کو یہ دل مین گھر کرے

کیون بار بار چھیڑتے ہو ذکر حور کا
بندہ یہ وہ نہین جو کسی پر نظر کرے

ستار نظر مین آج ہم الجھائین گے ضرور
ہم کھل کے کہتے ہین کوئی فکر کمر کرے

مین مانتا ہون بات وہی اے جناب شیخ
پتھر کا بھی جو دل ہو تو اُس مین اثر کرے

اُس سے حضور رکھتے ہین ہم بدگمانیان
جو کوئی دل کو چھوڑ کے آنکھون مین گھر کرے

انصاف اسی کو کہتے ہین تم چین سے رہو
یہ دل تڑپ تڑپ کے شبِ غم سحر کرے

مانا کہ تم فراق مین دم توڑتے ہو **شوق**
کس کو مگر غرض ہے کہ اُن کو خبر کرے

پری بھی حور بھی تم پر نظر پڑی بھولے
مگر تمھاری ادا ہم نہ دو گھڑی بھولے

مرے جنون سے حدّاد چوکڑی بھولے
کہ بیڑی ہاتھ مین پہنائی ہتھکڑی بھولے

چُرا کے دل یہ تجاہل یہ شوخیان اُن کی
کہ پوچھتے ہین کہان بھولے کس گھڑی بھولے

نظر پڑی جو سرِ راہ اوس پری وش پر
تو شیخ جی کہین سبحہ کہین چھڑی بھولے

چلے تھے اور طرف جذبِ دل نے کھینچ لیا
وہ یادِ غیر جو قسمت مری لڑی بھولے

پھنسے جو حلقۂ زنجیرِ زلفِ یار مین ہم
تو جیتے جی کبھی نکلے نہ یہ کڑی بھولے

کہان کے شکوے کہان کی شکایتین ایجان
تم آکے پاس جو بیٹھے سب اس گھڑی بھولے

تم آکے خواب ہی مین رکھدو میرے دل پہ ہاتھ
کہ صدمۂ شبِ فرقت کوئی گھڑی بھولے

جو دیکھ لے یہ مری نظم جوہری اے **شوق**

یقین ہے دُرِ نایاب کی لڑی بھولے

عارض سے نقاب اپنی اٹھا کیون نہین دیتے
جلوہ رُخ روشن کا دکھا کیون نہین دیتے

کس درجہ بڑھی جاتی ہے اب آپ کی شوخی
کچھ طرز حیا اسکو سکھا کیون نہین دیتے

جب سوگ کو آئے ہو مری بزم عزا مین
کچھ اشک بھی آنکھون سے بہا کیون نہین دیتے

مانا کہ اِن آنکھون نے کیا خون کسی کا
لب مین ہے جب اعجاز جلا کیون نہین دیتے

عاشق جو تمھین دیکھ کے غش کھا کے گرا ہے
کیا بیٹھے ہو دامن کی ہوا کیون نہین دیتے

یہ دیکھ نہین سکتے مری نزع کا عالم
لوگ اُن کو سرہانے سے ہٹا کیون نہین دیتے

اللہ رے شوخی کہ وہ کہتے ہین یہ ہنسکر
دل مین ہے اگر درد دکھا کیون نہین دیتے

مر جائینگے ہم آپ ہی اس حسن ادا پر
تم کوسنے کو ہاتھ اوٹھا کیون نہین دیتے

نالو مرے دعویٰ ہے اگر تم کو اثر کا
کیا کرتے ہو دل اُن کا ہلا کیون نہین دیتے

کہنے کی یہ باتین ہین کہ وہ مجھسے خفا ہین
سچ ہے تو مجھے در سے اُٹھا کیون نہین دیتے

اُٹھتا ہی نہین کشتۂ حسرت کا جنازہ
کیا دیکھتے ہو ہاتھ لگا کیون نہین دیتے

شوخی سے جو لکھ لکھ کے مٹاتے ہو مرا نام
حرفِ خط تقدیر مٹا کیون نہین دیتے

سب کہتے ہین **شوق** اُنکی ادا نے تمھین مارا
وہ کہتے ہین الزام قضا کیون نہین دیتے

بھڑک اوٹھی دلون مین بلبلون کے آگ حسرت کی
چمن مین خندۂ گُل سے گری بجلی قیامت کی

اوداسی کہہ رہی ہے صاف میری شمع تربت کی
کہ اس مین دفن ہے میت شہید تیغ حسرت کی

ہزارون نامۂ عصیان گنہگارون کے دھوڈالے
بہی جب سیل محشر مین مرے اشک ندامت کی

کسی کے سبزۂ خط پر جو مین نے زہر کھایا ہی
بنے ہین سبزہ نوخیز چادر میری تربت کی

مرے پہلو مین دل ایک اور لاکھون لوٹنے والے
حسینون مین لڑائی پڑ گئی مال غنیمت کی

اثر باقی ہی مرنے پر بھی میرے جوش وحشت کا
بگولا بن کے اکثر خاک اوڑا کرتی ہی تربت کی

شفق کیسی کلیجا آسمان کا مُنہ کو آیا ہے
جُدائی رنگ لائی ہی کسی خورشید طلعت کی

کسی کا جب سے جلوہ دیدۂ باطن سے دیکھا ہی
نظر آتی ہی کثرت مین بھی صورت مجکو وحدت کی

خبر ہی کچھ رہا کرتے تھے تم جس خانۂ دل مین
وہان اب کچھ دنون سے خاک اوڑا کرتی ہی حسرت کی

نظر پڑتے ہی ان پر ہو گیا قابو سے دل باہر
تری زلفون مین ہی شاید سیاہی شام فرقت کی

جو مجھسے پوچھتے ہو ہجر مین کیسی گذرتی ہی
کلیجا تھام لو حالت کہون پھر درد فرقت کی

مری عزت ترے ہاتھون ہی میدان قیامت مین
دوہائی داور محشر بتون کی پاک الفت کی

مرے مجنون کی مٹی کیا ہوئی برباد اے لیلےٰ
بگولے خاک اوڑایا کرتے ہین کیون دشت وحشت کی

مراد ست ہوس ابتک پہونچا اُسکے دامن تک
قسم ہی اے جناب شیخ دخت رز کی عصمت کی

تصور مین خیال یار نے جب حال دل پوچھا
مرے نالون نے اُٹھ اُٹھ کر خبر دی درد فرقت کی

خبر لی چرخ گردان کی ہلایا عرش اعظم کو
شب غم ناتوانی مین بڑی نالون نے ہمت کی

تمھارا ہی تصور خانۂ دل مین پریشان ہی
مرے سینے مین کیون تمنے لگائی آگ حسرت کی

ہماری حسرتون کو داغ دل کے پھول بھاتے ہین
ہوا جب سے لگی ہی شوق گلزار محبت کی

نالے کرتے ہین ہم ادھر بیٹھے
رو رہے ہین اودھر وہ گھر بیٹھے

میرے دل مین نہ یہ اگر بیٹھے
پھر کہان ناوک نظر بیٹھے

دیکھ لینا جو آہ کر بیٹھے
ہم بُلا لین گے اُن کو گھر بیٹھے

آؤ پہلو مین چھوڑو شرم وحیا
کیا بناتے ہو تم ادھر بیٹھے

تیری افشان کی یاد مین ای ماہ
تارے گنتے ہین رات بھر بیٹھے

دل کو پہلو مین ڈھونڈھتے کیا ہو
ہم تو نذر نگاہ کر بیٹھے

دیکھئے خاک مین ملا کے مجھے
روتے ہین وہ مزار پر بیٹھے

غیر کو وہ گلوریان دیکر
حسرتِ دل کا خون کر بیٹھے

اُٹھ گئے وہ جو میرے پہلو سے
رو رہے ہین دل و جگر بیٹھے

چاندنے بھی بلائین لین اُنکی
وہ جو بن ٹھن کے بام پر بیٹھے

دل وہ تڑپاتے ہی رہے میرا
کبھی پہلو مین بھی اگر بیٹھے

خانۂ دل مین تم اوتر آؤ
کیا بناتے ہو کوٹھے پر بیٹھے

اُن کا دیدار اگر ہے قسمت مین
شوق مل جاینگے وہ گھر بیٹھے

آنکھین رو رو کے لال کر بیٹھے
شوق تم کیا یہ حال کر بیٹھے

وہ چلے چال کس قیامت کی
دل مرا پایمال کر بیٹھے

جذب دل سے بُلا لیا اُن کو
بیٹھے بیٹھے کمال کر بیٹھے

دیکھکر اُس کا اور ہی کچھ رنگ
خود وہ دل کا سوال کر بیٹھے

تیغ ابرو ہمین دکھا کر آج — بے چھری وہ حلال کر بیٹھے
کیون نہ سنتے جواب صاف کلیم — بے محل کیون سوال کر بیٹھے
لیکے دل اُٹھ گئے وہ پہلو سے — کس قیامت کی چال کر بیٹھے
خانۂ دل مین گر حسرت ہی — کوئی دامن سنبھال کر بیٹھے
دل لگی سے جو کچھ کہا مین نے — آپ اُس کا خیال کر بیٹھے
لیچلا ہی وہ شوخ دل میرا — کیا عجب کوئی چال کر بیٹھے

کر لیا گھر بتون کے دل مین شوق
بخدا اتم کمال کر بیٹھے

حضور داور محشر بتونکی کیا خطا ٹھہرے — کرین جب ظلم عاشق پر تو وہ بھی اک ادا ٹھہرے
رہے کب شوخیون سے باز کب تم ایکجا ٹھہرے — کبھی آنکھو نمین آٹھہرے کبھی تم دل مین جا ٹھہرے
جفا ہو یا وفا ہم تیرے پابند رضا ٹھہرے — جو تڑپا پایا تو تڑپے ہاتھ دلپر رکھدیا ٹھہرے
ستم کی مشق اُسپر صبر کی تاکید کرتے ہو — تمھین جب اِسکو تڑپاؤ تو دل پہلو مین کیا ٹھہرے
مرا دل گلشنِ جنت مین گھبراتا ہی ای رضوان — یہ کچھ کوچہ نہین اُن کا یہان میری بلا ٹھہرے
نہ پوچھا جیتے جی اب کیون تم آئے میری تربت پر — جواب آئے تو کیا آئے جواب ٹھہرے تو کیا ٹھہرے
جنابِ شیخ میخانے مین چھپکر آج آئے ہین — قدم لو اِنکے تم رندو کہ آخر پارسا ٹھہرے
کسی سے دل لگاتے ہی ہوئے بدنام عالم مین — ابھی تو ابتدا ہی دیکھئے انجام کیا ٹھہرے
شکایت کیجئے کسکی بتائین نام ہم کس کا — کرین فریاد کسکی جب اُسی پر فیصلا ٹھہرے

نگاہ شوخ سمجھانے سے محفل مین رُکے کیونکر
یہی دو گھر تو کُل نکلے دیارِ حسنِ الفت مین
گلہ کیا چھوڑ کر اسکو اگر آہین نکل بھاگین
چلا ہے مجکو تنہا چھوڑ کر دل کوے جانان کو
تجاہل سے جو کہتے ہو تمہارا دل لیا کسنے
بلا سے حضرت موسیٰ کی صورت کوئی غش کھائے
قیامت پر اُٹھا رکھا ہے اُسنے خود نمائی کو
شکایت کر چکا ہون ضعف کی رسوا کریگی کیا
غم ترکِ وطن اُسپر نحافت میرے نالون کو

جسے عادت ہو چلنے پھرنے کی وہ گھر مین کیا ٹھہرے
مین اُنکے دلمین جا ٹھہرا وہ میرے دلمین آ ٹھہرے
ہمارا دل ہے خود بیتاب کوئی اسمین کیا ٹھہرے
مزا جب ہے وہان بھی جاکے ظالم بیوفا ٹھہرے
اگر دزدِ حنا ٹھہرے کہو پھر اسکی کیا ٹھہرے
کرو وعدہ وفا دن حشر کا ہے سامنا ٹھہرے
نہو بیتاب اتنا اور چندے دل مرا ٹھہرے
بجائے لامکان تک دل ہی مین آہ رسا ٹھہرے
جو دل سے نکلے لب تک آتے آتے جا بجا ٹھہرے

نظر کی کیا حقیقت **شوق** دل تک ملگیا اُنسے
مگر یہ خوبیِ قسمت کہ پھر ہم وہ جدا ٹھہرے

بس جو چلتا تو خدا جانے یہ بت کیا کرتے
اُنکی خواہش ہے کہ ہم ہجر مین تڑپا کرتے
حشر مین کیا دلِ گم گشتہ کا دعوےٰ کرتے
چوٹ لگجاتی جو ہم ہجر مین نالا کرتے
مانتے کچھ لبِ جان بخش کا جب ہم اعجاز
رکھہ لیا پردہ نشینی کا بھرم خود ہم نے

بن جو پڑتی تو خدائی کا بھی دعویٰ کرتے
خاک پھر دردِ جگر کا وہ مداوا کرتے
مجمع عام مین کیا ہم اُنھین رسوا کرتے
دلِ بیتاب کے مانند وہ تڑپا کرتے
کسی جانبازِ محبت کو وہ زندا کرتے
کھینچ لاتے کشش دل ہے تو تم کیا کرتے

راز الفت بھی چھپائے سے کہین چھپتا ہی
ہم اگر داغ محبّت نہ دکھاتے اُن کو
پردہ چشم تصوّر جو کہین اُٹھ جاتا
آپ ہی پر ہی فدا آپ ہی پر مرتا ہی
آج ملنے مین ہی جب اُنکو تامل اتنا
خود نمائی کا اُنھین شوق اگر کچھ ہوتا

مین چھپاتا بھی تو نالے مرے افشا کرتے
دل کے لینے مین ؐ اس طرح بکھیڑا کرتے
دیکھ لیتے اُنھین ہم لاکھ وہ پردا کرتے
کچھ تو ایجان خیالِ دلِ شیدا کرتے
کھُل کے پھر مجھسے وہ کیا دعؤُ فردا کرتے
نہین معلوم کہ کیا حشر وہ برپا کرتے

حسرت آلودہ نگاہون سے ہوے وہ بدظن
ورنہ ای حضرت **شوق** آپ پردا کرتے

کیون نقد دل کی تاک مین یہ صبح و شام ہے
بکھرا کے زلف تم جو پھنساتے ہو مرغ دل
اللہ رے نازکی کہ وہ زلفون سے کہتے ہین
او وردا اُٹھ کہ دلمین اب آیا خیال یار
اللہ رے شوخیان ترے ترکِ نگاہ کی
اٹکھیلیون سے سب کو ملاتے ہو خاک مین
کب شوخیون سے ایک جگہ تمکو ہی قرار
تم داستان دل نہ سنو کہدو سُن چکے

دزدِ نظر سے کہدو کہ چوری حرام ہی
اسکا رہے خیال کہ اب وقت شام ہی
تم تھام لو کمر ہمین قصد خرام ہی
تعظیم چاہیے کہ ادب کا مقام ہی
دل لے چکا ہی پھر بھی جگر کا پیام ہی
بولو تمھین کہ یہ کوئی طرز خرام ہی
آنکھون مین رہتے ہو کبھی دل مین مقام ہی
اتنی سی بات کہنے مین قصہ تمام ہی

چھپکر کہان سے آتے ہین آپ ای جناب **شوق**

حضرت کو دور ہی سے ہمارا سلام ہے

پوچھتے ہو حال دل کیا بات ہے
ہو نہو در پردہ کوئی گھات ہے
شیخ جی رندون کو بد کہتے ہو کیون
کیا برا کہنا کچھ اچھی بات ہے
قدر کرنا دل جو دیتا ہون تمھین
یہ نیا تحفہ نئی سوغات ہے
مجھکو سمجھایا اُنھین کے سامنے
ناصح مشفق کی بھی کیا بات ہے
نزع مین احباب دم دیتے ہین کیون
وہ مرے گھر آئین کوئی بات ہے
خوب سمجھے ان بتون کو دیکھکر
بے نیاز اللہ کی اک ذات ہے

دل مین رہتے ہین حسینون کے حضور
حضرت شوق آپکی کیا بات ہے

کوٹھے سے وہ اپنے مرے دل مین اُتر آئے
حسرت کو جو دیکھا تو کہا کس کے گھر آئے
فرقت مین یہی کہتی ہے رو رو کے تمنّا
اُمید نہین مجکو کہ اُمید بر آئے
ہے عرش برین بھی تہ و بالا مرے نالو
تم عالم بالا مین عجب کام کر آئے
نالے مرے اُٹھے جو بڑھا وہ قدِ موزون
جو ہین اُدھر اُبھرا تو ادھر داغ ابھر آئے
کیا مردم دیدہ سے حجاب اُن کو ہوا کچھ
آنکھون مین ابھی تھے ابھی دل مین اُتر آئے
جنت کی ہوا کھانے لگی روح کسی کی
وہ تازے سے دو پھول لحد پر جو دھر آئے
اس رشک سے ہمنے کبھی قاصد بھی نہ بھیجا
محروم رہین ہم وہ اُنھین دیکھکر آئے
کیا روح کو کرتے ہو پس مرگ پریشان
کیون کھولے ہوئے بال مرے گور پر آئے

کیا پاسِ ادب تھا انھین اُس پردہ نشین کا | کیون عرشِ برین سے مرے نالے اُتر آئے

کامل ہی حقیقت مین وُہی عشق مین ای شوق
ہر شے مین جسے جلوۂ جانان نظر آئے

بال کھولے ہوئے اونازسے چلنے والے | دل ہزارون کے ہین قابو سے نکلنے والے
اس ادا نے دمِ مرگ اور مجھے قتل کیا | کون تھے تم کفِ افسوس کے ملنے والے
رات غیرون مین جو چپی ہی وہ کہو یا نہ کہو | آپ ہین دیدۂ مخمور اوبلنے والے
دامن یار سے جا لپٹے ہمارے آنسو | گِر کے اس طرح سنبھلتے ہین سنبھلنے والے
تیری رفتار سے مردون مین پڑی ہی ہلچل | دیکھ اے گورِ غریبان کے ٹہلنے والے
ہاتھ سینے سے ہٹایا کہ قیامت آئی | دل جگر دونون ہین رو ہاتھ اُچھلنے والے
اک تمھین تھے کہ انھین آکے نکالا شبِ وصل | ورنہ ارمان تھے کب دل سے نکلنے والے
ہجر مین ان سے طبیعت تو بہل جاتی ہی | غم بلا سے ہین کلیجا مرا ملنے والے

رنگ چہرے کا مرے یار کے تیور ای شوق
ہین زمانے کی طرح دونون بدلنے والے

میل کی بات بھی کچھ کچھ تری تکرار مین ہی | رنگ اقرار بھی کچھ پردۂ انکار مین ہی
جان باقی نہین گو آپ کے بیمار مین ہی | رنگ اِعجاز تو لعلِ لبِ گفتار مین ہی
جا بجا موسم گل مین جو اوگے ہین لالے | خون فرہاد یہ کیا دامن کہسار مین ہی
بیگناہون کو بھی یہ قتل کیا کرتے ہین | بل اگر ہی تو یہی ابروئے خمدار مین ہی

یاد مژگان ہی خدا آبلہ پائی سے بچائے ۔ پیک فکر آج مرا وادیٔ پرخار مین ہی
چٹکیان شیخ کے بھی دل مین لیا کرتی ہی ۔ اللہ اللہ یہ شوخی نگہ یار مین ہی
دیکھئے لاتے ہین کیا رنگ کسی کے تیور ۔ ہاتھ مین تیغ ہی بل ابروی خمدار مین ہی
دل لیا صبر لیا جان بھی آخر لے لی ۔ کس قیامت کی لگاوٹ نگہ یار مین ہی
کھینچ لاتی ہی یہ دل تار نظر مین لاکھون ۔ کسقدر زور تری نرگس بیمار مین ہی
دل پرسوز سے میرے جو دھوان نکلا ہی ۔ پیچ بنکر وہ ترے گیسوے خمدار مین ہی
شوخیان اُنکی یہ کہتی ہین حیا سے ہنسکر ۔ اب کہان تیری جگہ چشم فسونکار مین ہی
بعد مرنیکے محبت نے دکھایا یہ رنگ ۔ بوے گل بنکے مری روح ترے ہار مین ہی
بھولے بھٹکے کہین کیا حضرت واعظ پہونچے ۔ شور قلقل کا بہت خانۂ خمار مین ہی
سر پٹاک مارے جو شانہ تو نہ کچھ بل نکلے ۔ میری قسمت کی گرہ گیسوی خمدار مین ہی
تو نرالا ہی نرالی ہین ادائین تیری ۔ شرم آنکھون مین تو شوخی تری رفتار مین ہی
اسمین جو پیچ ہی خوب اسکو سمجھتے ہین رند ۔ بے سبب پیچ نہین شیخ کی دستار مین ہی
کام کیا آئی تجھے پردہ نشینی تیری ۔ شہرۂ حسن ترا کوچہ و بازار مین ہی
دہن زخم سے نکلی ہی جو تحسین کی صدا ۔ کسقدر رنگ تبسّم لب سوفار مین ہی
تیرا اسلام مرا کفر برابر اے شیخ ۔ تیری تسبیح کا رشتہ مری زنار مین ہی
دیکھکر میرے گناہون کو یہ رحمت بولی ۔ لطف کچھ آج کے دن عفو گنہگار مین ہی

چوٹ کھائی ہوئی دل شوق تہون کیون بیتاب

اثرِ نالۂ موزون ترے اشعار مین ہے

شہید ناز کو اللہ رے رتبہ یہ حاصل ہی
یہ کسکے عارضِ روشن کی دیوانوںمین داخل ہی
جگر گھائل ہی دل زخمی تمنا نیم بسمل ہی
تسلّی دیکے تم نے اور بھی تڑپا دیا مجکو
بیانِ دردِ دل کی کیا ضرورت منہ سے ای قاتل
یہ کسکی جستجو مین کاروانِ اشک نکلے ہین
عدم کے قافلے والو دہانِ گور سے بولو
کچھ اس انداز سے تیر نظر آتا ہی قاتل کا
خدا جانے نگاہ ناز نے کس شوخ کی لوٹا
نہ وہ شیشہ نہ وہ ساغر نہ وہ بادہ نہ وہ ساقی

لہو اڑ اڑ کے اسکا غازۂ رخسار قاتل ہی
کہ موج اشک غم زنجیرِ پائے شمع محفل ہی
نگہ ظالم کی ظالم ہی ادا قاتل کی قاتل ہی
تم اپنا ہاتھ رکھکر دیکھ لو کیا حالتِ دل ہی
زبان حال سے گویا دہانِ زخم بسمل ہی
یہ کسکا غم ہی جو بانگِ جرس ہر نالۂ دل ہی
سفر کیسا ہی کیسی راہ ہی کیا حالِ منزل ہی
کہ دل کہتا ہی سینے سے لگا لینے کے قابل ہی
نہ پہلو مین کلیجا ہی نہ سینے مین مرے دل ہی
دگرگون ایک اٹھ جانے سے تیرے رنگ محفل ہی

دکھایا **شوق** یہ اعجاز نیرنگ محبت نے
زبانِ یار پر بھی اب مرا افسانۂ دل ہے

کرم جو پیرِ مغان کا ہوگا تو پھر یہ پیری کہان رہیگی
جو دخترِ رز عطا کریگا طبیعت اپنی جوان رہیگی
کبھی نہ اک حال پر ہمیشہ یہ گردش آسمان رہیگی
وصال کی شب جو آئیگی بھی تو صبح تک میہمان رہیگی

بیان سوز درون کا میرے نہ تجھسے اے شمع ہو سکے گا
ہزار تجھکو زبان ملی ہے مگر یونہین بے زبان رہیگی

جو کاش جنت مین رند پہونچے عجب نہین آپ سے اوڑالین
جناب شیخ آپ کی بغل مین کہین جو حور جنان رہیگی

مٹادیا ہے اسی نے مجھکو ملادیا خاک مین اسی نے
مٹے گی تربت بھی میری اک دن اگر تہ آسمان رہیگی

بہار لوٹینگے ہم بھی اک دن عبث ہے پژمردہ غنچۂ دل
کبھی تو آئے گا موسم گُل چمن مین کب تک خزان رہیگی

ہمین ہے اک رشک گل کی فرقت انھین ہے فصلِ بہار کا غم
مزا ہے اب بلبلون سے کچھ دن چمن مین بحث فغان رہیگی

عجب نہین ہے کہ اک نہ اک دن لہو کی بوندین بھی دل سے ٹپکین
کہان تک آنسو رہینگے جاری جو چشم گریان روان رہیگی

جگر بھی حاضر ہے دل بھی حاضر ادھر بھی حسرت اودھر بھی ارمان
بتادے جلد اے نگاہ قاتل کہان رہیگی کہان رہیگی

خدا نے چاہا تو دیکھ لینا ہمیشہ ضبط فغان کرین گے
جو اپنے قابو مین دل رہے گا جو دل مین تاب توان رہیگی

نگاہِ ناز اس طرف بھی اُٹھے کہان تک ابرو مین بل رہے گا

چلائیے تیر بھی تو کوئی چڑھی کہان تک کمان رہیگی
کسیکا طولِ شبِ جدائی غضب کی بیمہریان کسیکی
یہی حکایت یہی شکایت جہان مین داستان رہیگی
گلون پر اتنا نہ پھول بلبل کہ چار دن کی یہ چاندنی ہے
جہان یہ فصلِ بہار گزری تو کچھ دنون پھر خزان رہیگی
کسی کی حسرت بھری تمنّا جو میرے دل سے نہین نکلتی
کوئی خدا کے لیے بتا دے کہ بعد میرے کہان رہیگی
پڑھو مسجّع بھی اک غزل تم دکھا دو زورِ طبیعت اپنا
یہ بزم اے شوق مغتنم ہو یہ صحبت اک داستان رہیگی
جو دل مین نوکِ سنان رہیگی تو درد کی میہمان رہیگی
عزیز مانند جان رہیگی نہال خوش شادمان رہیگی
نہ کوئی پھر اسکی راہ ہوگی نکل کے دل سے تباہ ہوگی
بہت پریشان یہ آہ ہوگی رہیگی رسوا جہان رہیگی
سنانِ ناز آرہی ہے اس دم خلش یہ ہوتی ہے مجکو پیہم
کہ ایک دل مین ہین سیکڑون غم جو آئیگی یہ کہان رہیگی
جو خانۂ دل مرا اوجاڑا یہ کھیلے مین نے اوٹھین لتاڑا
اجی مرا تم نے کیا بگاڑا تمھاری الفت کہان رہیگی

ابھی ہے نام خدا جوانی اونھین ہے زیبا یہ لن ترانی
کرینگے آخر وہ مہربانی جو یونہین طرز فغان رہیگی

جو درد اوٹھیگا اوچھل پڑینگے زبان سے نالے نکل پڑینگے
کبھی کچھ آنسو اوبل پڑینگے کہان تک الفت نہان رہیگی

ہزار رہتی ہے تنگدستی مگر نچھوٹے گی مے پرستی
بڑھائینگے جب بلکیگی سستی گھٹائینگے جب گران رہیگی

جو دیدۂ تر روان رہیگا یقین نہ کوئی مکان رہے گا
زمین نہ یہ آسمان رہے گا جو دل کو مشق فغان رہیگی

جو مار ڈالیگی مجکو وحشت بنے گی صحرا مین میری تربت
برہنہ سر میرے دل کی حسرت سر لحد نوحہ خوان رہیگی

یہ کہہ رہی ہین تری ادائین ہزار ہون عشق مین جفائین
مگر نہ شکوے زبان پر آئین جبھی حیا قدردان رہیگی

اوڑیگا بو ہو کے رنگ نسرین بہیگا خون ہو کے نافۂ چین
جو کچھ دنون اور زلف مشکین جہان مین عنبر فشان رہیگی

کچھ اور ہے قصد شیخ جی کا ضرور کچھ دال مین ہے کالا
جو آج پیر مغان سے پوچھا کھلی یہ کب تک دکان رہیگی

ہزار اشک آنکھ سے بہینگے مگر وہ بت ہو کے چپ رہینگے
انھین ہم اب اور کچھ کہینگے جو شوق منہ مین زبان رہیگی

ٹوٹ پڑتے ہین وہ ابرو کو جو خنجر کہیے
اس مقدر کو ہمارے نہ مقدر کہیے
ہاے کیا وقت ہی تھمتے نہین آنسو اپنے
مجکو دیکھا جو بُرے حال تو مُنہ پھیر لیا
عاشقون کو یونہین کہتے ہین تو اچھا اچھا
دل کو بھاتی ہی کڑی بات بھی معشوقون کی
کیجیے شکوہ بیا او تو فرماتے ہین
آپ کہتے ہین کسی اور کو چاہو صاحب
دیکھیے اُنکے جو رخسارہ رنگین کے بہار
مین نے مانا کہ ہو تدبیر کچھ اُسکی ہمدم
جام جم بھی ہی اگر پاس کسی کے تو کیا
جب مین جانون کہ ہین سچ آپکی باتین ناصح

تیر ہوتے ہین وہ مژگان کو جو نشتر کہیے
کسی معشوق کے بگڑے ہوی تیور کہیے
اور وہ کہتے ہین حالِ دلِ مضطر کہیے
رحم دل اب اُنھین کہیے کہ ستمگر کہیے
آپ غیرون مین ہمین غیر سے بدتر کہیے
چوٹ جب آئے تو کس طرح نہ پتھر کہیے
اور لوگون مین ہمین آپ ستمگر کہیے
دوسرا ہی بھی کوئی آپ سا دلبر کہیے
گلشنِ حُسن کا دونون کو گلِ تر کہیے
کہنے کی بھی جو نہو بات تو کیونکر کہیے
ہاتھ آجائے جو اپنے اُسے ساغر کہیے
چلکے اس طرح کسی شوخ کے مُنہ پر کہیے

میری دانست مین تو آدمی اچھا ہی شوق
آپ کہتے ہین بُرا اُسکو تو بہتر کہیے

درونِ سینہ خدا جانے کیا گزرتی ہی
کسی کی سانولی صورت کی یاد بھی ہو غضب
نگاہ شوخ سے دشمن کو بھی بچائے خدا

جگر کی ہوک بھی اُٹھنے مین آہ کرتی ہی
بڑے مزے سے نمک زخم دل مین بھرتی ہی
جہان یہ برق گری دل ہی مین اُترتی ہی

نکلنے والے جو ارمان تھے نکل بھی گئے
عجب جگہ دلِ ویران ہی ہم غریبون کا
ہمارے دل مین لگاؤ نہ ہاتھ چارہ گرو
کسی حسین کے گیسو سنوار کر دیکھین
اوڑا لیا مرے پہلو سے نقد دل میرا

اک آرزو ہی تمھاری کہ دل مین بھرتی ہی
طرح طرح کی مصیبت یہان گزرتی ہی
یہان کی چوٹ دوا سے کچھ اور ابھرتی ہی
کچھ اور ہوتی ہی وہ زلف جب سنورتی ہی
نگاہ ناز مگر کس طرح مکرتی ہی

جو درد دل ہی مراد مبدم ترقی پر
ذرا بھی **شوق** طبیعت نہین ٹھہرتی ہی

لگا کر دل بُرے صدمے اُٹھائے
تمھاری بزم مین کیا کوئی آئے
کوئی کیا خاک سمجھائے بجھائے
نہ چار آنسو بھی جب تم نے بہائے
کوئی دکھ درد کیا اپنا سُنائے
جلائے دیتی ہی دل آتش غم
دہانِ یار سے نسبت اُسے کیا
چمن مین غیر کو لیکر چلے ہو
گرا طفل سرشک آخر زمین پر

کلیجہ بھن گیا وہ داغ کھائے
جگہ بھی بیٹھنے کی جب نپائے
سمجھ مین بھی تو اُس ظالم کے آئے
تو کیا کرنے مری میت پر آئے
کوئی منہ پھیر کر جب مسکرائے
کہو یہ چشم گریان اب بجھائے
جو مُنہ کھولے تو غنچہ مُنہ کی کھائے
یہ کانٹا دیکھئے کیا گُل کھلائے
چلے کیون دوڑ کر جو مُنہ کی کھائے

مری بزم تصور تھی کچھ ایسی
چلے آئے وہ شب کو بے بلائے

مصیبت کا کوئی جب وقت آیا
نظر مین نکل گئے اپنے پرائے

خبر لو آب خنجر ہی سے میری
وہی شاید لگی دلکی بجھائے

بتو کچھ بھی اگر عاقل ہو انسان
معاذ اللہ تم سے دل لگائے

کسیکا پوچھنا محشر مین اے شوق
یہان کس نے بلایا تھا جو آئے

سوزِ غم سے آبلہ اپنا دلِ تفتیدہ ہی
اور سارا جسم شکلِ موی آتش دیدہ ہی

کارگر کیا مرہمِ کافور ہو اے چارہ گر
زخمِ دل شوق محبت سے نمک پاشیدہ ہی

قدرِ نیلم کیون نہو جائے خزف پارون سے کم
جسکو دیکھو محوِ دندان مسی مالیدہ ہی

کردیا ہی آتشِ فرقت نے کس کس کو کباب
چشم ہی گریان تو بریان یہ دل تفتیدہ ہی

تابِ دیدارِ جمالِ یار ہی مجھ مین نہین
وصل کا سودا عبث سر مین مرے پیچیدہ ہی

مثلِ سنبل ایک الجھن مین پڑا رہتا ہون مین
جب سے میرا دل اسیرِ کاکلِ ژولیدہ ہی

گلشنِ رخسارِ جانان مین نہین خطِ جلوہ گر
صورتِ سبزہ نگاہِ عاشقان روئیدہ ہی

موسمِ گل ہی اکڑتے ہین جو انان چمن
آہ محبوسِ قفس اک بلبلِ شوریدہ ہی

گر تجسس گوہرِ مقصود ملجائینگے شوق
دل کے ویرانے مین گنج معرفت پوشیدہ ہی

ہوا جب جلکے سرمہ بڑھگئی توقیر پتھر کی
کیا چشم بتان مین گھر نے تقدیر پتھر کی

کیا کہسار مین جب نالۂ خارا شکن مین نے
سلین اوڑ اوڑ گئین صدمے سے دو دو تیر پتھر کی

ہوے آویزۂ گوشِ بتان یاقوت کے بندے
خدا کی شان ہی چمکی عجب تقدیر پتھر کی

گرا گیا قصرِ تن جب ایکدن سنگِ حوادث سے
عمارت سنعمو کرتے ہو کیون تعمیر پتھر کی

مٹائی نقش جو اُس بُت کی لوحِ دل سے اشکون نے
تعجب ہی کہ پانی سے مٹی تحریر پتھر کی

نہ سمجھا کوہکن بربادیِ یکتائی شیرین
تراشی بیستون پر جا بجا تصویر پتھر کی

دھوئین اسکے اوڑا دے آہ سینے سے اگر کھینچون
نام کوہ ۱۲۵
جو ہو سقفِ فلک بالفرض والتقدیر پتھر کی

صدا ای تیشہ تھی ای کوہکن ڈھوتا ہی کیون پتھر
لہو مین تجھکو نہلائیگی جوے شیر پتھر کی

نہایت کاوشِ دل سے جو مین نے یہ غزل لکھی
زمینِ شعر مین ای **شوق** کی تعمیر پتھر کی

ترے دروانے مین ہی ای پری زنجیر لوہے کی
کرین کیونکر نہ دیوانے تری توقیر لوہے کی

دلِ شوریدہ کی تدبیر پہلے چارہ گر کرلے
پنہا پھر دست و پا مین ہتھکڑی زنجیر لوہے کی

بنایا غیرتِ مجنون مجھے لیلای گیسو نے
نہو کیون دست و پا مین ہتھکڑی زنجیر لوہے کی

پڑا آئینۂ فولاد مین عکسِ رُخِ خود بین
دلِ روشن سے میرے بڑھگئی توقیر لوہے کی

بہار آتے قفس سے ہم پہونچ جائینگے گلشن مین
پھڑک کر تیلیان توڑینگے بے تاخیر لوہے کی

مرا لوہا عدوِ سنگدل نے جان سے مانا
جو دیکھی دیدۂ انصاف سے تحریر لوہے کی

مرا جوہر بھی دیکھین **شوق** جو اربابِ بینش ہین
بدل دیتا ہون مین چاندی سے اب تقریر لوہے کی

جو کی زیب گلو اُس شوخ نے زنجیر چاندی کی
ہوئی کُندن سے بھی بڑھکر کہین توقیر چاندی کی

یہان تک محو ای قاتل ہوئی شوق شہادت مین
کہ ہم سمجھے ہلال عید کو شمشیر چاندی کی

تجھے ایسا حسین ای سیمتن پایا کہ ہم سمجھے
ڈھلی ہی نور کے سانچے مین یہ تصویر چاندی کی

پسندِ دل ہوئی ہی جب حسینون کو پے زیور
قیامت تک رہیگی عزت و توقیر چاندی کی

مِلا یہ نسخۂ نایاب حال کیمیا گر سے
رہا مفلس جسے ہی حرص دامنگیر چاندی کی

مجھے دل سے بتانِ سیمتن کی کیون نہو خواہش
محبت ایک عالم کو ہی دامنگیر چاندی کی

بڑھاؤ قدر و قیمت اور سونے کی غزل لکھ کر
بہت ای **شوق** بیتین کر چکے تحریر چاندی کی

نہین کچھ قدر بیشِ صاحبِ اکسیر سونے کی
ہنر کے آگے مثل خاک ہی توقیر سونے کی

سنہرا گوکھرو اُس شوخ نے کنٹھے مین ٹانکا ہی
نہین دیکھی ہو جسنے دیکھ لے شمشیر سونے کی

ہوا ہمرنگ اسکا چہرۂ عشاق زردی مین
عجب کیا اب حسینون مین بھی ہو تحقیر سونے کی

سمجھ کر شعلہ کو زر شمع پر تو چوٹ کرتا ہی
تجھے بھی پھونک دیگی حرص ای گلگیر سونے کی

سنہرے رنگ کا تیرے پڑا پرتو جو پانی پر
اوٹھی جو موج دم مین بنگئی زنجیر سونے کی

ہوئے وابستہ دونون فرق عشق و حسن ہی اتنا
مری کڑیان ہین لوہے کی تری زنجیر سونے کی

سنہرے رنگ کا اُسکے جو وصف ای **شوق** لکھتا ہون
مرے ہر صفحۂ دیوان مین ہی تحریر سونے کی

ای غیرتِ انجم ہین یہ کس شان کے موتی
ہین عرش کے تارے کہ ترے کان کے موتی

دندانِ مصفا ترے ہنسنے مین جو چمکے
ہنس اُترے ہوا پر سے اُنھین جان کے موتی

آنسو ہین رواں آنکھون سے ہین پاؤن مین چھالے
دریا کے وہ ہین یہ ہین بیابان کے موتی

ہم سمجھے کہ پہلو مین ہی یہ خوشۂ پروین
چمکے جو شبِ وصل ترے کان کے موتی

ہر شعر جو ہی گوہر مضمون سے مرصع
تُلتے ہین ثمن مین مرے دیوان کے موتی

سنتے ہین وہ جی سے مرے اشعار گہربار
تقدیر یہ چمکی کہ بنے کان کے موتی

دریای سخن مین ہین گہر اور خزف بھی
شوق آج نکالے ہین مگر چھان کے موتی

ہجر سے اب ہی یہ حالت میری
مرگ کرتی ہی عیادت میری

دل کو وہ چاہین مجھے رشک آئے
اف رے مین اور رقابت میری

دل سے پیکان جو نکلتا ہی نہین
یہ بھی ہی کیا کوئی حسرت میری

اُسکے در سے نہین اُٹھنے دیتی
خوب کام آئی نحافت میری

چیز میری تھی تمھین کیا ناصح
دل دیا اُسکو طبیعت میری

جان دیدون اُسے دل کیا شی ہی
مفلسی مین ہی یہ ہمت میری

ہون وہ غم دوست مری میت پر
خاک اوڑائیگی مصیبت میری

سر سے اک دم کبھی ٹلتی ہی نہین
کیا بلا ہی شبِ فرقت میری

جس کو صرصر نے بجھایا ہے **شوق**
ہوگی شمع سرِ تربت میری

بہار اسکی نہ کیون بھائے کہ میرا ہی وطن نیمی | بنا ہون خوش نوا بلبل کہ ہی صحن چمن نیمی
چلو اب سبزہ زارون سے بہار بوستان لوٹین | بنی ہی آجکل برسات سے رشک چمن نیمی
جوانان صنوبر قد و گل اندام کے صدقے | نہین رکھتی مقر حاجت سرو و سمن نیمی
وہ تالاب اور وہ آب روان وہ سرخ نیلوفر | لبھا لیتے ہین دل رکھتی ہی وہ دلکش پھبن نیمی
کسی کے خامہ مشکین رقم کی عطر بیزی سے | اگر سچ پوچھیے ہی غیرت ملک ختن نیمی
نہان تھی گرد گمنامی مین لیکن ابر رحمت سے | چمک اٹھی یکایک صورت در عدن نیمی
ہوا جو ہر عیان جسدم کھنچا دل ایک عالم کا | ہوئی مشہور بنگالے سے لیکر تا دکن نیمی
دل ہندوستان بیشک عظیم آباد پٹنہ ہی | مقرر ہی سویدا اسکا اے اہل سخن نیمی
جدائی ایکدم کی جیتے جی کیونکر گوارا ہو | کہ مین روح روان ہون اور ہی میرا بدن نیمی
کمال خاکساری مین یہانتک رتبہ پایا ہی | نظیر اپنا نہین رکھتی ہی چرخ کہن نیمی
مزار حضرت بخشش یہان ہی باعث رحمت | نہو کیون مورد الطاف خلاق زمن نیمی
یہی ای شوق میری التجا ہی حضرت حق مین | رہے آباد محشر تک مرا پیارا وطن نیمی

ہون دل سے نثار یار جانی | اتنی ہی فقط مری کہانی
ملیے غیرون سے چھپ کے ملیے | ہے ساتھ ہمارے بدگمانی
عاشق سے حجاب اے مری جان | چھوڑو بھی کہین یہ لن ترانی
جب سن چکے مجھسے وہ مرا حال | بولے کس کی تھی یہ کہانی
جو جو بڑھتی گئی محبت | بڑھتی گئی اور بدگمانی

غیرون کی طرح ہمین بھی سمجھے — کی آپ نے خوب قدردانی
کیون کرتی ہے روح بیوفائی — کیا ہے یہ مزاج یار جانی
کس طرح مٹائین داغ اُلفت — ہے یہ غم یار کی نشانی
احباب ہین شوق سنکے بیتاب — کر ختم یہ دل کی نوحہ خوانی

اُسنے اُدھر جو ناز سے ترچھی نگاہ کی — بے اختیار مین نے ادھر دل سے آہ کی
آنسو اوبل کے آنکھون مین پھر خشک ہوگئے — اس مدجزر نے مری کشتی تباہ کی
گھبرا گئے وہ داور محشر کے سامنے — فریاد سنکے میرے دل دادخواہ کی
اُف اُف زبان پہ ہو وہ گھبرائے جاتے ہین — تکلیف اونھین ہوئی یہ غضب مین نے آہ کی
افتادگان خاک کو ٹھکراتے ہو عبث — شوخی بھی اک ادا ہے مگر راہ راہ کی
مین مانتا ہون آپکے دزد نگاہ کو — مجھکو تو کچھ خبر نہوئی دلمین راہ کی
آباد دل کو میرے اوجاڑا رقیب نے — کی قدر خوب اسنے ترے جلوہ گاہ کی
شوق اور ہی خیال مین رہتا ہون رات دن — پاتا ہون پیاری شکل جو مین مہر و ماہ کی

فکر ابھی سے ہے جو گھر جانے کی — کیا ضرورت تھی ابھی آنے کی
دل شکستہ ہے یون پہلو مین — جیسے مسجد کسی ویرانے کی
خاک سر پر ہے پھٹے ہین کپڑے — ہے یہ حالت ترے دیوانے کی
چشم مخمور کا تھا یہ ایما — راہ لی مین نے جو میخانے کی
دل مرا ہجر مین گھبراتا ہے — کوئی صورت نہین بہلانے کی
زلف پر پیچ جو تم کھولے ہو — فکر ہے کیا میرے اُلجھانے کی

کچھ مزا اور ہی دیتی ہین شوق
باتین بہکی ہوئی مستانے کی

[illegible]

قصیدهٔ موسوم به نعت عظمیٰ در نعت خاتم الانبیا سید احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وعلیٰ آلہٖ واصحابہٖ وسلم

در صنعت مسجع

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

گذشتم بوستانے را شبے در عالم رویا — چہ بستانے مشام آرا طرب انگیز روح افزا

بہارش دلکش عالم نضارتش خوش و خرم — گلشن دوشیزہ چون مریم نسیمش چون دم عیسیٰ

چو زلف یار من سنبل کشادہ طرۂ کاکل — بطرف سبز شاخ گل دمیدہ لالۂ حمرا

نہالانِ چمن ہر سو ستادہ چون قد دلجو — بذوق نغمۂ یا ہو کشیدہ قمریان آوا

ہمہ سبزہ در آن گلشن زمردگون بساط افگن — ستادہ سرو رنگین تن کنارِ رود خضر آسا

قصورش با فلک ہمسر ہمہ خشتش ز سیم و زر — ملاطش نافہ اذفر حصا تش لولوے لالا

میانش برکہ رنگین بہارش قابلِ تحسین — زلالش ہمچو جان شیرین ز شیر ابیض ز شہد احلیٰ

درختے چند در حاقش زبرجد فام اوراقش — ہمانا از طلا ساقش میانش شجرۂ طوبیٰ

ثمارش بود خوش الوان چہ از خرما چہ از رمان — ز نعمتہاے بے پایان کمالِ خالقش پیدا

اللہ تعالیٰ جل شانہ در سورہ رحمٰن میفرمایند۔ فِيهِمَا فَاكِهَةٌ وَنَخْلٌ وَرُمَّانٌ ○

همه انجم به آتش یکسو که دیدم اندران مینو ... پیا پایک خیمهٔ لولو درونش وسعت بیدا

نظر کردم چو آن بستان همه سازش همه سامان ... برنگِ قالب بیجان شدم بیحس ز حیرتها

گهی این حرفها برلب چه گلزار است این یارب ... گهی برجام چون کوکب بدل گفتم که ما هذا

ز جوشِ شوق پنهانی ز فیضِ لطف یزدانی ... زدم بر عالم فانی هما ناپاے استغنا

که ناگه چون مهِ انور ز بابِ خیمهٔ گوهر ... برآمد یک پری پیکر بسر معجر ببر دیبا

دو زلفش تیره و شبگون چو بختِ عاشق محزون ... پریشان چون دل مجنون دلآرا چون رخ لیلا

دهانش مایهٔ شکر سخنهایش نمک پرور ... دهانش طبلهٔ عنبر ز طیبش هر نفس بویا

جبینش لوحهٔ سیمین بگوشش عقدهٔ پروین ... لبش سرچشمهٔ شیرین عذارش غیرت عذرا

بهار رخال او تازه برون از حد اندازه ... رخ خورشید را غازه سواد دیدهٔ ظلما

تنش نازک چو ابریشم به نرمی چون خز و قاقم ... بآب و تاب چون انجم کفش رشکِ ید بیضا

ادایش آفتِ جانها پے یک من چه سامانها ... نگاهش قهر و پیکانها خرامش صد قیامت زا

بناز و غمزهٔ دلکش به پیشم آمد آن مهوش ... چو دیدم جلوهٔ حسنش شدم از جان و دل شیدا

ز دستم شد شکیبائی ز دل صبر و توانائی ... شدم او را تمنائی چو سعد از قربت اسما

گرفتم دست رنگینش که بوسم لعل شیرینش ... شوم باذوق گلچینش ز گلزارش برم گلها

چو حرصم دید آن گلرو گره افگند بر ابرو ... فشانده دست و شد یکسو زبان بکشاد و شد گویا

که اے مستِ مےِ غفلت خراب بادهٔ حیرت ... برار مانم دو صد حسرت بر احوال تو وا ویلا

در اقلیم سخندانی توئی امروز سلطانی ... بخوشگوئی چو قاآنی همی داری یدطولی

مطلع

بسا شعر و سخن گفتی گهرهای بیان سفتی — دماغ خویش آشفتی شدی در دشتها دروا

مگر در مدحت احمدؐ که بادش رحمت ایزد — رسول احمر و اسود بهار گلشن لولا

باین رنگین بیانیها به بزم شعر خوانیها — نکردی دُرفشانیها وریغا حسرتا دردا

نی واقف ازین گلشن نداری آگهی از من — شنو اکنون کنم روشن که این خلدست و من حورا

همانا سورهٔ رحمن که باشد زینت قرآن — بود کافی بمدح مان تولّی خود عاقل و دانا

پئے مداح آنحضرتؐ بهار آیهٔ رحمت — باین حسن و بدین شوکت مرا فرمود حق پیدا

سرت گردم که چون دیدم ترا از جان پسندیدم — کشیده جوش اُمیدم مرا آورد تا اینجا

ولے چون دیده‌مست اکنون شدم مایوس بس محزون — که خود یک مصرع موزون بمدحش نیست شوقا

بگفتم اے بُت پرفن چرا رنجیدهٔ از من — که باشد سینه‌ام مخزن در آن صدها دُر یکتا

بیا نزد من خسته شنو اشعار برجسته — تر و تازه چو گلدسته بهار جنة الخضرا

تعالی الله آن یکتا که باشد چون در بیضا — شد از انوار حق پیدا فروغش دافع ظلما

زلال چشمهٔ رحمت بهار موجهٔ رافت — محیط اعظم شوکت سپهر حلم را بیضا

نهال باغ محبوبی گل گلزار مطلوبی — نسیم گلشن خوبی شمیم روضهٔ نعما

فروغ دیدهٔ عالم چراغ دودهٔ آدم — ردیف عیسی مریم امام یوسف موسیٰ

ستودش خالق بیچون به توریت و بانگلیون — بقرآن وصف او مشحون چه در یسین چه در طٰهٰ

ز انگشتانش فواره روان شد بهر جزاره — قمر را ساخت دو پاره چو از سبابه کرد ایما

نبود افسر نه دیباجش ولے بر آسمان تاجش — عروجش دان ز معراجش فسبحان الذی اسریٰ

دلِ صافش چو آئینه برون کردند از سینه | بطشت نور و زرینه بشستند آن درخشا

زهر آلایشِ عالم چو پاکش ساختند آندم | پس آبِ چشمهٔ زمزم روان کردند در احشا

براقے زیر ران کرده عنانش در کف آورده | ازین افلاک نه پرده گذر فرمود و شد بالا

بعرش اللہ شد وصل شد و از رب حق حاصل | نمانده پرده حائل فَاَوْحیٰ الرَّبّ مَا اَوْحیٰ

چو آمد قصهٔ وصلت دگرگون میشود حالت | دلم را جذبهٔ وحشت کشد دامن سوے صحرا

خوشا روزے که اشک افشان بشوقت یا شهٔ ذیشان | شوم بیرون ز هندستان چو مست نشهٔ صهبا

نهم پا در جوار تو برخ مالم غبارِ تو | رسم چون بر مزار تو شوم محو تو یا مولےٰ

کنون زین چشم پر آبم روان شد جوی خونابم | ز درد هجر بیتابم بحالم یک نظر فرما

نخواهم از تو شاهی را چه دانم کجکلاهی را | عتاب کم نگاهی را ز حشمت دور کن شاها

نقاب خویش بکشائی بخواهم جلوه فرمائی | جمال پاک بنمائی که یابم نعمت عظمےٰ

چو مرگ آید ببالینم ترا پیش نظر بینم | گلے از باغ تو چینم بر آید جان ز تن بویا

چو در هنگامهٔ محشر مشفع سازدت داور | کشیِ دست من مضطر بری در جنّة الماویٰ

شها این شوق پنهانم نخواهد کاست میدانم | کنون بهرِ دعا خوانم ملک گویند آمینها

که تا باشد مه روشن ز اوج چرخ نور افگن | کنشت ابتر حرم مامن زمین ساکن فلک پویا

بگردون سر زند هاله ببارد از هوا ژاله | بکوهستان دمد لاله بر آید لعل از خارا

گیاه تا در چمن روید بگلشن تا سمن بوید | عنادل تا سخن گوید بماند تا اصم گلها

سلام شوق ناکامت خمار آلوده جامت | دمادم باد بر نامت ز حق هم رحمت بادا

قصیدہ دیگر نعتیہ

اللہ رے یہ جلوۂ حسن و جمال عید — چمکا برنگ ابروے خوبان ہلال عید

آنکھین جو شام سلخ کو تھین سوی آسمان — کرتے تھے روزہ دار خدا سے سوال عید

وہ جا بجا گھٹا وہ ہلال اور وہ نجوم — دیتے تھے لطف گیسو و ابرو و خال عید

آئی جو باغ دہر مین ناز و ادا کے ساتھ — ایام رنج و غم کے ہوے پایمال عید

گھونگھٹ اُلٹ کے جذبۂ دل نے دکھادیا — مانند نو عروس رُخ بے مثال عید

ہم پہلوے مہ رمضان شریف ہے — اب اِس سے بڑھکے چاہتے کیا ہو کمال عید

امسال تو قران سعدین بھی ہوا — یعنی کہ روز جمعہ نے پایا وصال عید

توپین کہین چلین تو کہین نوبتین بجین — اللہ رے یہ شوکت و جاہ و جلال عید

بولے فقیر جب قدح شیر بھر گیا — ہے چودھوین کا چاند یہ جام سفال عید

دل سے سنو کلام خطیب آج مومنو — اس سے نہ بڑھکے ہوگی کوئی قیل و قال عید

آتا ہے اس مین ذکر جناب رسول ص کا — حُسنِ بیان سے جنکے کھلا صاف حال عید

زلف سیاہ جن کی تھی شامِ شبِ برات — جنکی بہار صفحۂ رُخ تھی مثال عید

کرتے قیام خطبے مین جب وہ امام دین — آتی نظر بہار قد نو نہال عید

نازان نکیون ہو یہ فرس چرخ تیز گام — عکس رکاب پاک ہین دونون ہلال عید

یون ہے تصوّر رُخ روشن بندھا ہوا — جس طرح آخر رمضان مین خیال عید

للہ اب تو خواب مین صورت دکھایئے — دم توڑتا ہون ہجر مین اے نو نہال عید

در گاہِ رب مین شوق اُٹھاؤ دعا کے ہاتھ
دستِ خمیدہ کو تو بنا دو ہلالِ عید

جبتک ہے اے خدا سحر و شام مین فراق
جبتک مہِ صیام سے ہو اتصالِ عید

جبتک ہین مہر و ماہ کے مطلع الگ الگ
جبتک کسی برس سے ہو انفصالِ عید

ہر ملک مین ہو خطبہ اسلام کا رواج
نامِ نبی ہو غازۂ روی مقالِ عید

رحمت سے تیری روضۂ اقدس ہو باغِ خلد
مدّاح خواب لوٹین بہارِ جمالِ عید

قصیدہ در مدح حضرت پیر و مرشد جناب مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی قدس سرہ

برنگِ بو مری قسمت مین لکھی تھی جو عریانی
جنون نے مجکو بخشی مثلِ گل صد چاک دامانی

پھرا کرتا ہون مین وحشت زدہ ذراتِ صحرا مین
فلک کی طرح گردش ہے نہین ممکن تن آسانی

کبھی سر پر بگولے ہین کبھی شاخین ببولونکی
یہ زرین سائبان ہین اور وہ چترِ سلیمانی

شکستِ رنگِ عارض نے جو رنگ اپنا جمایا ہے
برستی ہے مرے دیوارِ تن سے آج ویرانی
فی الحال ۱۲

اگر مین جوشِ وحشت مین نکلجاتا ہون راتون کو
چراغِ راہ بنجاتا ہے ہر غولِ بیابانی

مری بے برگیان جب رنگ رو پر اپنا دکھاتی ہین
چمن کے زرد پتّے کرتے ہین مجھپر زرافشانی

مرے ارمان سب یون بند ہین غمخانۂ دل مین
مقیّد گوشۂ تاریک مین ہون جیسے زندانی

کھلے ہین داغ سینے مین بھرے ہین اشک دامن مین
مرے دم سے پھلی پھولی ہے کشتِ غم کی دہقانی

مری دلبستگی کھولین گی اک دن باغ کی کلیان
کھلیگی زلفِ سنبل مو بمو میری پریشانی

اگر یونہین برابر زخم دل اسکے رہے پیاسے
بلیگی آگ کے مول اک اک دن آب پیکانی

(گران قیمت)

خیال غیر کا کیا ہو گزر اس خانۂ دل مین
کیا کرتی ہی معشوق ازل کی یاد دربانی

جبین سائی جو کی ہی آستان مقصد دل پر
چمکتا ہی قمر کی طرح میرا داغ پیشانی

ذباب حرص اگر بیٹھے مرے خوان توکل پر
کرے بال ہماے رحمت یزدان مگس رانی

(مگس)

کھینچا ہی وادی ایمن کا نقشہ میری آنکھ مین
نظر آتے ہین کیا کیا جلوۂ انوار یزدانی

کسی کا آفتاب داغ الفت کیا عیان ہوگا
کہ شکل خیط ابیض ہی خط چاک گریبانی

نہین ہی قدر میرے سامنے کچھ ساغر جم کی
مرے پہلو مین ہی خود شیشۂ دل جام عرفانی

حسینان فسونگر کی ادائین کیا لبھائینگی
کہ ہی پیش نظر حسن عروس نظم قرآنی

خطوط بوریا کو جسم پر اُتُّو سمجھتا ہون
کلیم فقر کو مین جانتا ہون خز سلطانی

بنایا ہی خدا نے دل مرا گنجینۂ حکمت
مری نظرون مین ہی مشکل بدیہی علم یونانی

مرا دست کرم رکتا نہین ایثار سے دم بھر
لٹاتا ہون ہمیشہ گوہر اسرار فرقانی

حدیث مصطفے سے ہی دہن پیمانۂ کوثر
زبان تر مری ہی موج بحر فقہ نعمانی

مرے نور یقین سے ہی شبستان جہان روشن
برنگ شمع کافوری سراپا دل ہی نورانی

مین یکتاے زمانہ ہون فصاحت مین بلاغت مین
مرے آگے نہین چل سکتی کچھ سحبان کی سحبانی

کیا کرتا ہی صید اکثر غزالان معانی کو
مرا کلک روان ہی یا کوئی شیر نیستانی

مرے دیوان کا ہے نقطہ نقطہ لولوے لالا
مرے خامے مین ہی شکل ابر نیسان ہی درافشانی

مرے اشعار گوہر بار پر ہے فخر عالم کو
مری طبع رسا پر ناز کرتی ہی سخندانی

پھڑک اُٹھتا ہی جو سنتا ہی میری نظم دلکش کو — وہ سامع لکھنوی یا دہلوی ہو یا ہو ملتانی

مین عاشق بھی ہون ناصح بھی ہون شاعر بھی ہون وحشی بھی — مری باتین ہین ہر مجذوب کی صورت ہی دیوانی

نہ سمجھے میرے ہمدم بھی یہ سودا مجکو کسکا ہی — کسی نے آجتک میری حقیقت کچھ نہ پہچانی

اُبل پڑتا ہون مثلِ چشم گریان جوش الفت مین — جناب **فضل رحمن** کا ہی مجکو عشق پنہانی

خدا نے حسنِ صورت حسن سیرت جن کو بخشا ہی — نگاہ معرفت بین مین نہین جسکا کوئی ثانی

شہِ مُلکِ حقیقت بادشاہِ کشور معنی — امام علم و دین پیر طریقت شیخ ربانی

مہِ برج شریعت آفتاب چرخ یکتائی — چراغ نقشبند و شمع بزم شیخ جیلانی

سخن سنجی جو فیاضِ ازل نے مجکو بخشی ہی — مناسب ہی جماؤن آج مین یہ رنگ گل افشانی

یہ میدان سخن ہی گو جوابِ عرصۂ محشر — سمند فکر کی اپنے دکھادون پھر بھی جولانی

ادب سے آئین رحمت کے فرشتے میری محفل مین — کہ مین کرتا ہون اپنے پیر و مرشد کی ثنا خوانی

امنگون پر طبیعت ہی سناتا ہون مین وہ مطلع — کہ سنتے ہی پھڑک اُٹھے لحد مین روح خاقانی

مطلع ثانی

جناب **فضل رحمن** پر ہوا جب فضل رحمانی — دل اقدس بنا آئینہ اسرار ربانی

خدا نے آپ کو آئینۂ قدرت بنایا ہی — نظر آتی ہی جس مین شان حسن صنع یزدانی

توجہ آپ کی جس پر ہوئی وہ ہوگیا کامل — اگر تھا ذرّہ آسا بنگیا خورشید عرفانی

مسخر کر لیا دم مین پریزادان معنی کو — سویدا اے دل پر نور ہے مہر سلیمانی

اگر دیکھے عرقہاے جبین پاک کے قطرے — ندامت سے ہو پانی پانی آب درّ عمانی

جو بیٹھے آپ کے حلقے مین اطمینان دل پائے — حضور فضل رحمان کیا چلے افسون شیطانی
اگرچہ ہین سلاطین جہان ہین مشرف و حکام — کہ ہو خاقان و قیصر بس کرین حضرت کی دربانی
سریر آراے اقلیم ولایت وہ ہوئے جب سے — [illegible] ہی بوریا کو پایۂ اورنگ سلطانی
فضاے کوچہ رشک ارم کے آگے محشر ہی — خدا جانے مجھے بھاے نہ بھلکر باغ رضوانی
گہر بھی پانی پانی ہین وہان کے سنگریزون سے — خزف پارون سے ہین خونین جگر لعل بدخشانی
پئے مہمان نوازی خوان نعمت وہ بچھایا ہی — کہ جسپر گیسوؤن سے حورین کرتی ہین مگس رانی
جو لذت آپ کی نان جوین سے دلکو ملتی ہی — نہین ممکن کہ بخشے بادشہ کا خوان الوانی
تصور کرتے ہی دم بھر مین روشن خانۂ دل ہو — تعالی اللہ کیا ہی چہرۂ اقدس ہی نورانی
دہن قفل در معنی ہی دل گنجینۂ عرفان — زبان پاک مفتاح نکات نظم قرآنی
کرم مین بحر موّاج آپ کی طبع مصفا ہی — سراپا موج دریاے عطا ہی چین پیشانی
ہوئے سیراب لاکھون اک نگاہ لطف پر وہ سے — پلائے سیکڑون پیاسونکو اپنے جام عرفانی
مگر مین خوبی قسمت سے ابتک رہگیا پیاسا — نہ بخشا مجکو خضر معرفت نے آب حیوانی
یہانتک سوزش دل سے لگی ہی آگ سینے مین — کہ مثل آب گوہر ہو گیا خشک آنکھ کا پانی
تری دریادلی کا ہی بہت کچھ شور عالم مین — ادھر بھی کچھ کرم ہوا ے سحاب فضل رحمانی
توجّہ سے تری بن جاؤن گا مین لجّۂ دریا — دکھائیگا مراد امن بہار موج طوفانی
سمند فکر کو سرپٹ کہانتک شوق ہانکوگے — قیامت تک نہو گا طی یہ میدان سخن رانی
اُٹھاؤ ہاتھ اب بہر دعا حسن عقیدت سے — کہ ہو گلگونۂ رخسارۂ مدح و ثنا خوانی

الٰہی بارگاہِ لم یزل مین تیری آیا ہون ۔ کہ ہے درگاہ تیری مرجع ہر قاصی و دانی

بحق احمد مرسل شفیع عرصۂ محشر ۔ امام انبیا فخر رسل خیر ملِ عدنانی

بحق حضرت بوبکر صدیق امام حق ۔ بحق حضرت سلمان گل باغ مسلمانی

بحق قاسم علم حقیقت حضرت قاسم ۔ حفید حضرت صدیق و درّ بحر سلمانی

بحق جعفر و ہم بایزید قطب بسطامی ۔ بحق بو الحسن پیر طریقت شیخ عرفانی

بحق بوعلی فارمد پیر جہان آرا ۔ بحق حضرت یوسف ابو یعقوب ہمدانی

بحق غجدوانی خواجہ عبد الخالق کامل ۔ بحق حضرت عارف دُر دریاے عرفانی

بحق حضرت محمود ذے الخیر آسمان رفعت ۔ بحق حضرت خواجہ عزیزان کان ایقانی

بحق حضرت بابا بہار گلشن عرفان ۔ بحق شاہ امیر خسرو ملک ہمدانی

بحق نقشبند علم و دین خواجہ بہاؤ الدین ۔ بحق حضرت خواجہ علاؤ الدین حقانی

بحق حضرت یعقوب چرخی مہر چرخ دین ۔ بحق حضرت خواجہ عبید اللہ یزدانی

بحق حضرت خواجہ محمد زاہد کامل ۔ بحق حضرت درویش شاہِ ملک ایمانی

بحق خواجگی و خواجہ عبد الباقی عارف ۔ بحق شیخ احمد زبدۃ الاقطاب ربانی

بحق خواجہ معصوم و بحق شیخ ابو القاسم ۔ محمد نقشبند نخلبند باغ ایشانی

بحق حجۃ اللّٰہی زبیر خواجہ عالم ۔ بحق حضرت خواجہ ضیاء اللہ یزدانی

بحق حضرت آفاق شاہ کشور معنی ۔ بحق مرشد حق فضل رحمن شیخ لاثانی

یہی ہے التجا میری تری درگاہ عالی مین ۔ طلسم آسا رہے جبتک بقاے عالم فانی

رہین جبتک فلک پر قطب و نون ساکن و ثابت
رہے جبتک فسان کی طرح دور چرخ گردانی

مہ و انجم فلک پر شمع سان جبتک رہین روشن
رہے خورشید عالمتاب مین جبتک درخشانی

گلون کا گلشن ایجاد مین جبتک رہے جوبن
رہین جبتک ترنم ریز مرغان گلستانی

گل افشانی رہے جبتک مرے اشعار رنگین کی
رہے آویزہ گوش جہان جبتک ثناخوانی

جناب پیر و مرشد کا مرے سر پر رہے سایہ
رہے جاری ہمیشہ بحرِ فیض فضل رحمانی

قصیدہ در مدح خلد آشیان والی رامپور مرحوم و مغفور

وحشت زدہ ہون بوے گل تر سے زیادہ
مشکل ہے ٹھہرنا کہین دم بھر سے زیادہ

تقدیر اڑائے لیے پھرتی ہے شب و روز
ہر تار نفس ہے مجھے شہپر سے زیادہ

دن رات مجھے راہ طلب مین مری امید
سرگرم سفر رکھتی ہے صرصر سے زیادہ

ٹکراتا ہون سر چار حد دہر مین دن رات
دنیا ہے مجھے خانہ بے در سے زیادہ

غم سے ہے مرے نشہ شادی کو ترقی
خونابہ دل ہے مے احمر سے زیادہ

نقش قدم مور ہون ہر دم پے پامال
ذرہ ہے مجھے چرخ ستمگر سے زیادہ

کیونکر نہ رہون سب سے الگ داغ جہان مین
بے برگ و ثمر ہون مین صنوبر سے زیادہ

ہون اشک چکیدہ نہین جز خاک مجھے چین
ہے فرش زمین بالش و بستر سے زیادہ

جز چادر خاکی نہین رکھتا تہ و بالا
ہون سوختہ تقدیر مین اخگر سے زیادہ

امید سے نادم دل ناکام تمنا | امید پشیمان دل مضطر سے زیادہ
پابندی زنجیر تعلق ہی مجھے ننگ | آزاد ہون مین مرد قلندر سے زیادہ
دوری وطن باعث رحمت ہی جہان مین | میدان قیامت ہی مجھے گھر سے زیادہ
ہرچند کہ ہی تا بگلو چشمۂ حیوان | لیکن ہون جگر تشنہ سکندر سے زیادہ
صد شکر کہ با اینہمہ ہر دم تہ گردون | حاصل ہی تفاخر مجھے قیصر سے زیادہ
ایسے کا ثنا خوان ہون کہ اوصاف ہین جسکے | وسعتگہ تخییل سخنور سے زیادہ
جمشید حشم ظل خدا کلب علیخان | دارای جہان بخش سکندر سے زیادہ
دے آبرو ادنی کو جو وہ بحر سخاوت | شبنم کا ہر اک قطرہ ہو اخگر سے زیادہ
پھیرے سر منقاد اگر حکم سے اسکے | دشمن کو گریبان ہو خنجر سے زیادہ
ہو معرکہ آرا تو صف فوج عدو کو | تنہا تہ خنجر کرے لشکر سے زیادہ
پیغام اجل ہی پے دشمن غضب اسکا | ہی چین جبین تیغ دو پیکر سے زیادہ
بڑھکر دم شمشیر زنی ترک فلک سے | آفاق ستان خسرو خاور سے زیادہ
مشہور جہان جود مین بخشش مین کرم مین | قوت مین شجاعت مین غضنفر سے زیادہ
دیکھے نگہ کم سے اگر جانب الماس | بیقدر زمانے مین ہو پتھر سے زیادہ
شیرین سخن ایسا کہ دم سحر بیانی | باتون مین مزہ قند مکرر سے زیادہ
ہر شمسۂ ایوان فلک اوج ہی روشن | دن رات مہ و مہر منور سے زیادہ
گھر کرتی ہی آنکھون مین مکانونکی سپیدی | دیوار ہی محبوب سمنبر سے زیادہ

کیا اسپ سبک گام کی لکھون مین ستایش — بیچین دلِ عاشق مضطر سے زیادہ
جانے مین خیالِ حکما آنے مین ادراک — ہر حال مین ہی اشہبِ صرصر سے زیادہ
پڑ جائے اگر عکس ہلالِ سمِ توسن — تا بندہ ہر اک ذرہ ہو اختر سے زیادہ
اعزاز و حشم اُسکی سخاوت کی بدولت — حاصل ہی فقیرون کو تونگر سے زیادہ
دریا دلی اُسکی جو یہی ہی تو عجب کیا — ہو جائے بلند آب گہر سر سے زیادہ
اس دور مین رکھتا ہی ہر اک شخص بغل مین — اسبابِ طرب شیشۂ و ساغر سے زیادہ
مینائے مے عیش ہی شادی سے دل خلق — ہر لب متبسم ہی گلِ تر سے زیادہ
کس درجہ ہی شوق رقم مدح شہنشاہ — لکھ جاتا ہی خامہ حدِ مسطر سے زیادہ
لکھون مین اگر ایک صفت لاکھ کے بدلے — ہو جزو قصیدہ مرا دفتر سے زیادہ
اے شوق شب و روز ہے حضرت ممدوح — کر عرض یہی خالق اکبر سے زیادہ
یارب مرے سلطان کو صحت رہے حاصل — ہو عمر عطا خضر پیمبر سے زیادہ
ہو دیدۂ بد بین کے لیے جنبش مژگان — ہنگام نظر کاوشِ نشتر سے زیادہ

اقبال و حشم دیکھکے حاسد تہ افلاک
جلتے رہین دن رات سمندر سے زیادہ

قصیدہ در مدح نواب منگرول دام اقبالہ

مجکو خلاقِ معانی نے دیا ہی وہ کمال — نکلے جو بات مرے مُنہ سے وہ ہو سحرِ حلال

عرش پرواز ہے شہبار تفکر میرا | لامکان دم مین پہونچتا ہے مرا مرغ خیال
موشگافی جو دکھاتا ہے مرا شانۂ فکر | کھینچتا ہے کمر یار کے بھی بال کی کھال
زلف جانان کے جو مضمون سے الجھ جاتا ہون | ختم ہوتا ہی نہین سلسلۂ حسن مقال
گفتگو کچھ دہن تنگ مین آجائے اگر | نکتہ بینون کی زبان صورت تصویر ہو لال
سنتے ہی میری غزل رند پھڑک اٹھتے ہین | صوفیون کو مرے اشعار سے آجاتا ہے حال
کچھ عجب رنگ کا ہوتا ہے مرا حسن کلام | غیر پیدا کرے یہ طرز سخن ہے یہ محال
میری تحقیق کا ہر فن مین نہ ہے وہ پایہ بلند | طائر وہم ہے اڑنے سے جہان بے پر و بال
جب مرا سینہ ہے گنجینۂ علم حکمت | گفتگو مجھسے کرے آکے یہ ہے کسکی مجال
نطق سے میرے عیان ہوتے ہین راز منطق | میرے آگے نظری بھی ہے بدیہی کی مثال
نظم مین نثر مین یکتائے زمانہ ہون مین | علم مین فضل مین ہون آپ ہی مین اپنی مثال
دخل بیجا سے نکالے کوئی گو دل کا غبار | میرے آئینۂ دل پر نہ پڑے گرد ملال
اپنے جوہر کو عیان کیون نکرون مین اس دم | قدردان ہے مرا نواب خجستہ اقبال
والی خطۂ **منگرول** معلی القاب | حضرت **شیخ حسین** انجمن آرائے کمال
بدر اوج شرف و نجم سمائے رفعت | مرکز دائرۂ عزت و شان اجلال
قطب گردون رضا منطقۂ چرخ صفا | آفتاب فلک قدر و مہ برج کمال
آب و تاب گہر دین در بحر اسلام | موج دریائے وقار و حشم و جاہ و جلال
جسکے انصاف سے ہے شان کریمی ظاہر | جسکے خدام کمر بستہ ہین ہم پنجۂ زال

کوئی ہی رشک نریمان تو کوئی غیرت شام — ہی کوئی مثل تہمتن تو کوئی گیو مثال
صف دشمن نہو کیون درہم و برہم دم رزم — شیر کے آگے ٹھہر سکتے ہین روباہ و شغال
کھینچے تلوار اگر میان سے وہ روز مصاف — ایک ہی وار مین ہو صاف صف جنگ و جدال
تیغ ابرو کو جو چمکائے تو چھائے یہ رعب — گر پڑے دست فلک سے مہ سیمین کی ڈھال
کھینچون کیا اسپ سبک گام کی اُسکے تصویر — گرد کو اُسکے پہونچتا نہین رہوار خیال
اختر بخت سے ہے یا غرّۂ پیشانی ہے — کاکل حور ہی یا سنبلہ یا اُس کی ایال
خوش خرامی کا وہ عالم ہے کہ جس کے آگے — چوکڑی بھولتی ہے شوخی رفتار غزال
باتین کرتا ہے ہوا سے جو ہوا ہوتا ہے — فرس چرخ بھی ہی تنگ غضب کی ہی چال
دیکھکر قصر فلک رتبہ کی شان رفعت — اپنے ہی آگ مین جلتے ہین عدو مثل جبال
آتش رشک سے جلتا ہے جو اُسکا دشمن — سینہ ہے صورت مجمر جگر و دل ہین زگال
بارگاہ اُسکی نہو کیون کملا سے معمور — قدردانی مین ہی اُسکی کشش اہل کمال
اُسکے کوچے مین فقیرون کی رہا کرتی ہی بھیڑ — مثل حاتم ہی وہ فیاض لٹاتا ہی مال
محفل شعر و سخن مین ہو اگر رونق بخش — دست ہمت سے زلالی کو بھی دے جام زلال
سایۂ قامت موزون سے جو دی ہی تشبیہ — سرو پھولے ہی سماتے نہین کیا کیا ہین نہال
طائر سدرہ نہ پھنس جائے کہین پھندے مین — خال رخ دانے ہین گیسوے مسلسل ہین جال
پرتو رخ سے چمکتا ہے یہ روز روشن — عکس گیسوے معنبر ہے شب لطف وصال
اُسکے ابرو کے جو ہین داغ محبت دل مین — بدر کاہیدگی عشق سے بنتا ہے ہلال

مردمِ چشم حسینان ہین نہاسے اُسکے
دیکھلے وہ نظر خشم وغضب سے جو کہین
ہین خطوطِ کفِ فیاض کرم کی نہرین
واہ رے جوش سخا بھر دیے دامن زر سے
ہند مین جوش سخاوت کی ہو اُسکے اک دھوم
شوق اب بہر دعا ہاتھ اوٹھاؤ دل سے
یا الٰہی رہے جبتک چمن دین شاداب
پھولتے پھلتے رہین نخل تمنّا اُسکے
غنچۂ خاطر عالی رہے خندان ہر دم
جبتک انجم مین رہے نور فلک مین گردش
ماہ دولت کو رہے اُسکے عروج کامل

ہو سویدا اے دلِ جو مقرر ہر خال
تیر مژگان سے بنے سینۂ دشمن غربال
منبع فیض ہو دل طبع رسا بحر نوال
ابھی لب تک بھی نہین لائے گدا حرف سوال
کاٹھیاوار سے مشہور ہو وہ تا بنگال
پیش درگاہ خداوند علیم الاحوال
جبتک اسلام کا یارب رہے سر سبز نہال
بڑھتی جائے شجر عمر کی اُس کے ہر ڈال
رہے سبزے کی روش دشمن سرکش پامال
رہے خورشید مین جبتک یہ ترقی و زوال
رات دن اُسکا چمکتا رہے مہرِ اقبال

قصیدہ در مدح نواب ڈھاکہ دام اقبالہ

گیا جو آج مین سیر چمن کو وقت سحر
اُٹھا کے آنکھ جو مین نے ادھر اُدھر دیکھا
عروس باغ نے پہنے تھے پھولون کے گہنے
گلے مین موتیون کے ہار موتیا کے پھول

نسیم صبح گلے ملنے آئی خوش ہو کر
ہرا بھرا نظر آیا مجھے چمن یکسر
گُل و سمن تھے طلائی و نقرئی زیور
بنے تھے کان کے بندے بھی لالۂ احمر

روش کے سبزہ نوخیز پر جو شبنم تھی
گہر فشان نظر آئی زمردین چادر

برنگ زلف مسلسل تھے سنبل پیچان
مسی کا رنگ جما تھا زبان سوسن پر

نہال سب تھے نہال اور گل تھے سب خندان
ستادہ سرو صنوبر تھے باندھے اپنی کمر

یہ رنگ دیکھکے بلبل کی طرح حیرت تھی
مثال آئینہ حیران تھا دل مضطر

کہ گل کھلا ہے یہ کیسا ریاض عالم مین
بہار دہر ہے کیون ایسی آج جان پرور

چٹک کے غنچون نے دی مجکو یہ مبارکباد
کہ میرے دلکی گرہ جس سے کھل گئی یکسر

وہ خواجہ جو چمنستان شرع کی ہی بہار
وہ خواجہ ہی جو طریقت کے باغ کا گل تر

وہ خواجہ ہی جو دل و جان سے حامی اسلام
وہ خواجہ ہے جو فدا اپنے مذہب حق پر

وہ خواجہ خوبی والطاف کا جو ہے دریا
وہ خواجہ جو صدف حسن خلق کا ہے گہر

وہ خواجہ جسکی سخاوت کی دھوم ہے ہرسو
وہ خواجہ جس کا ہی احسان ایک عالم پر

وہ خواجہ جسکا لقب حاتم زمانہ ہے
وہ خواجہ دست کرم جسکا ہی جہان پرور

وہ خواجہ جو کملا کا ہے آج پشت و پناہ
وہ خواجہ آج جو ہے قدردان علم و ہنر

وہ خواجہ جسکی نگاہ عطا ہے گوہرریز
وہ خواجہ چین جبین جسکی موج بحر ظفر

وہ خواجہ ہی جو سر خواجگان ہندستان
وہ خواجہ جس کا ہی بنگال مین نہین ہمسر

وہ خواجہ جس سے ہی آباد شہر ڈھاکہ آج
وہ خواجہ جسکی حمایت مین خوش ہر ایک بشر

جناب خواجۂ عالی گہر سلیم اللہ
خدا کا سایہ ہی جنکے سر مبارک پر

رئیس ابن رئیس ابن عمدۃ الروسا
عظیم قدر معظم حشم ہمایون فر

جہان نواز جو نواب احسن اللہ تھے
لقب تھا جنکا کے سی آئی ای تھے دین پرور

گورنمنٹ کے تھے دوست قوم کے ہمدرد
کھلا ہوا تھا در خیر جن کا شام و سحر

اُنھین کے آپ ہین فرزند ارجمند رشید
اُنھین کے آپ ہین نور نگاہ و لخت جگر

اُنھین کے مسند عالی کے جانشین ہین آپ
اُنھین کا آپ مین ہے رنگ خلق و بوے سیر

جناب خواجہ عبد الغنی جنان منزل
جہان مین جنکے سخاوت کی دھوم ہے گھر گھر

خطاب جن کا بہادر کے سی اس آئی تھا
تھا جنکے زیب سر نام تاج کلہ سر

اونھین کے آپ گرامی گہر نبیرہ ہین
اُنھین کے نور نظر کے ہین آپ نور نظر

اُنھین کے خون کا ہے جوش ہر رگ و پے مین
اُنھین کی ہمّت عالی کا آپ مین ہے اثر

وہ آج ہین طرب افروز بزم روح افزا
اُنھین کا جلوۂ رخسار ہے ضیا گستر

اسی خوشی مین سجا ہے بہار نے گلشن
اِسی خوشی مین چمن باغ باغ ہے یکسر

اسی خوشی مین ہین سب قمریان ترنم ریز
اسی خوشی مین نہال آج ہے ہر ایک شجر

اسی خوشی مین ہین طاؤس آج رقص کنان
اسی خوشی مین چہکتی ہین بُلبلین یکسر

یہ سُنکے مژدۂ جان بخش دل پھڑک اُٹھا
کہے یہ مدح کے اشعار رشک سلک گہر

مطلع ثانی

سحاب جود در فیض مہر چرخ ظفر
سپہر جاہ و حشم کا جہان فروز قمر

مہ سماے سخا آفتاب اوج عطا
فلک نشان و معلّٰی لقب کرم گستر

بہار باغ ریاست نہال گلشن دین
حدیقۂ کرم بیکران کا تازہ ثمر

جناب خواجہ گردون حشم سلیم اللہ
رئیس ڈھاکہ و نواب معدلت پرور

بندھی ہی جسکی شجاعت کی ڈھاک کچھ ایسی
کہ زال و سام کے بھی کانپتے ہین قلب و جگر

دلیر ایسا کہ زہرہ ہے شیر کا پانی
جری وہ ایسا کہ پیر فلک کو دے چکّر

وہ جس کا اسپ سبک گام شوخ خوش رفتار
نسیم صبح کی تیزی سے دو قدم بڑھکر

سواری اُسکی نکلتی ہی جب تزک کے ساتھ
تو ساتھ رہتی ہی ہر دم جلو مین فتح و ظفر

کھنچے جو میان سے شمشیر آبدار اُسکی
تو برق رعب سے تھرّائے ہو تلے اوپر

کرے جو فیر وہ بندوق شعلہ بار اپنی
تو مارے خوف کے گاوِ زمین کا شق ہو جگر

جو دیکھ لین کہین رخسار غیرتِ گلزار
تو بلبلین کبھی پھولین نہ اپنے پھولون پر

پسینہ اپنا جو پونچھے رخ منور سے
چمن پر اوس پڑے زرد ہون گلِ احمر

وہ جسکا قصر کرے آسمان سے باتین
وہ جسکی منزل احسن نشان ہے برج قمر

وہ جسکا باغ ہے عالم مین دلکشا مشہور
بہار جسکی برنگِ ارم ہے جان پرور

جواب گلشن ارژنگ چین ہین نقش و نگار
مکان ہی جھاڑ کنول لیمپ سے پری پیکر

سفیدیِ در و دیوار غازۂ خوبان
صفا کچھ ایسی کہ آئینہ دیکھکر ششدر

جو میل ہو سوے ترتیب بزم شاہانہ
تو جشن جم سے بھی سامان ہو کہین بڑھکر

فلک سے زہرہ اُتر آئے وجد مین رقصان
صدائے نغمہ سے مملو ہو پردۂ اخضر

بہار محفل رنگین کچھ اور لائے رنگ
منائین عید گلے ملکے شیشۂ و ساغر

ہزار شکر کہ یہ جاہ اور یہ حشمت
پھر اُس پر آپ مین یہ زہد و اتقا کا اثر

نواب صاحب کی اُس کوٹھی کی طرف اشارہ ہے جسکا نام احسن منزل ۱۲ منہ

نواب صاحب کے ایک مشہور باغ کا نام باغ دلکشا ہے ۱۲ منہ

مدام دل سے اُنھین ہی رضاءِ حق مطلوب | ہمیشہ جلوۂ قدرت پہ آپ کی ہی نظر
جو دن کو نظم ریاست تو شب کو طاعت حق | خدا کی یاد سے غافل نہین ہی دل دم بھر
یہ انکسار کا عالم ہے درگہ حق مین | فلک کی طرح ہمیشہ جُھکا ہوا ہے سر
سپہر ہمت عالی کے سامنے ہی پست | نگاہ جود کے آگے خزف زر و گوہر
کرم مین حاتم دوران زمانے مین مشہور | فقیر جاتے ہین اس در سے اہل زر بنکر
حضور کی جو نگاہِ کرم ہے تجھ پر شوق | برآئینگے ترے دل کے بھی مدعا یکسر
زیادہ طول نہ دے آج نظم رنگین کو | گران نہ گزرے کہین اُنکی طبع نازک پر
اُٹھاے ہاتھ دُعا کے لیے بصدق وصفا | یہان جو لوگ ہین آمین سب کہین ملکر
ریاضِ دہر مین جبتک کھلا کرین کلیان | عروس باغ کے جبتک ہین پھول سب زیور
چمن مین نغمۂ بلبل ہے گلفشان جبتک | بہار گلشن عالم رہے نسیم سحر

گلون کی طرح رہے دل حضور کا خندان
برنگ نکہت برباد ہون عدو ابتر

رباعیات

شوق است تخلص ظہیر احسن نام
شد از پئے کنیتم ابوالخیر الہام
ہوتا ہے جواب ذکر خدائے برتر
ثابت ہے کلام نبوی سے اے شوق

دیگر

در قریۂ دلنواز نیمی ست مقام
تاریخ تولدم ظہیر الاسلام ۱۲۸۲ھ
کالج یہ نہین آج خدا کا ہے گھر
رحمت کے فرشتون نے بچھائے ہین پر

پٹنہ مین جو شوق اہل ندوہ آئے
کیا کیا برکات ساتھ اپنے لائے
دیکھو چھایا ہوا ہے ابر رحمت
لاکھون گھر مراد ہم نے پائے

دیگر

ندوہ کی طرف سے آئے ہین جو علما
نائب ہین رسول حق کے ہین راہ نما
اسلام یہ پھیلائینگے اک عالم مین
چمکینگے جسکے نور سے ارض و سما

دیگر

آیا ہے جو وفد ندوہ ذی شوکت
چھائی ہوئی ہے کیسی خدا کی رحمت
گھر بیٹھے مراد ہم نے پائی اے شوق
اللہ اللہ یہ ہماری قسمت

دیگر

اسلام کا یہ رتبہ یہ رفعت یہ شان
تکبیر وہان جہان بتون کا استھان
یہ مجمع علم پاٹلی پتر مین ہو
ہوتا جو اسوکا بھی تو لاتا ایمان

دیگر

پٹنہ سے مین شہر چاٹگام آیا ہون
مین اپنے وطن سے سنکے نام آیا ہون
اخلاق سے کیون پیش آئین سلوک
ایک دور جگہ سے لا کلام آیا ہون

دیگر

یہ شہر بھی ہے عجب خجستہ بنیاد
کیا کہئے کہ ہو رہا ہے دل کتنا شاد
سرسبز ہین باغ خلق اسلامی کے
اس شہر کا نام بھی ہے اسلام آباد

دیگر

اس گردش چرخ نے کیا کام تمام
غفلت مین پڑی رہتی ہے قوم اپنی مدام
اے خواب گران کے سونے والو اٹھو
اب نام کو رہگیا ہے باقی اسلام

دیگر

افسوس وہ اسلام کی حالت نہ رہی
وہ شکل وہ رنگ اور صورت نہ رہی
غفلت کے مرض سے ہوگئے دل کمزور
اسلام کے کچھ کام کی ہمت نہ رہی

دیگر

ہے قول یہ ہر عاقل و فرزانہ کا
اقرار ہے اس امر پر ہر دانا کا

اسلام کا جلوہ جو نمایان ہے یہان
ہے فیض جونپور کے مولانا کا

دیگر

یہ جلسہ وعظ ہے خدا کو مرغوب
مجمع یہ ہے ملائکہ کو مرغوب
ہوتی ہے یہان خدا کی رحمت نازل
لوٹو اے مومنو بہار دین خوب

دیگر

یہ بحر یہ موج یہ بھنور یہ منجدھار
کشتی ٹوٹی ہوئی ہے سینہ ہے فگار
اے دین کے ناخدا دوہائی تیری
اسلام کا بیڑا کہین لگجائے پار

دیگر

افتادہ ہون کب ہے سر اٹھانیکا خیال
ناحق کچھ اور ہے زمانے کا خیال
ہون نقش قدم مین آپ مٹ جاؤنگا
کیون چرخ کو ہے میرے مٹانے کا خیال

دیگر

ایمان کا پاس کچھ خدا کا بھی ہے دھیان
کعبہ کو بنا دیا بتون کا استھان
کیا شوق چلے ہو وعظ کہنے کے لیے
دل مین یاد بتان بغل مین قرآن

دیگر

اس کعبۂ دل مین جو خدا کا ہے مکان
افسوس کہ رہتا ہے بتون کا ارمان
ای شوق جو کچھ کہیے تو بول اٹھتا ہے
تو مان نہ مان مین ہون تیرا مہمان

دیگر

اشعار مرے نہین یہ ہین نالہ و آہ
پتھر کے دل مین بھی یہ کرتے ہین راہ
ای شوق یہ اعجاز ہے گویائی کا
بول اٹھتے ہین بت بھی سبحان اللہ

دیگر

ای شوق یہ چہرے کا اوترنا کیسا
رہ رہ کے کیسیکو یاد کرنا کیسا
مانا کہ کوئی اور سبب اسکا ہے
لیکن یہ سرد آہ بھرنا کیسا

دیگر

گھائل جو ہون تیغ ابرو دلبر کا
ہر لفظ مین رنگ ہے دم خنجر کا
ٹوٹے ہوئے دل سے جو صدا نکلیگی
ای شوق کریگی کام وہ نشتر کا

پہلے نگہ ہوش ربا نے لوٹا　　اُس بت کے پھر انداز وفا نے لوٹا
اے شوق رہا سہا مرا صبر و قرار　　کچھ ناز و ادا نے کچھ حیا نے لوٹا

دیگر

اللہ اللہ عشق مین یہ کہنا　　ارمان کی طرح اُنکے دل مین رہنا
غیر دن کو سنا کے وہ کہا کرتے ہین　　کس دل مین نہین ہے شوق کا کیا کہنا

دیگر

وحشت نے پٹک پٹک کے سر پھوڑ دیا　　ناصح نے سخت کہکے دل توڑ دیا
آخر نہ اُٹھا بتون کا بارِ غمِ عشق　　بھاری پتھر تھا چوم کر چھوڑ دیا

دیگر

کس سوچ مین ہین آپ یہ کیا حال ہے آج　　کیا کشور دل کیا کسی نے تاراج
آثار ملال ہین جبین سے ظاہر　　اے حضرت شوق کہیے کیسا ہے مزاج

دیگر

عاشق وہی جسکے ہو لبون پر دم سرد　　ہے عشق اُسی کو جس کا چہرہ ہو زرد
شاعر وہی جس نے چوٹ بھی کھائی ہو　　ہے شعر اُسی کا جسکے دل مین ہو درد

دیگر

دل رکھتے ہین کس طرح یہ گلرو چھوٹین　　آنکھین ہین بہار کیون نہ انکی لوٹین
ہان اور نظر سے ہمنے دیکھا ہو اگر　　اے حضرت شیخ دونون آنکھین پھوٹین

دیگر

یہ کیا کہ رقیب ہی کے محفل مین رہو　　اے غیرت ماہ اپنی منزل مین رہو
تم نور نگاہ آرزو ہو میرے　　آنکھون مین کبھی رہو کبھی دل مین رہو

دیگر

پہلو مین تھا درد دل مین تھا داغ سیاہ　　آنسو ہے اب آنکھون مین لبون پر ہے آہ
کیون مجرم عشق مین نہ ٹھہرون اے شوق　　پہلے دو تھے ہوئے یہ اب چار گواہ

دیگر

جب جور مین بھی شان ادا نکلے گی　　ٹوٹے ہوئے دل سے آہ کیا نکلے گی

وہ کوسنے کو بھی جو اُٹھائینگے ہاتھ
اے شوق مرے مُنہ سے دعا نکلے گی

دیگر

کرتے ہین بہت لوگ چنان اور چنین
ہر شخص سمجھتا ہی کہ شاعر ہین ہمین
ذی علم ہو کوئی یا زبان دان ای شوق
جب دل ہی نہین پاس تو پھر کچھ بھی نہین

دیگر

کس فن مین نہین ہی دخل کامل مجھکو
ہین جتنے علوم سب ہین حاصل مجھکو
پھر بھی نہ کبھی تعلیان کین ای شوق
صد شکر دیا خدا نے وہ دل مجھکو

دیگر

شمشاد [illegible] دی ہزار ارجمندی مجھکو
گلزار سخن مین سر بلندی مجھکو
تسلیم کے فیض سے جھکا ہی سر عجز
بھاتی نہین کچھ بھی خود پسندی مجھکو

دیگر

آسان نہین کچھ یہ زباندانی ہے
یارون نے حقیقت ہی نہین جانی ہی
ہاتھ آئے ہمین دُرِّ سخن کچھ ای شوق
برسون جب خاک لکھنؤ چھانی ہی

دیگر

گو چرخ کے پامال ستم ہین ہم لوگ
صد شکر مگر اہل ہمم ہین ہم لوگ
ای شوق کسی سے نہین دبنے والے
کس فن مین کسی غیر سے کم ہین ہم لوگ

دیگر

اب ملک سخن کی آبرو ہی پٹنہ
مشہور زمانہ چارسو ہی پٹنہ
شوق اہل کمال کا یہان مجمع ہی
رشکِ دہلی و لکھنؤ ہی پٹنہ

دیگر

ہی اہل کمال سے یہ پٹنہ آباد
شاگرد کے شاگرد یہان ہین اُستاد
کامل ہین یہان کیے سیکڑون اہل سخن
یہ ہین وہ ہین وہ شاد ہین وہ آزاد

دیگر

مجذوب کو کیا جواب دون اڑ بڑ کے
لقمے کھاتا ہے آپ وہ کیچڑ کے
طرحین جو دی ہین امتحانی مہمل
کہہ سکتے ہین اس مین تو یہان کے لڑکے

دیگر	
جب طبع رسا کیسکی ڈٹ جائیگی	منکر کی فکر سست ہٹ جائیگی
شمشیر سخن سے اہل جوہر کی آج	ای شوق عدو کی ناک کٹ جائیگی

دیگر	
منکر ہی کہان ذرا اب آکر دیکھے	میدان کلام کا دلاور دیکھے
باری اب شوق نیموی کی آئی	اس پوربی شاعر کا بھی جوہر دیکھے

زین التواریخ
۱۳۱۵

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حامدًا و مصلیًا و مسلمًا اما بعد واضح ہو کہ بہت سے قطعات تواریخ تذکرہ یادگار وطن مین لکھے گئے ہین اور بہت سی تاریخین صاحب فرمایش کو لکھکر حوالہ کر دی گئین جن کی نقل لینے کا اتفاق ہی نہین ہوا یہان وہ تاریخین لکھی جاتی ہین جنکی نقل موجود ہی اور تذکرہ مذکورہ مین درج نہین وھو ھذا۔

قطعات تواریخ طبع دیوان زبدۃ الفضلا عمدۃ الکملا شمس العلما جناب مولانا محمد سعید حسرت عظیم آبادی

ولہ	
چہ زیبا طبع شد دیوان حسرت	کہ ارباب سخن راہست مطبوع
بگوشم گفت ہاتف سال طبعش	زہے دیوان دلکش گشتہ مطبوع ۱۳۱۲ ۹۹
حبذا این کلیات بے نظیر	طبعزاد حسرت شیرین زبان
با ہزاران آب و تاب آمد بطبع	صورتش مرآت معنی و بیان

زد رقم تاریخ طبعش کلک شوق
ہزاران ہزاران سپاس خداوند
دلِ شوق چون جست تاریخ طبعش
در قالب طبع چون در آمد
تاریخ نوشت خامۂ شوق

ولہ

کلیاتِ حسرتِ قطب جہان
کہ شد زینتِ طبع دیوان حسرت ۱۲۹۹ھ

ولہ

سروشے بگفتا بیاضِ افادت ۱۲۹۹ھ
دیوان سعید نغز گفتار

گلدستۂ آبدار اشعار ۱۲۹۹

تواریخ باعتبار انجام طبع

چو شد مطبوع قسطاس البلاغہ
پئے تاریخ طبعش خامۂ شوق
جناب حسرتِ ذیجاہ و تمکین
رئیس شہر حلم و زہد و تقویٰ
فصاحت خانہ زاد خامۂ او
عظیم آباد را ناز از وجودش
مرتب کرد چون دیوان خود را
بیاضش روے سلماے معانی
نقاطش خال روے نازنینان
حروفش آب و رنگ گلشن حسن

ولہ

پسند خاطر ارباب عرفان
رقم کردہ کتاب عشق و عرفان ۱۳۰۱ھ
نظام کشور علم و فضیلت
شہ اقلیم عرفان و طریقت
نمک پروردہ اش حسن بلاغت
غلط کردم ہمہ شہر و ولایت
چہ دیوان رونقش دیوان شوکت
سوادش زلف لیلاے حقیقت
سطورش کاکل حوران جنت
روان از جدولش نہر لطافت

خوشا لطف مضامین بلندش
سخن کو تازہ آن مجموعۂ فیض
چنان مطبوع شد با زینت و زیب
نوشتم سال آن با جان شاداں

زہے بندش خہے طرز عبارت
درین سال سراپا عیش و عشرت
کہ شد از رنگ مانی نقش حیرت
کنون مطبوع شد دیوان حسرت ۱۳۰۷ھ

تاریخ رحلت جناب منشی فضل حق صاحب بہاری مرحوم و مغفور

گشت چون دوشنبہ و ہنگام چاشت
زد رقم تاریخ فوتش کلک شوق

فضل حق را حاصل آمد قرب رب
یوم بست و ہفتم ماہ رجب ۱۳۰۷ھ

تاریخ انطباع مثنوی صبح خندان تصنیف لطیف جناب استادی منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی

یکتائے زمان بلیغ دوران
ممتاز زمن یگانۂ فن
ہم شاعر بے نظیر و بے مثل
بے ندبہ صنائع و بدائع
از بادۂ الفت الٰہی
مخدوم و مطاع مستمندان
فخر الشعرا جناب تسلیم

اُستاد زمانہ فیض آثار
مشہور زمانہ فیض آثار
ہم منشی بیعدیل و نثار
در علم عروض بحر زخار
ہر شام و پگاہ مست و سرشار
تاج الابرار و خیر الاخیار
یارب بحمایت خودش دار

ماشاء اللہ چو کرد تصنیف
موسوم باسم صبح خندان
از تازگی گل مضامین
زیباست کہ آن بہار جاوید
لفظش لفظش مرصع آمد
ہر کس کہ بگوش دل شنیدش
کردند طلب چو اہل مطبع
شوق از پئے سال انطباعش

این نامہ نعز و ہم گہربار
گردون ضیا جہان انوار
گشتہ ہمہ صفحہ اش چمن زار
تحریر شود بخط گلزار
زان شد سلک جواہر اشعار
احسنت احسنت گفت بسیار
از ہمت خویش کرد ایثار
زد خامہ رقم شگرف گفتار
۱۳۰۱ھ

تاریخ طبع آفتاب داغ یعنی دیوان جناب میرزا خان صاحب داغ دہلوی

چو دیوان دوم را داد ترتیب
نہادہ آفتاب داغ نامش
پئے تاریخ طبع روشنم شوق

جناب داغ خورشید فصاحت
کہ تابان است از اوج بلاغت
بگفتا آفتاب حسن فکرت
۱۳۰۳ھ

تاریخ طبع کتاب بحر العلم شرح عین العلم

چون بحکم منبع جود و کرم
قدردان گوہر علم و ہنر

حضرت نواب والا اقتدار
والی ٹونک و رئیس نامدار

طبع فرمودند بحر العلم را
آمد آبِ رفتہ اندر جوئبار
سال طبعش جوش زد از فکر شوق
۲ شرح عین العلم بحر بے کنار ۱۳۰ھ

تاریخ خزانہ خیال دیوان اول حضرت استاد جناب مولانا مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی

نازم کہ زیب و زینت ترتیب یافتہ
دیوان نور حضرت شمشاد نغز گو
صوری ہ معنوی سنہ اش شوق زد رقم
از ہجرت رسول ہزار و سہ صد بدو ۱۳ھ
جب یہ دیوان جناب شمشاد
ہو چکا جمع بطرز احسن ؏له
خامۂ شوق نے لکھی تاریخ
ہے کلام شہ اقلیم سخن ۲ ۱۳۰ھ

قطعہ تاریخ طبع دیوان جناب شیخ احمد حسین خان صاحب مذاق بہادر رئیس پریانوان

دیوان مذاق شد چو مطبوع
مشہور شدہ ز ہند تا سند
کردند ثناش از لب گور
ناسخ ۔ آتش سحر صبا رند
شوق از پے سال طبع گفتم
بے مثل کلام شاعر ہند ۳ ۱۳

قطعہ تاریخ دیوان جناب صغیر لکھنوی

چو دیوان صغیر نظم پیرا
سخن سنجے فصیحے نکتہ دانے
بحسن خوبیش مطبوع کردند
ہزاران آفرین گفتا جہانے

رقم زد خامۂ من شوق سالش	کلام شاعر شیرین بیانے ۵ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ مثنوی منشی نعیم الحق صاحب۔ مشیر

مثنوی کیا مشیر نے لکھی	کھینچی ہے حسن وعشق کی تصویر
ہے حسینون کو جان سے مرغوب	دل سے بھاتی ہے نظم پرتاثیر
چوٹ کھائے ہوئے دلونکے لیے	نوک نشتر اسے کہون یا تیر
اسکی طرز بیان ہی سبکو پسند	ہون حسن یا نسیم یا ہون میر
شوق لکھو یہ مصرع تاریخ	ہے پسندیدہ مثنوی مشیر ۶ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ دفتر برکات دیوان نعتیہ جناب مولوی ممتاز احمد صاحب ممتاز تھانوی

نہ کیون مقبول عالم ہو یہ دیوان	گل نعت رسول انس وجان ہی
مشام قدسیان تک ہے معطر	یہ وہ مجموعہ عنبر فشان ہے
ڈھلا ہے نور کے سانچے مین ہر شعر	عجب حسن معانی وبیان ہے
غضب کے ہین اشارات وکنایات	سمجھتا ہے وہی جو نکتہ دان ہے
کہی اے شوق مین نے اسکی تاریخ	کلام شاعر شیرین زبان ہے ۷ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ رسالہ ارمغان احباب مولفہ جناب منشی محمد قادر علی صاحب قادر صفی پوری

زہے این نامۂ تذکیر و تانیث | مفید نکتہ سنجان ہنر مند
نوشتم شوق بہر سال تالیف | کتاب نافع و بے مثل و دلبند
۱۳۰۰ھ

قطعہ تاریخ کلیات طالب ملتانی شاگرد مصنف

مرتب چو گردید این کلیات | فصاحت بیان و بلاغت نشان
رقم کرد مصراع تاریخ شوق | زہے کلیات معانی بیان
۱۳۰۱ھ

تاریخ دیوان جناب حکیم آغا حسن صاحب ازل لکھنوی

مبارکباد اے ارباب معنی | یہ دیوان حکیم آغا حسن ہے
تخلص ہے ازل مشہور عالم | زمانہ جن کا مشتاق سخن ہے
زبان اچھی کلام اچھا نہو کیون | کہ شہر لکھنؤ اُن کا وطن ہے
عجب دلکش ہے یہ گلزار رنگین | کہ رشک لالۂ و سرو و سمن ہے
بیانِ حال در دلذت آگین | نواے طوطیٔ شکر شکن ہے
جواہر بیز ہے ہر شعر نایاب | ہر اک نقطہ مگر در عدن ہے
سواد خط ہے شام لیلۃ القدر | بیاض ہر ورق صبح چمن ہے
معطر ہے مشام نکتہ سنجان | مداد عنبرین مشک ختن ہے
فروغ پرتو مہر سخن سے | خط جدول کہ سورج کی کرن ہے

بھرے ہین زیور حسن معانی
مرصع نظم ہے یہ یا دو لھن ہے

یہ لکھو مصرع تاریخ اے شوق
پسند خاطر ہر اہل فن ہے
۱۲ ۱۳ھ

تاریخ دیوان دوم منشی سورج بھان صاحب میکش حیدرآبادی

شفیق شوق سورج بھان میکش
درخشان آفتاب نکتہ دانی

نشاط افزاے بزم بذلہ سنجان
قدح نوش مے شیرین زبانی

گل رنگین گلزار فصاحت
بہار افروز باغ خوش بیانی

ہوا دیوان دوم انکا جب جمع
پسند خاطر اہل معانی

یہ لکھا مصرع تاریخ مین نے
ہے والا رتبہ کا دیوان ثانی
۱۲ ۱۳ھ

تاریخ رسالہ منشی سنت لال صاحب

شد چو مطبوع این کتاب جدید
پارسی نامہ زباندانی

نافع طالبان علم و ہنر
مایۂ فخر ہر دبستانی

خامۂ سنت لال گوہر ریز
در جہان کرد این دُرافشانی

شوق تاریخ عیسوی گفتم
نسخۂ بے مثال و لاثانی
۹۶ ۱۸ع

تاریخ مثنوی اخگر عشق مصنفہ نواب شمشیر بہادر اخگر رئیس اجیگڈہ

بارک اللہ رقم زد اخگر	داستانے کہ بود دفتر عشق
ہمہ الفاظ و حروفش آمد	بہر دلہائے جہان نشتر عشق
شوق جستم سنہ تالیفش	فکر من گفت زہے اخگر عشق ۱۳۱۳ ۱۳۱۳

تاریخ وصال حضرت مرشدنا مولانا فضل رحمٰن گنج مرادآبادی قدس سرہ

فضل رحمٰن آیۂ فضل الٰہ	زبدۂ ارباب عرفان و یقین
قدوۂ اہل صفا و معرفت	افتخار اولین و آخرین
جان نثار شاہد بزم ازل	دلربائے رحمۃ للعالمین
مرشدنا ہادی روشن ضمیر	شمع ایمان و سراج السالکین
عالم فقہ و حدیث مصطفےٰ	ماہر اسرار قرآن مبین
آفتاب آسمان اتقا	ماہ تابان سپہر علم و دین
نقشبند معنی فقر و فنا	یادگار خلق ختم المرسلین
رہنمائے سالکان راہ حق	پیشوائے اولیا و عارفین
ذات پاکش مایۂ فخر جہان	خاک پایش کحل چشم حور عین
در شب شنبہ میان مغربین	بست و سوم ۲۳ از ربیع اولین
ترک دنیا گفت و شد سوی جنان	کرد استقبال او روح الامین
بر در فردوس رضوانش بگفت	مرحبا کے یا امام المتقین

در فراقش گریہ ہا کرد آسمان | در غم او تیرہ شد روے زمین
باد نازل بر مزار پاک او | رحمت یزدان زچرخ چنبرین
شوق تاریخ وصالش زد رقم | پاکدل شد جانب خلد برین ۱۲ ۱۲

قطعہ تاریخ دیوان جناب مولوی حافظ سید نذر الرحمن صاحب حفیظ عظیم آبادی

میرے شفیق ہمدم | نذر الرحمن حفیظ ذیشان
ممتاز زمانہ ماہر فن | یکتاے جہان فصیح دوران
سرخیل سخنوران نامی | سر دفتر اہل علم و عرفان
اُن کا دیوان چھپگیا آج | جسکے مشتاق تھے سخندان
سبحان اللہ جسکا ہر شعر | رنگین ہے برنگ لعل جانان
ہر حرف سواد شام گیسو | ہر لفظ بہار صبح خندان
کیسے کیسے بلند مضمون | کیا کیا معنی ہین صورت جان
مصرع مصرع ہے سلک گوہر | نقطہ نقطہ ہے دُر غلطان
اس کی تاریخ شوق لکھو | چیدہ دُر نظم ہے یہ دیوان ۱۷ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ واسوخت جناب منشی سید محمد مختار صاحب مختار شاہجہانپوری

مختار کا ہر کلام مختار | لکھا کیسا فصیح واسوخت

جسنے دیکھا وہ بول اوٹھا
بیشک لکھا فصیح واسوخت

لکھوائے شوق مصرع سال
ہے کیا اچھا فصیح واسوخت ۱۷ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ دیوان جناب شاہ محمد اکبر صاحب ابو العلائی دانا پوری

گل عرفان جناب شاہ اکبر
بہار گلشن علم و طریقت

فصاحت را کلامش جان شیرین
سخنہا یش نمک ریز بلاغت

دلش بحر گہر ہائے معانی
زبانش موج دریائے لطافت

مرتب کرد دیوانے دل آویز
ہمہ آئینہ حسن حقیقت

سوادش سرمہ چشم حسینان
بیاضش غازہ حوران جنت

مضامینش گہر ریز و گہر سنج
بیانش مخزن اسرار و حکمت

رقم زد خامہ من شوق تاریخ
کلام در فشان و با فصاحت ۱۴ ۱۳ھ

قطعہ تاریخ وفات جناب سید شاہ شمس الدین حسام مرحوم عظیم آبادی

شاہ شمس الدین فخر قادری
افتخار اہل عرفان یقین

کاسب اسرار قرآن حدیث
عابد حق زاہد خلوت نشین

رہنمائے سالکان باصفا
خضر راہ دین ختم المرسلین

چون شب شنبہ ز ذیقعدہ رسید
گشت بہر ذکر حق خلوت گزین

اشتیاق حور عین روحش کشید	کرد رحلت جانب خلد برین
عالمی شد در فراقش سوگوار	در غمش شد تیره گون روی زمین
خامهٔ من شوق تاریخش نوشت	برگزیده بدر عرفان شمس دین
	۱۹ ۱۳ھ

انتہی کلامہ

تواریخ وفات مصنف علیہ الرحمۃ

تاریخ انتقالِ جامع الفضل و الکمال ابرِ نیسانِ فصاحت بحرِ زخارِ بلاغت شاہبازِ آشیان معنی طرازی ہمای بلند پروازِ اوجِ حقیقی و مجازی کلیمِ وادی نکتہ دانی خضرِ چشمۂ تر زبانی عَلَم افرازِ میدانِ مضمونِ صوری و معنوی مولانا مولوی حکیم محمد ظہیر احسن صاحب شوق نیموی رحمہ اللہ القوی (از افضل الفضلا اکمل الکملا واقفِ اسرار معانی مرکزِ دائرۂ سخن شناسی جناب مولانا مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی مدراسی دام فیضہ)

صد حیف ظہیر احسنِ شوق احسنِ دوران	ناگاہ جوان مُرد کہ چون گل بچمن بود
این ماتم سخت ست کہ گویند جوان مُرد	اینہم یکی از دورِ نو چرخ کہن بود
در نیمۂ آدینہ و ہم نیمۂ رمضان	ہم در دہِ نیمی وطنش گور و کفن بود
باروی درخشندہ و بارای درخشان	مہرِ فلکِ شعر و مہِ چرخِ سخن بود
ہم در فقہا واقفِ احکامِ شرائع	ہم در علما عالمِ آیات و سنن بود
افصح بمبانی بُد و ابلغ بمعانی	اکمل بکمالات اتم در ہمہ فن بود

هم پایهٔ خاقانی و هم رتبهٔ سعدی / هم مفخر قاآنی و هم فخر زمن بود

در مدح سخن سنجی او ناطقه لال است / چون شمع بزم شعرا جلوه فگن بود

با شعر و سخن ذات وی از وحدت ارواح / یک راح و دو پیمانه و یک روح و دو تن بود

هم ظاهر و باطن دلش آئینه صفت صاف / هم با همه و بی همه در سرّ و علن بود

در ندوهٔ حلّ سخن و نادی تحقیق / چون بدر درخشنده به پروین پرن بود

آن یار وفادار که در خلوت و جلوت / همراز و هم آهنگ و هم آوازهٔ من بود

افسوس صد افسوس که ناگه اجلش برد / روزی که گذشت او شب یلدای حزن بود

زد مصرع تاریخ وفاتش رقم آسی / علّام سخن نامی دوران زمن بود

۶۳ ۶۲

تاریخ وفات از ماهر فن مولوی محمد احسن صاحب احسن مارهروی شاگرد رشید حضرت داغ

حیف مولانا ظهیر احسن شده / رهگرای عالم قدوسیان

شاعران خوانند شوق نیموی / شهرتش شد با تخلص جهان

طبع او موزون و ذوق او سلیم / نکته رس کم دیده شد مانند آن

از افاضاتش کتبهای ادب / رفته اند اکثر بدست شاعران

هر که تصنیفات او را دیده است / رتبهٔ او می شناسد بیگمان

چون رسید آدینه و ماه صیام / الوداع عمر خوانده جسم و جان

بهر تاریخ وفات او شده / چون طلب از طالب شیوا بیان

کرد انشا حسن مارہروی	یافت شوقِ نیموی دار جنان ۱۳۲۶ھ

تاریخ وفات از نتیجۂ فکر شاعر نازک خیال سخنور بیمثال جناب حافظ مولوی محمد جلیل حسن صاحب جلیل مانکپوری حال مقامی ریاست حیدر آباد دکن شاگرد رشید و جانشین جناب امیر مینائی مرحوم

سدھارے آہ شوق نیموی دنیای فانی سے	خدا بخشے بہت مشہور تھے وہ اہل جوہر مین
جلیل خستہ سے تاریخ جب پوچھی کہا اُسنے	کہ تاریخ وفاتِ شوق ہے۔ شوق سخنور مین ۱۳۲۲ھ

تاریخ انتقال از شاعر شیرین سخن منشی محمد فخر الدین صاحب حاذق برہانپوری شاگرد نقا غازیپوری

حضرت شوق کی جُدائی مین	زندگی ہوگئی ہے ہم کو وبال
آہ اے شوق نیموی افسوس	آہ تیرا وہ ہر ہنر مین کمال
دن نہ مرنے کے تھے ترے ای شوق	تھا چل وچار ابھی تو سن و سال
کر کے ویرانہ باغ عالم کو	چمن خلد کو گئے خوشحال
گو تھے امراض اور بھی لاحق	جان لیکر گیا ہوا جو طحال
تھی یہ تعبیر دیدِ احمد کی	کہ ہوا آپ کا خدا سے وصال
طب و منطق۔ عروض۔ دانی مین	آپ ہی تھے جہان مین اپنی مثال
تھے۔ محدث۔ مفسر و مفتی	اور ہر فن مین فاقد الامثال

خلق و مہر و وفا مین لاثانی — تھے بشر وہ مگر فرشتہ خصال
سوگ مین یون تو اک جہان ہے پر — شعرا ہین بہت پریشان حال
حضرت داغ کو بھی داغ ہوا — غم سے تفتہ جگر جناب جلال
کیا شگفتہ ہوا نہ حضرت شمشاد — غم مین شاگرد کے ہے جی نڈھال
کیون نہ ظلمت کدہ ہو غازیپور — کیون جناب بقا کو ہو نہ ملال
خواجہ تاش آپکے تھے حضرت شوق — کیون نہ کیفی رہین شکستہ بال
ایسے دلریش ہین جناب فگار — بدر رخسار ہوگئے ہین ہلال
چوپڑہ خاندیس مین ہے یہ سوگ — طالب خوش بیان ہین غم سے لال
آہ ظلمت کدہ ہوا پٹنہ — شاد و آزاد غم سے ہین پامال
غمکدہ ہوگیا ہے برہانپور — حاذق خستہ ہے بہت بیحال
شوق کے اس ریاض ہستی مین — پھلین پھولین الٰہی دونون نہال
رمضان کی تھی ہفتہ جمعہ — خلد مین پہونچے آپ وقت زوال
پہونچے جب سوے عالم بالا — شوق با فر و جاہ و عز و جلال
پھر تاریخ بول اوٹھا ہاتف — کہ نہین احتیاج طول مقال
یہی مصرع ہے مظہر تاریخ — ساکن خلد شوق نیک مآل
شوق کا دم نکلتے اے حاذق — غرق رحمت ہوا مسیحی سال

تاریخ از سید امیر حسن صاحب دلیر شاگرد جناب داغ دہلوی مرحوم

حضرت شوق نیموی جن کو
تھا بہت شعر و شاعری کا ذوق

سیکڑون شاعر اُنکے حلقہ بگوش
سیکڑون گردنون مین اُنکے طوق

تھین مسلّم لیاقتین اُن کی
لے گئے تھے وہ اکثرون پر فوق

کہئے تاریخ رحلت اُنکی دلیر
آج ہی آہ رنج رحلت شوق
۲۲ ۱۳ھ

تاریخ وفات از نتیجہ فکر شاعر فصیح البیان جناب منشی خدابخش صاحب صبا طالب ملتانی

تلمیذ مصنف

وقت پر آکر یہ اپنا دم مین کرجاتی ہی کام
بچ سکے کوئی اجل سے ہی کسی کی کیا مجال

آج راہی ہوگئے دار فنا سے سوے خلد
شوق مولانا ظہیر احسن ادیب بے مثال

غم فزا یہ واقعہ ہی جانگزا یہ حادثہ
اُنکی رحلت کا نہو کیون ایک عالم کو ملال

زندگی مجتہد ہی زندگی کائنات
ایک عالم کی ہی رحلت مجتہد کا ارتحال

فرد تھے ہندوستان مین علم دینیات مین
تھا اُنھین علم حدیث وفقہ مین حاصل کمال

خط مظفرپور سے مجکو لکھا تھا آپ نے
کر دیا خط وکتابت کا اُسی نے انفصال

حال بیماری حضرت مندرج تھا اُسمین سب
یہ بھی لکھا تھا کہ اب بچنا ہمارا ہی محال

میری محرومی قسمت ہاے سدرہ ہوئی
گو عظیم آباد جانیکا ہوا اُس دم خیال

چند روز اُس نامۂ والا مولانا کے بعد
مین نے اخبارون مین دیکھا غم فزا حال وصال

کسقدر صدمہ ہوا ہی اُنکی رحلت سے مجھے
کیا کہون کس طرح دکھلاؤن دل غمگین کا حال

زندہ درگور اُنکی مرگ ناگہانی سے ہون مین
ہوگئی ہین میرے دلکی آرزوئین پائمال

کیا لکھون ہنگامِ رحلت اسقدر معلوم ہے
فاتحہ پڑھکر دعای مغفرت مانگون یہی
فکر ہی تاریخ رحلت کی جوای طالب تجھے
برفت ازجہان حضرت شوق ہی ہی
بگو مصرع سال ترحیل طالب

ولہ

تھا وہ روز جمعہ ماہِ صوم کا وقت زوال
باغ جنت مین جگہ دے اُنکو ربِ ذو الجلال
لکھدے کاشف حنفیہ مذہب کا سال انتقال
لبیب زمانہ بخلد برین شد
ادیب زمانہ بخلد برین شد ۱۳۲۲ھ

تواریخ وفات از نتیجۂ فکر مولوی محمد عبد العزیز صاحب عزیز اشرفوی عظیم آبادی

وہ محمد ظہیر احسن شوق
باخبر از نکاتِ قرآنی
عالم با عمل امام ہمام
قطب ارشاد و مرکز عرفان
عارف پاکباز یزدانی
نقشبندی مجددی یعنی
ذات او مظہر صفات صمد
مستند نکتہ دان بہ نظم و بہ نثر
کرد رحلت دریغ حضرت شوق
بد نو مبر مطابق رمضان

در حدیث آنکہ داشت کامل ذوق
مایۂ ناز فقہ نعمانی
مرجع دہر حجت اسلام
قبلۂ دین و کعبہ ایمان
صوفیِ بے نیاز ربانی
چشمۂ فیض فضل رحمانی
کامل دہر و نائب احمد
اوستاد زمان وحید عصر
پایہ اش بود ہیچو غالب و ذوق
ہفتدہ زین و بست و پنج ازان

عین وقت نماز جمعہ بود — کو بدار البقا سفر فرمود

درغمِ مرگ این فرید زمان — دل طپانست نیز نوحہ کنان

ہمگنان در فراق می نالند — کفِ حسرت بہم ہمی مالند

سنہ رحلتش عزیز بشد — مہِ رمضان و یوم جمعہ بُد
۱۳۲۲ھ

سازم از سال فصلیش آگاہ — باحیا بُد ظہیر الاسلام آہ
۱۳۱۲ فصلی

گفت تاریخ عیسویم عقل — حیف پنہان شد آفتاب فضل
۱۹۰۴ء

وله

کچھ عجب حالت ہے میری کیا کہون کس سے کہون — روح دلمین منتشر ہے مضطرب لب پر کلام

لب ہے سرگرم فغان دل رات دن محو خروش — رعد کا دل چھیدتا ہے نعرہ اُف صبح و شام

حسرت و ارمان و بیتابی و رنج و درد و یاس — بیکسی مین ہین یہی دو چار میرے ہمقیام

چل بسے افسوس دنیای دنی سے چل بسے — آج مولانا ظہیر احسن فقیہ ذو الکرام

شاعر شیرین سخن معجز بیان اُستاد وقت — مطلع نازک خیالی مقطع حسن کلام

رای صائب مین تھے یکتا فہم کامل مین تھے فرد — عدل و اخلاق و ترحم وہ کہ شیدا خاص و عام

یاد رہجائینگے میرے خاطر ناشاد کو — ہفتدہ تاریخ روز جمعہ ماہ صیام

ایک بج کے دس منٹ پر روح اقدس آپکی — دار فانی سے ہوئی رخصت سوی دار السلام

باحضور دل اسیوقت آپ مسجد مین عزیز — خطبۂ جمعہ شروع کرتے سر منبر مدام

فصلی۔ ہجری۔ عیسوی تاریخ لکھدے یون عزیز

عہ غم۔ شوق۔ سخنور۔ مرشد ذی احترام

۱۳۱۲ف ۱۳۲۲ھ ۱۹۰۴ء

تواریخ انتقال از نتیجۂ فکر رسا جناب مولوی محمد نور الہدی صاحب نور نیموی عظیم آبادی شاگرد حضرت شمشاد لکھنوی مدظلہ العالی

حضرت شوقِ محققِ شاعرِ افصح کلام — وقت خطبہ روز جمعہ ہفدہ رمضان بمرد
اخترِ برجِ فصاحت گوہرِ درجِ کمال — مجمع علمِ بلاغت صاحب دیوان بمرد
مصدرِ فرع و اصول و معدنِ فقہ و ادب — واقفِ منقول و حکمت نیر تابان بمرد
جامعِ علمِ حدیث و فاضل یکتای دہر — نائب محبوبِ اکبر واعظ قرآن بمرد
کاشفِ رمزِ حقیقت رہبرِ دینِ متین — مطلع نورِ ہدایت مرجع نیکان بمرد
پیشوای اہل عرفان رونقِ اہل کلام — رہنمای شرعِ احمد مایۂ ایمان بمرد
ظلِ رحمان فضل یزدان صدر ایوان حکم — عاشقِ دین و معینِ ملتِ نعمان بمرد
بلبلِ نغمہ سرائے گلشنِ حمد الٰہ — غنچۂ نخلِ ریاضِ رحمتِ یزدان بمرد
حسرت ای نیمی و پٹنہ حسرت ای اہل بہار — حسرت ای ہندوستان این فاضلِ ذیشان بمرد
حسرت ای ارض معلی آبروی تو برفت — حسرت ای چرخ برین آن اخترِ تابان بمرد
حسرت ای فنِ بلاغت حسرت ای شعر و سخن — حسرت ای گلزار حکمت غیرتِ لقمان بمرد
حسرت ای علمِ اصول و حسرت ای فقہ و حدیث — حسرت ای اسلام و عرفان رونق ایمان بمرد
حسرت ای خلوت گزین و حسرت ای شب زندہ دار — حسرت ای اہلِ طریقت سایۂ رحمان بمرد
در دو مصرع ہجری و فصلی سنہ کردم رقم — نور چون آمد بگوشم صاحبِ عرفان بمرد
واقفِ طب و ادب رونق دہ اہلِ سخن — عالم اکمل محدث منبع احسان بمرد

۲۲	۱۳ھ	۱۲	۱۳ فصلی

سنہ جناب مولانا شوق نیموی مغفور نے سترہویں رمضان المبارک روز جمعہ ۱۳۲۲ھ کو ایک بجکر دس منٹ پر وفات پائی مگر اس سنہ میں رویت رمضان میں اختلاف ہوا تھا سو جگہ بعض نے [illegible]

ولہ

فلک ماتمی کیون ہی پہنے لباس — چمن کا ہی کیون رنگ بالکل اوداس
زمین چمن ہوش کھوتی ہے کیون — یہ شبنم بھلا آج روتی ہی کیون
یہ کیون شاخ سنبل ہی اُلجھی ہوئی — کمر مین صنوبر کے ہی کیون کمی
گلستان مین کیون پھول مرجھا گئی — عنادل کے نغمے جو تھے کیا ہوئے
یہ طلاب پر ہی الم آج کیون — ہے اہل سخن پر ستم آج کیون
سب اہل زبان آہ کرتے ہین کیون — فصیح اللسان آہ کرتے ہین کیون
خزان آگئی ہی شریعت مین کیون — اوداسی ہی باغِ طریقت مین کیون
مگر اوڑ گیا ہی کوئی جانِ علم — کہ ویران ہی ہر طرف کانِ علم
کہون کیا مہ صوم کا ماجرا — ہوا ہفدہم روز محشر نما
ڈھلی دو پہر روز جمعہ کی جب — ستم پیشہ گردون نے ڈھایا غضب
جناب ظہیر احسن شوق نے — کیا کوچ دنیاے پر شر سے
فصاحت بلاغت مین یکتاے دہر — مہ و آفتاب فضیلت سپہر
ادیب و فقیہ و شہیر زمان — محدث جنھین مانتا ہے جہان
ذہین و ذکی و بلیغ و فصیح — زبان شستہ و صاف لفظین صحیح
جواب ایسے دیتے تھے وہ نیکنام — پھڑک جاتے تھے جس سے اہل کلام
جہان اونکے شعر و سخن پر فدا — ہر اک لفظ پر ہوتی تھی واہ وا
گل باغِ حکمت طبیب زمن — فصیح اللسان مجمعِ علم و فن

خلیقِ زمان ہادی مومنین | معین و مددگار شرع متین
مصنف تھے اس عہد مین بےنظیر | تصانیف انکی ہی شہرت پذیر
سُنن اور تعلیق ایسی لکھی | کہ چارون طرف دھوم ہی مچ گئی
لکھی بحث آمین مین حبل المتین | ہی تائید مین ردِ سکین دین
جلاء العیون کے لیے ہے جلا | اوٹھانے کو ہاتھون کے رد کردیا
مجلی لکھی اوسکی تاکید مین | مقالہ ہی مرشد کی تائید مین
لکھی اوشحۃ حال نعمان مین واہ | ازاحہ مین صحت کا پورا نباہ
ہی اصلاح و ایضاح توضیح مین | یہ دونون ہین اردو کی تنقیح مین
اسی فن مین اک کحل تحقیق ہی | پے نظم کچھ اس مین تدقیق ہے
پے جمعہ لامع ہی جامع کے ساتھ | کہ لیتے ہین احناف انھین ہاتھ ہاتھ
لکھی مثنوی سچی سوز و گداز | حسن شام سندر کا راز و نیاز
ہی پردرد کیسا نغمۂ راز بھی | بلاغت سے مملو فصاحت بھری
خبر نیمی کی یادگار وطن | بھرے جس مین دلچسپ شعر و سخن
گئے جامعِ علم باغِ ارم | ہمین دیگئے داغِ رنج و الم
کہان اب وہ معقول و منقول ہی | کہان نائبِ دینِ مقبول ہی
کہان ہی وہ تحریرِ طرزِ حسن | کہان وہ مضامینِ شعر و سخن
کہان ہی وہ درس حدیث صحیح | کہان وہ کلامِ بلیغ و فصیح

کہان ہے وہ حکمت کہان وہ علاج ‏ ‏ ‏ کہان فرق علم وعمل کا ہے تاج
کہان ہے وہ مفتی کہان وہ طبیب ‏ ‏ ‏ کہان وہ محدث کہان وہ ادیب
کہان وہ تصانیف وتالیف ہے ‏ ‏ ‏ کہان خصم کی رد وتضعیف ہے
کہان فضل رحمان کہان ظل رب ‏ ‏ ‏ کہان ہادی راہ نعمان ہے اب
کہان ہے وہ اسلام وایمان کا تاج ‏ ‏ ‏ کہان باغ رحمت کا ہے پھول آج
لکھا مین نے فصلی مین نور حزین ‏ ‏ ‏ گئے ماہر علم خلد برین ۱۳۱۲ فصلی

تاریخ طبع دیوان

قصیدۂ تاریخیۂ طبع دیوان شوق نیموی قدس سرہ المعنوی

از جامع الفضل والکمال صدر نشین بزم سخندانی جناب مولانا مولوی محمد عبد العلی صاحب آسی مدراسی دام فیضہ

بحمد اللہ کہ باصد ساز و سامان ‏ ‏ ‏ چھپا احسن ظہیر احسن کا دیوان
وہ دیوان شوق کا ذوق اُس سے ظاہر ‏ ‏ ‏ وہ دیوان ذوق کا شوق اُس مین نہان
وہ دیوان مرکز ادوار تبیین ‏ ‏ ‏ وہ دیوان نقطۂ پرکار تبیان
وہ دیوان مصدر آثار خوبی ‏ ‏ ‏ وہ دیوان منظر انظار خوبان
وہ دیوان مطلع انوار معنی ‏ ‏ ‏ وہ دیوان منبع اسرار عرفان
وہ دیوان ساحری اور سحر کا دل ‏ ‏ ‏ وہ دیوان شاعری اور شعر کی جان
وہ دیوان قرۂ چشم غزل گو ‏ ‏ ‏ وہ دیوان دُرّۂ تاج غزل خوان
وہ دیوان شاعرون کے دل کا مقصد ‏ ‏ ‏ وہ دیوان ماہرون کے جی کا ارمان
وہ دیوان کیا ہے حرز بازوِ دل ‏ ‏ ‏ وہ دیوان کیا ہے تعویذ رگ جان

وہ دیوان ہے بیاض نور بیضا | وہ دیوان ہے سوادِ چشم حوران
وہ دیوان صاحب دیوان سے جسکے | سخن گوئی کا جوہر ہے نمایان
وہ یعنی حضرت ظہیر احسن سخنور | سخن سنج و سخن فہم و سخن دان
وہ شوق نیموی علامۂ فن | وہ ذوق معنوی کے عین اعیان
بہار آرا ہے گلزارِ معنون | چمن پیرا اسے آب و رنگِ عنوان
نصیحت اور وصیت مین تھے سعدی | بلاغت اور فصاحت مین تھے سحبان
عروض و قافیہ املا و انشا | ہر اک فن مین تھے اُستادِ زبان دان
فن حکمت مین حکمت اُن کی لونڈی | شفا اُنکے غلامی مین تھی ہر آن
کہان اب ایسا علامہ کہ حاصل | ہوا اُس کو علم ابدان علم ادیان
ہے ظاہر دیوان سے اُن کی شاعری بھی | کمالِ اوج پر خورشید تابان
ہر اک بیت اس کی رشکِ بیتِ ابرو | ہر اک شعر اس کا شعرای درخشان (ستارہ ۱۲)
سوادِ خط مین روشن نورِ مضمون | سیہ بادل مین جیسے برق جولان
بلاغت کے جواہر کا خزانہ | فصاحت کے نظائر کا گلستان
ہر اک نقطہ ہر اک کلمہ ہر اک لفظ | در افشان گوہر افشان لولو افشان
ہے پیدا شوق کی ہر اک غزل سے | پیام ذوق وصل جانِ جانان
جو پوچھی غیب سے آسی نے تاریخ | ندا آئی - ظہیر احسن کا دیوان
۱۳۲۶

وہ چہ زیبا طبع شد با صد ہزاران حسن خط | ولہ | وہ چہ خوش ہر ہفت شد دیوان شوق نیموی
لفظ لفظِ او بود حجت دہِ طرز کہن | حرف حرفِ او بود غیرت دہِ نقشِ نوی
زانکہ این دیوان احسن را ظہیر احسن نگاشت | شاہد حسن اندرین دیوان ازان شد منزوی

آن ظهیر احسن که احسن زد رقم هر یک غزل　　آن ظهیر احسن که احسن گفت هر یک مثنوی
آن ظهیر احسن که در احقاق حق بود استوار　　آن ظهیر احسن که در ابطال باطل حیدری
آن ظهیر احسن که بر فرش فصاحت مستکن　　آن ظهیر احسن که بر عرش بلاغت مستوی
آن ظهیر احسن که آمد صورتش سیرت نما　　آن ظهیر احسن که آمد سیرت او معنوی
انتخب از بهر سنین هجری دیوان شوق　　گو بجاب آمد همه گفتار شوق نیموی
۲۶　۱۳ھ

تاریخ طبع از نتیجهٔ فکر شاعر سخن پرور جناب مولوی نور محمد صاحب انور مدرس مدرسہ ہاشمیہ بمبئی تلمیذ رشید جناب نظامی

ہر ایک مطلع دیوان ہے مطلع خورشید　　یہ جلوہ شاہد معنی کا ہے کہ نور سخن
جناب شوق کی فکر رسا کا کیا کہنا　　یہ زور شور مضامین کا یہ ظہور سخن
سنا دو مصرع تاریخ طبع اے انور　　زہے فصیح کلام کلیم طور سخن
۲۶　۱۳ھ

تاریخ طبع از نتیجهٔ فکر فصیح اللسان شاعر خوش بیان سخنور زمان محمد عبد الاحد بقا
تلمیذ حضرت شمشاد لکھنوی

علامه ظهیر احسن شوق　　کو شد بوصال حق مشرف
درجمله علوم اگرچه اورا　　حق داد مهارت معرف
مد نظرش نبود الا　　اسفار حدیث و فقه و مصحف
زنده است بدهر نام نامیش　　زو هست کتابها مصنف
دیوان ز کلام جانفزایش　　کردند مرتب و مولف
کز حسن فصاحت و بلاغت　　هر مصرع او برد دل از کف
بر هر ورق از بهار فکرست　　شاداب حدیقهای ملتف

الھمہ درین زمانہ دریافت	از طبع چو رونقِ مضاعف
خوش گفت بقا بسال تاریخ	نظم حسن و بدیع و الطف ۱۳۲۶ھ

تاریخ طبع از شاعر شیرین بیان جناب حافظ فضل الرحمن صاحب باقی غازیپوری تلمیذ حضرت بقا غازیپوری

مولوی ظہیر احسن شوق	بود اندر سخنورے یکتاے
کلیاتش بصد لطافت و حسن	گشت مطبوع چون بفضل خداے
عیسوی سال آن شد این باقی	سخن دلپذیر و دل آراے ۱۹۰۸ع

تاریخ طبع از نتائج فکر محقق دوران فصیح اللسان شاعر نازک خیال سخنور بیمثال فخر الشعرا ہمپایہ قدسی و کلیم جناب منشی امیر اللہ صاحب تسلیم لکھنوی مدظلہ العالی مقیم ریاست رامپور

ہوا طبع صد شکر دیوان شوق	سراپا دل آرا ہمہ دلپذیر
ہوا دیکھکر شاد۔ دل نے مرے	کہا واہ کیا خوب فکر ظہیر
ہر اک سطر مین زلف لیلیٰ کا رنگ	بیاض ورق رشکِ ماہِ منیر
پئے سال تسلیم لکھو یہی	کہ واللہ دیوان چھپا بے نظیر ۱۳۲۶ھ

تاریخ طبع از نتیجہ فکر جناب حاجی سید تجمل حسین صاحب تجمل جلالپوری مقیم بمبئی تلمیذ رشید جناب تاب شاہجہانپوری

زندگانی مین نہ پورا ہو سکا ارمان شوق	جا بسے قصر جنان مین چھوڑکر سامان شوق
اُن کا دیوان زیر تجویز اشاعت رہگیا	رکُ گئی دل مین نہ نکلی حسرت یاران شوق
کرو یا اب وہ خزانہ ملک کے پیش نگاہ	کیون نہ مانین اہل شوق احسان تجمل گردان شوق

ہوتے ہین سیراب سارے تشنہ کامان سخن
عشق کے ہر رنگ مین ڈوبا ہوا ہر شعر تر
ہو رہے ہین شادمان احباب دل ہی باغ باغ
ای تجمل تم سناؤ مصرع تاریخ طبع

واہ کیا جاری ہوا ہی چشمۂ فیضان شوق
اور مضمون بلند ایسے جو ہین شایان شوق
رشک کے مارے مرے جاتے ہین مد خواہان شوق
چھپکے شائع ہو گیا کیا دلکشا دیوان شوق
۱۳۲۶ھ

تاریخ طبع از جناب منشی احمد حسین صاحب جوش عظیم آبادی تلمیذ جناب مائل مصنف مرحوم

محمد ظہیر احسن جان علم
ہوئی فکر تاریخ جب جوش کو

فصاحت نشان اونکا دیوان چھپا
ندا آئی لکھہ نظم رنگین ادا
۱۳۲۶ھ

تاریخ طبع از نتایج افکار گہر بار افصح الفصحا ابلغ البلغا اکمل الکملا استاذ الشعرا محقق دوران ہمپایۂ سحبان صدر نشین بزم نکتہ دانی جناب مولانا مولوی محمد عبد الاحد صاحب شمشاد لکھنوی مدظلہ العالی مہتمم مدرسہ چشمۂ رحمت غازیپور

قطعہ سال دیوان طوطی آزاد زمن مولوی محمد ظہیر احسن شوق ۱۹۰۸ء

از ظہیر احسن کہ مشہور ہست شوق
کرد تصنیفات شتی در علوم
در ازاحۂ کرد سقم عامیان
کرد در ایضاح صلاح سخن
یادگارے ہست از وے یادگار
نغمۂ راز از صریر کلک او
او شحہ در جید تقلید او فگند
رد تسکین ہست بر اعدائے فقہ

شہرۂ علم و ہنر ہر جا بپے
ہر کتابش در فنے نشد رہنما
دور از الفاظ صحت انتما
سرمۂ تحقیق در چشم رجا
سیر بنگالہ ہم از تالیفہا
شد بشکل مثنوی ذوق آزما
تافتہ حبل المتین تا مین را
بز کمال زور طبع او گوا

ہست تذییل و مقالہ کاملہ
کرد او آغاز آثار السُّنن
فقہ نعمانی مدلل کردہ است
حیف ہر دو حصہ اش نوشت مُرد
کلیاتش نیز بے تدوین بماند
آنچہ ماند از دست بردِ روزگار
اہتمام طبع آن ہم میکند
بہرِ سال طبع آن شمشاد گفت

در ثبوتِ قول ازباب صفا
حبذا ہر نکتہ اش معجز نما
از حدیث حضرت خیر الورا
وا دریغا حسرتا و احسرتا
بود ہر شعرش عروس دلربا
جمع کردش مولوی نور الہدیٰ
اجر این محنت ورا بخشد خدا
نامۂ محمود نظم جانفزا ۱۳۲۶ھ

قطعۂ تاریخ از نتیجۂ طبع سا شاعر یکتا سخنور بے ہمتا جناب مولوی حسن مرتضیٰ صاحب شفق رضوی عماد پوری ضلع گیا
تلمیذ حضرت امیر مینائی و مصنف رحمہ

شفیق و محسن و مخدوم مولانا ظہیر احسن
ادب مین طب مین کچھ دن استفادے سے مشرف تھا
کیا ... زندہ آثار سنن کو اہل سنت مین
... شاعر کامل طبیب حاذق و دانا
... اجل لیکر دفعتاً پیکِ قضا آیا
... رحلت کہا احباب نے چھپ جائے اب دیوان
... باب بہشت کو بشارت اہل معنی کو
وہ ... ان جس کا ہر مصرع جوابِ مصرعِ طوبیٰ
... ان جسکی ہر جدول پہ صدقے چشمۂ کوثر

کہ منت کش رہا برسون جسکے لطف و احسان کا
یہ طفل نیز بان ابجد شناس اُسکے دبستان کا
کہ علامہ تھا وہ علمِ حدیث و فقہ و قرآن کا
زباندان و محقق ہمزبان حسان و سحبان کا
اجل خلد برین سے لائی مژدہ حور و غلمان کا
کہ ہے باقی نشان اُس کشورِ معنی کے سلطان کا
وہ دیوان چھپ گیا اب شکر ہے خلاق یزدان کا
وہ دیوان جسکو گلدستہ کہین ہم باغ رضوان کا
گمان ہر شعر تر پر جسکے موجِ آبِ حیوان کا

وہ دیوان جسکی ہر سطر سلسل رشتۂ گوہر ۔۔۔ وہ دیوان جسکا ہر نقطہ مقابل در غلطان کا
وہ دیوان ہر ورق جسکا بیاض صبح سے روشن ۔۔۔ وہ دیوان جسکا ہر صفحہ ورق مہر درخشان کا
وہ دیوان جسکے رنگ شوخی گلہای مضمون سے ۔۔۔ لہو ہو خشک غیرت سے رگ لعل بدخشان کا
وہ دیوان جسکے ہر ہر شعر پر دل لوٹ ہو جاے ۔۔۔ وہ دیوان ہر غزل مین جسکی سامان دو جہان کا
وہ دیوان جسمین نشتر سیکڑون دلکش مضامین ہے ۔۔۔ وہ دیوان زخم دل جس سے مزہ لوٹے نمکدان کا
شفق کو فکر تھی تاریخ کی ہاتف پکار اوٹھا ۔۔۔ کہ لکھدے بے بدل دیوان ہے شوق سخندان کا
۲۶ ۔ ۱۳۱۳ھ

قطعہ حاوی سال طبع دیوان جناب شوق نیموی از امام الدین طالب جاگیردار جوہرا ۱۹ تلمیذ حضرت شمشاد لکھنوی مدظلہ العالی

مولوی نور الہدی صاحب کی سعی وجہد سے ۔۔۔ چھپ کے شائع ہو گیا دیوان شوق نیموی
شوق سے دیکھین کلام شوق اہل شوق اب ۔۔۔ کیا ہی عمدہ چھپ گیا دیوان شوق نیموی
ہے غذاے روح صوفی عارفانہ ہر غزل ۔۔۔ اہل عرفان کیون نہون مہمان شوق نیموی
مستفیض اس سے ہوئے ہین مبتدی و منتہی ۔۔۔ اک زمانے پر رہا احسان شوق نیموی
ساحل مقصود پر پہونچینگے معنی آشنا ۔۔۔ موج زن ہے چشمۂ فیضان شوق نیموی
اُسکا بیڑا پار دریاے سخن مین ہو گیا ۔۔۔ جس سخنور نے لیا دامان شوق نیموی
گلفشان یون خامہ طالب ہے بہر سال طبع ۔۔۔ بوستان آرزو دیوان شوق نیموی
۲۶ ۔ ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع از شاعر نازک خیال شیرین مقال جناب منشی خدا بخش صاحب طالب ملتانی ہم مصنف

طبع شد چون کلام حضرت شوق ۔۔۔ آنکہ ہر شعر اوست سحر حلال
بہر تاریخ خامۂ طالب ۔۔۔ نظم عالی کہر رقم زد سال
۲۶ ۔ ۱۳۱۳ھ

تاریخ طبع از شاعر نازک خیال جناب مولوی محمد اسحق صاحب فخر غازیپوری تلمیذ حضرت شمشاد مدظلہ العالی

تھے فخر روزگار جو شوق نکو سیر ۔۔۔ اُنکو دیا خدا نے ہر اک علم مین کمال
تھی جنکی ذات رونق بزم سخنوران ۔۔۔ تھی جنکے دم سے تازگی گلشن مقال،

اونکا جو کلیات کیا جمع نورؔ نے — مطبوع ہوگیا ہی بصد خوبی و جمال
تاریخ اوسکے طبع کی لکھی یہ فخر نے — ہی یادگار شوق یہ دیوان بے مثال
۲۶ ۱۳

تاریخ طبع از شاعر نازک خیال طوطی سدرہ بیان جناب مولوی سید عبد السبحان صاحب مائل عظیم آبادی تلمیذ مصنف

بود یادگار جہان نام شوق — بحسن معانی نظم صبیغ
بگو مائل از بہر طبع کلام — بفصح اوبہا کلام بلیغ
۲۶ ۱۳

تاریخ طبع از نتایج افکار گہر بار جناب منشی نثار حسین صاحب نثارؔ تلمیذ پیام یار لکھنو

نہین دیوان یہ شوق نیموی کا بلکہ مشتاقو — بلاغت کا گلستان بوستان ہی اک فصاحت کا
عجب ہی نظم مین خوبی معرف ہی سخن خود ہی — مضامین کی لطافت کا معانی کی نزاکت کا
نثارؔ آئی صدا پوچھے سنین طبع جب اہے — کلام شوق ہی دلچسپ آئینہ حقیقت کا
۲۶ ۱۳

تاریخ طبع دیوان از نتیجہ فکر رسا جناب مولوی محمد نور الہدی صاحب نورؔ نیموی عظیم آبادی تلمیذ حضرت شمشاد لکھنوی

چھپا حضرت شوق کا وہ کلام — تمنا مین تھا جس کی سارا جہان
بلاغت مین ابلغ متانت مین چسپت — فصاحت کے قائل فصیح اللسان
مرصع ہین غزلین دُر صنع سے — بھلا کیون نہون قدردان مدح خوان
گہر ہاے اشعار نظم لطیف — ہین آئینہ حسن صاحب زبان
شگفتہ گل باغ تحقیق مین — ہر اک لفظ ہے بلبل خوش بیان
ہر اک حرف ہی شرح راز سخن — ہر اک نقطہ ہے نکتہ نکتہ دان
کچھ ایسی زبان خدا داد ہے — کہ مداح جسکے ہین اہل زبان
کہا نورؔ نے مصرع سال طبع — فصاحت مین ہے مستند یہ بیان
۲۶ ۱۳

ولہ

جناب ظہیر احسن شوق کی — مرصع ہے نظم مصفا تمام
لکھا نورؔ نے عیسوی سال طبع — بلاغت سے مملو منقح کلام
۸ ۱۹۰ء

تاریخ طبع از جناب منشی جنت حسین صاحب ہوشؔ عظیم آبادی تلمیذ حضرت مائلؔ مصنف

حضرت شوق ظہیر احسن کا — چھپکے دیوان ہوا مہر مبین
ہوشؔ تاریخ کی ہے فکر اگر — لکھدے۔ شمع سخن اہل یقین
۲۶ ۱۳ھ

تمت

اشتہار کتب مصنف علیہ الرحمۃ

آثار السنن:۔ حدیث شریف کی نہایت مفید کتاب جسمین ہر باب بہ اثبات مذہب حنفیہ کی تائید میں حدیث صحیح یا حسن مذکور ہی اور مخالفین کا جواب ہی جسکی دھوم تمام ہندوستان مین مچی ہوئی ہی اسمین وہ نکات بیان کیے گئے ہین جن سے کتب متقدمین و متاخرین خالی ہین قیمت ہر دو حصہ عہ

اوشحۃ الجید:۔ ائمہ اربعہ کی تقلید کا بیان امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی محققانہ سوانح عمری قیمت ۵ر

حبل المتین:۔ آمین بالاخفاء کے ثبوت مین لاجواب رسالہ ہی جسکے مخالفین بھی مداح ہین قیمت ۶ر

جلاء العین:۔ بحث رفع یدین مین نہایت محققانہ اور پرزور رسالہ قیمت ۴ر

ردّ السکین:۔ حبل المتین کی تائید مع چند رسائل قیمت ۲ر

مجلّی:۔ جلاء العین کی تائید و مولوی محمد علی صاحب مو کے رسالہ کا جواب قیمت ۴ر

جامع الآثار:۔ عدم جواز صلوۃ الجمعہ فی القری کی بحث قیمت ۱ر

لامع الانوار:۔ جامع الآثار کی تائید مذہب المختار کا جواب باصواب قیمت ۱ر

مقالہ کاملہ:۔ حضرت مولانا فضل رحمن گنج مرادآبادی قدس سرہ کے ملفوظات کی تائید قیمت ۱ر

مثنوی سوز و گداز:۔ یعنی حسن اور شام سندر کا نہایت سچا واقعہ مع نغمہ راز وغیرہ قیمت ۱ر

ازاحۃ الاغلاط:۔ الفاظ کی صحت مین نایاب کتاب ہی ہر لفظ کی صحت کے ثبوت مین اساتذہ کے اشعار دیے گئے ہین قیمت ...

اصلاح:۔ اردو مین انشا پردازی و شعر گوئی کے واسطے اکسیر ہے قیمت ۲ر

ایضاح:۔ رسالہ اصلاح کی شرح جسمین شاعری کے متعلق جا بجا جدید و مفید باتین درج ہین اسکے سوا اصلاح اور ازاحۃ الاغلاط یہ دونون نایاب رسالے بھی بعد نظر ثانی چھپے ہین۔ یہ کتاب لکھنؤ مین مہتمم ... جناب منشی نثار حسین صاحب کے یہان ملتی ہی۔ ۶ر

سرمۂ تحقیق:۔ یہ رسالہ رسالہ ازاحۃ الاغلاط کی تائید مین ہی قیمت ۵ر

یادگار وطن:۔ علمی مباحث کا گنجینہ محقق بنانے والا تذکرہ قیمت ۸ر

سیر بنگال:۔ بنگالہ کی حالت و دلچسپ اشعار قیمت ۲ر

المشتہر محمد نور الہدیٰ نیموی عظیم آبادی حال مقامی بختیار پور متعلق تھانہ ضلع پٹنہ

ہر کارخانہ کے نرخ سے کفایت و ارزان قیمت پر کتابین لینا چاہتے ہون تو اس پتہ سے بصیغہ ویلو طلب کیجیے

کتبخانہ تجارتی حاجی سید جان جنت حسین مالک مطبع سیدی پٹنہ سٹی

اشتہار

رشحات صفیر

معروف بہ

رسالہ تانیث و تذکیر

تذکیر و تانیث مین ایک بےمثل کتاب جسے جناب سید فرزند احمد صاحب صفیر بلگرامی نے نہایت ہی جانفشانی اور عرق ریزیون سے بہت ہی تحقیق کے ساتھ لکھا ہے اور اُستادون کے اشعار کے حوالے بھی دیے ہین۔ فی زمانہ شاعرون کے لیے یہ ایک بہت ہی بیش بہا تحفہ ہے۔ اور انصاف یہ ہے کہ آج تک تذکیر و تانیث مین اس پلہ کی کوئی کتاب نہین ہوئی اور نہ اتنی ضخیم کوئی کتاب طبع ہوئی۔ جن لوگون کو ذرا بھی شعر و سخن سے مذاق ہے۔ اُنھین یہ بڑی ہی مدد پہونچانے والی کتاب ہے۔ اب اس کتاب کے بہت کم نسخے باقی رہ گئے ہین۔ شائقین جلد فرمائش بھیجکر منگوالین ورنہ پھر دوسرے اڈیشن کا انتظار کرنا ہوگا صفحہ ۳۴۸ قیمت ۸عہ علاوہ محصولڈاک۔

نوائے وطن

تذکیر و تانیث مین ایک بہت ہی محققانہ کتاب جس مین زبان اُردو کے متعلق بھی ایک کارآمد بحث و تحقیقات مع اصطلاحات و محاورات جو جناب خان بہادر میر علی محمد صاحب شاد رئیس عظیم آباد کی تالیف سے ہے قیمت ۱۲ر علاوہ محصولڈاک۔ کاغذ سفید و گندہ۔ حرف بہت واضح۔

نامی گرامی اُستادون کے اُردو دیوان

دفتر فصاحت دیوان خواجہ وزیر	۱ہ	دیوان بحر	۸عہ
		دیوان گلزار خلیل	۱۲ر
دیوان نسیم دہلوی	عہ	دیوان یاس اردو و فارسی	۸ر

المشتہر سید جان جنت حسین مالک کتبخانہ تجارتی و مطبع سیدی گودھٹہ پٹنہ سٹی